تحریکِ ختمِ نبوّت

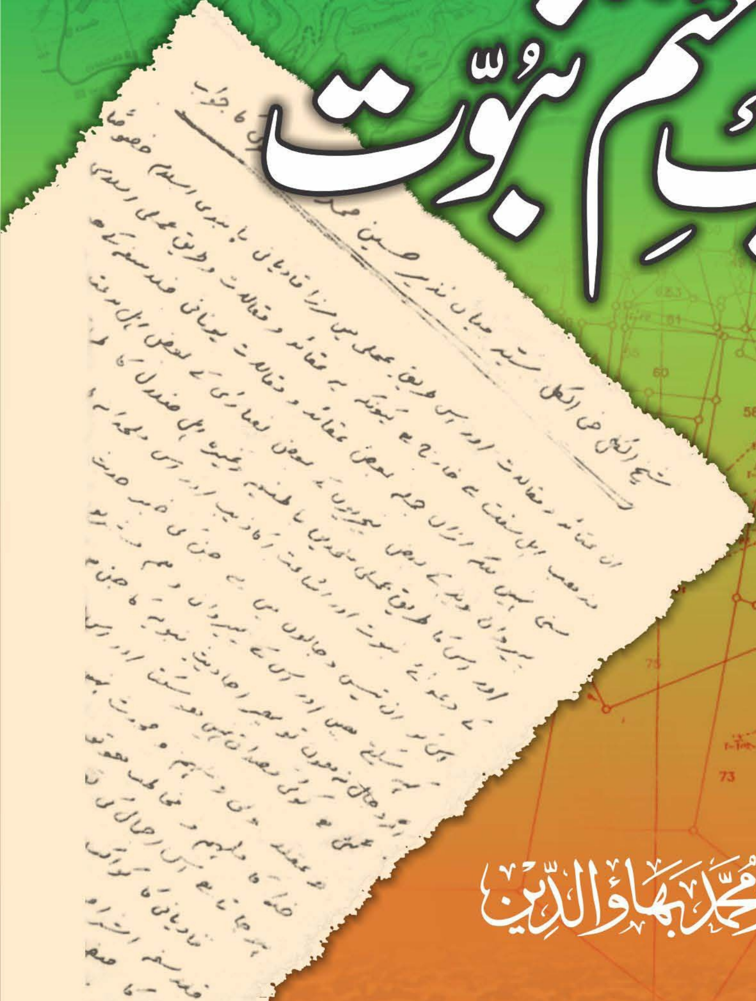

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ شصت وسوم (۶۳)

ماہنامہ مبلغ امرتسر جلد اول ۱۹۳۵ء۔۱۹۳۶ء

قادیانی مشن۔اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۶ء۔۱۹۳۷ء (۲۲)

بهاء الدين محمد سليمان

احياء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ شصت وسوم (٦٣)
	ماہنامہ مبلغ امرتسر جلد اول ١٩٣٥ء۔١٩٣٦ء
	قادیانی مشن۔اہل حدیث امرتسر ١٩٣٦ء۔١٩٣٧ء (٢٢)
مولف	بہاءالدین محمد سلیمان حفظہ اللہ
صفحات	٢٨٨
انٹرنیٹ اڈیشن	جولائی ٢٠٢٠ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۷
حاجی اسحاق حنیفؒ کا ماہنامہ مبلغ امرتسر جلد اول	۸
امرتسر کے منکرین حدیث، مرزائیت کے لباس میں ۔ اسحاق حنیف	۱۴
معیار مرزا ۔ اسحاق حنیف	۲۰
معیار نبوت ۔ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی	۲۷
وفات مسیح کے دلائل پر ایک نظر ۔ ابوالقاسم سیف بنارسی	۴۱
مالیخولیائے مرزا ۔ حکیم عبدالرحمٰن خلیق	۵۸
بشارت احمد	۸۹
اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۶ء سے	۹۹
بہائی اور مرزائی	۹۹
مسیح پھر زمین پر	۱۰۲
چیلنج بنام خلیفہ قادیانی	۱۰۶
احرار اور قادیان	۱۰۷
مسیح پرست دنیا میں ابھی ہیں؟	۱۰۸
کشف الظنون	۱۱۰
بارقۃ السیف ۔ ۵	۱۱۲
اخبار مجاہد کا پریشان خواب	۱۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح پھر زمین پر	۱۱۹
بارقۃ السیف۔۶	۱۲۳
سر اقبال اور محمد علی	۱۲۸
مسیح پھر زمین پر	۱۳۰
بارقۃ السیف۔۷	۱۳۴
انجمن حمایت اسلام اور مرزائیت	۱۴۰
احرار کے مجاہد کا خواب پریشاں	۱۴۲
کھلی چٹھی بنام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان	۱۴۳
کیا سارا ہندوستان مرزائی ہوگیا؟	۱۴۴
سوالات مرزائیہ متعلقہ حیات مسیح	۱۴۶
بارقۃ السیف۔۸	۱۴۷
مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں	۱۵۳
دجال کون ہے	۱۵۷
مرزا صاحب کی متحدیانہ پیش گوئی غلط ہوئی	۱۶۰
آخری فیصلہ منظوم	۱۶۳
انعام ثالث کے پاس جمع کراؤ	۱۶۷
وجدانیات فی مدح المسیح القادیان	۱۷۰
خلیفہ قادیان اور جریدہ احسان	۱۷۲
قادیانیوں کا فرار	۱۷۳
کیا گورنمنٹ واقعی مفلوج ہے؟	۱۷۴
مرزا صاحب (مسیح موعود) کا کارِ عظیم	۱۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براہین معماریہ بجواب دلائل مرزائیہ	۱۸۱
جہاد منسوخ؟	۱۸۴
بڑے مرزاجی کا عرس	۱۸۷
چیستان مرزا	۱۹۱
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۱	۱۹۶
مرزائیوں کو شکست فاش	۲۰۰
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۲	۲۰۳
کیا قادیان اب بھی دارالامان ہے؟	۲۰۶
مولانا ابوالکلام آزاد اہل قرآن کے لباس میں	۲۰۸
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۴	۲۰۹
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۵	۲۱۳
مولانا آزاد، مرزا قادیانی اوراحادیث نبویہ	۲۲۰
مولانا ابوالکلام اور قادیان	۲۲۵
مردے سے اعلان جنگ	۲۲۹
جماعت احمدیہ لاہور کی دعوت منظور	۲۳۰
ایک سچا خواب	۲۳۱
مرزائیوں پر مرزا متوفی کا فتوی	۲۳۲
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۷	۲۳۳
آخری فیصلہ موت ہے؟	۲۳۸
مضامین مرزائیہ	۲۴۱
آخری فیصلہ آخرت میں کراؤ گے؟	۲۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دواحمدی (مرزائیوں) میں مباہلہ	۲۴۹
مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون؟	۲۵۰
لمبے ہاتھ والی پیش گوئی کی حقیقت	۲۵۲
مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون	۲۵۴
قادیان میں جعل سازی	۲۵۷
مرزا صاحب کا بے وفا مرید کون؟	۲۵۹
آخری فیصلہ کا صدق	۲۶۱
قادیانی تحریف	۲۶۳
اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۷ء سے	**۲۶۵**
مرزا قادیانی منصب نبوت سے معزول کیئے گئے	۲۶۵
قادیانی اور لاہوری سلسلہ تباہ کیا جائے گا	۲۶۶
خدا خیر کرے	۲۶۷
قادیانی مقدمے کا فیصلہ پریوی کونسل میں	۲۶۸
قابل توجہ بابو عمر الدین جالندھری	۲۷۰
بیٹا باپ کے روپ میں	۲۷۱
مرزا قادیان اور حدیث سلمان	۲۷۷
مرزا قادیانی کا انتقال ہیضے سے	۲۷۹
میاں محمود اور محمد علی لاہوری کو مناظرے کا چیلنج	۲۸۰
مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک	۲۸۲
مرزا غلام احمد قادیانی کا نسب نامہ	۲۸۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد تریسٹھ (اور قادیانی مشن کی جلد ۲۲) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ماہنامہ مبلغ امرتسر کی جلد اول (۱۹۳۵ء،۱۹۳۶ء) سے حاجی اسحاق حنیف مدیر رسالہ، مولانا ابو القاسم سیف بنارسی، بابو حبیب اللہ کلرک، اور حکیم عبدالرحمٰن خلیق آف تیجہ کلاں، کے مضامین نقل ہوئے ہیں۔ بعدازاں ۱۹۳۶ء۔ ۱۹۳۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، مولوی محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ، مولوی قادر بخش خطیب جماعت اہل حدیث پٹیالہ، صوفی حق نواز فاضلکا، مفتی محمد جمیل ریاست مانگرول، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، حکیم عبدالرحمٰن خلیق آف تیجہ کلاں، مفتی محمد یوسف کپورتھلہ، بابو حبیب اللہ کلرک، جناب عبدالحق آف لائل پور وغیرھم کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔ نیز ایم طفیل مسیحی امرتسری، اور پنڈت آتمانند کی بعض تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی **بہاء الدین محمد سلیمان ۔۳۰ جولائی ۲۰۲۰ء**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاجی اسحاق حنیفؒ کا ماہنامہ مبلغ امرتسر

حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری، جو تقسیم ہند کے بعد مرکزی جمیعت اہل حدیث مغربی پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں میں شمار ہوئے، بیسویں صدی کی چوتھے عشرے میں کچھ عرصہ تک امرتسر سے ایک ماہنامہ رسالہ بھی نکالتے رہے جس کی جلد اول کی کاپی مجھے مل گئی ہے جو کم وبیش ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے ۔اس میں دیگر تحریروں کے علاوہ بعض انتہائی قابل قدر مضامین ردقادیانیت کے موضوع پر بھی موجود ہیں،اور پتہ بھی چلتا ہے کہ حاجی محمد اسحاق حنیف نے ردقادیانیت میں کئی ایک رسائل بھی تالیف فرمائے تھے جن کے تعارفی اشتہار رسالے میں شائع ہوتے رہے۔ نیز اس رسالے میں حکیم عبدالرحمٰن خلیق کے ایک رسالے،اور ایک ہندو پنڈت کی تالیف پر بھی ریویو کیا گیا ہے جو ردقادیانیت میں اردو زبان میں شائع ہوئی تھی۔ ماہنامہ مبلغ کے شمارہ اول کا ٹائٹل کچھ یوں تھا:

ماہوار جریدہ مبلغ امرتسر

شد اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ارشاد او

محو کردی از کتابِ قلبِ مسلم یادِ او

مدیر مسئول محمد اسحاق حنیف امرتسری

جلد انمبرا بابت ماہ رمضان ۱۳۵۴ھ مطابق دسمبر ۱۹۳۵ء

ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں محمد اسحاق پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر

دفتر رسالہ مبلغ چوک لوہگڈھ امرتسر سے شائع کیا۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبلغ امرتسر دسمبر ۱۹۳۵ء جلد ایک شمارہ نمبر۱ میں صفحہ ۳۴ پر ایک اشتہار

مرزائیت کی تردید میں لاجواب کتابیں مولفہ جناب محمد اسحاق صاحب امرتسری

اباطیل مرزا

اس رسالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ۳۳ سفید جھوٹ درج کر کے ان کی انہی کے قول سے تردید کی گئی ہے۔

قیمت صرف ایک آنہ

القول فصیح تحقیق المهدی و مسیح

قیمت صرف ۲۔آنہ

بطلان مرزا

تحریرات مرزا اور اتباع مرزا سے مرزا کی احسن پیرایہ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ

حالات مرزا

مرزائیت کی تردید میں ایک جامع اور نہایت سیر کن کتاب ہے۔لکھائی چھپائی نفیس، ٹائٹل رنگین۔ قیمت صرف ۵ آنے

ملنے کا پتہ: دفتر رسالہ مبلغ کتب خانہ حقانی امرتسر پنجاب

....

مبلغ حج نمبر جلد ا نمبر ۲ بابت ماہ شوال ۱۳۵۴ھ مطابق جنوری ۱۹۳۶ء میں ایک اشتہار:

القول فصیح تحقیق المهدی و المسیح

سب سے پہلے قرآن کریم، پھر حدیث شریف سے حیات مسیح کا ثبوت نہایت عجیب وغریب پیرایہ میں ادا کر کے، بعد اقوال بزگان دین مفسرین آئمہ کرام رضوان اللہ علیهم اجمعین درج کر کے، امام مهدی کے مکمل حالات درج کئے گئے ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی کا دعوی تھا کہ میں ہی مہدی و مسیح ہوں، رسالہ ہذا میں ثابت کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے کہ امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام دو ہستیاں ہیں، اور مرزا جی کا دعوی سراسر غلط ہے قیمت ۲ آنے ۔ مینجر رسالہ مبلغ حقانی بک ڈپو امرتسر

....

اسی شمارہ نمبر۲ میں: نشان حج اور مرزا۔ پر ریویو کرتے ہوئے محمد اسحاق حنیف صاحب لکھتے ہیں:

ناظرین اس بات سے واقف ہوں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی باوجود مدعی مسیحیت ہونے کے اسلام کے عظیم الشان رکن حج سے محروم رہے ۔اس رسالہ میں احادیث صحیحہ کی رو سے خود عیسی کا نزول اور آمد ثانی کے بعد حج کرنا ثابت کیا گیا ہے۔مولف کتاب جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیق سکرٹری انجمن اہل حدیث تیجہ کلاں نے بڑی جاں فشانی سے اس کو مرتب کیا ہے۔گو رسالہ اپنے موضوع میں مختصر ہے مگر جامع اور زہر مرزائیت کے لئے تریاق ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے حج کی بحث کے بعد مرزائیوں کے دس اعتراضات کا مدلل اور دنداں شکن جواب بھی لکھا گیا ہے۔رسالہ کے اخیر میں ضمیمہ لگا کر عالمانہ رنگ میں ختم نبوت پر روشنی ڈالی گئی ہے جس کے پڑھنے کے بعد سلیم الطبع انسان کے دل میں اجزاء نبوت کی تحریک ہرگز پیدا نہیں ہوسکتی۔عوام کے لئے از حد مفید ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔۴۸ صفحات۔

ملنے کا پتہ مینجر خلیق میڈیکل ہال مقیم تیجہ کلاں ضلع گورداسپور پنجاب۔

....

اسی شمارے میں خود محمد اسحاق حنیف کے مرتبہ ایک رسالے کا اشتہار بایں الفاظ ہے:

حال ہی میں ایک بیس صفحہ کا پمفلٹ (انکشاف مرزا) جناب اڈیٹر صاحب جریدہ مبلغ نے لکھا ہے۔گو رسالہ مختصر ہے مگر مرزائیت میں تبلیغ کے لئے از حد مفید ہے۔دین کی حفاظت ہر حلقہ بگوش اسلام پر فرض ہے، اسلئے میں مخیرّ ہمدردان اور اشاعتی انجمنوں کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں اسے خرید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر مفت تقسیم کریں تا کہ عوام مرزائیت کے دجل سے محفوظ رہیں۔

قیمت فی سینکڑہ ایک روپیہ چار آنے۔منیجر

....

مبلغ امرتسر مارچ ۱۹۳۶ء شمارہ نمبر ۴ جلد ۱ صفحہ ۲۶ میں ایک ہندو اہل علم کی تصنیف در ردقادیانیت پر ریویو کرتے ہوئے محمد اسحاق حنیف صاحب لکھتے ہیں:

دافع الاوھام

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو بعنوان

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیش گوئی،

شائع کیا تھا۔اس اشتہار میں انہوں نے لکھا تھا :

اگر اس شخص (پنڈت لیکھرام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خوارق عادات اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو،تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (سراج منیر مصنفہ مرزا ص ۱۲)

مرزائی اس کو فخر یہ مرزا جی کی صداقت کے لئے پیش کیا کرتے ہیں۔اس کتاب (دافع الاوہام) میں اس پیش گوئی پر مفصل بحث کر کے،مرزا جی کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔جتنی کتابیں مرزائیت کی تردید میں شائع ہو چکی ہیں قریباً قریباً ہر مصنف نے اس پیش گوئی کو زیر بحث لا کر حقیقت مرزا کا انکشاف کیا ہے،مگر یہ کتاب خاص اس پیش گوئی کی بحث پر مشتمل ہے۔عوام کیلئے عموماً اور مناظرین کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ طباعت وغیرہ عمدہ پاکٹ سائز۔ صفحات ۲۹۶

ملنے کا پتہ: پنڈت دیو پرکاش صاحب آریہ دھرم پرچارتی سبھا

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ مبلغ امرتسر جون ۱۹۳۶ء میں لکھا ہے:

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی قادیانی مذہب کی اصلیت (از جناب محمد اسحاق صاحب امرتسری)

گو اس سے پیشتر سینکڑوں رسائل مرزائیت کی تردید میں شائع ہو چکے ہیں مگر آج کے دن تک ایسی مدلل اور دنداں شکن کتاب کسی مصنف نے تالیف نہیں کی۔ اس میں اختلافات مرزا، کذبات مرزا، اخلاق مرزا، الہامات مرزا کی حقیقت الم نشرح کرنے کے بعد معراج جسم عنصری، ختم نبوت اور مسئلہ حیات و ممات، و ولادت مسیح کو زیر بحث لا کر انتہائی دلائل سے سے فرقہ ہائے ضالہ جدیدہ کے اعتراضات کو عقلاً و نقلاً غلط ثابت کر کے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا تمام الزامی و علمی و اصولی جوابات پر مشتمل ہے۔ ہر شخص جو اس کو پڑھے بفضل خدا بڑے سے بڑے مرزائی کا ناطقہ بند کر دیتا ہے۔ یہ کتاب اپنے مذہب میں انوکھی اور قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔

لکھائی چھپائی نہایت عمدہ، کاغذ سفید، ٹائٹل رنگین ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف پانچ آنے

مینجر رسالہ مبلغ حقانی بک ڈپو امرتسر

....

مبلغ جلد ۱ نمبر ۹ ۔ بابت جمادی الاول ۱۳۵۵ھ مطابق اگست ۱۹۳۶ء میں

اڈیٹر صاحب مبلغ کی تازہ تصنیف

رسالہ آئینہ امراض مرزا

کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے:

اس رسالہ میں صرف تصانیف مرزا اور قادیانی لٹریچر سے مرزا جی کے جملہ امراض جمع کئے گئے ہیں اپنی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی ریمارک وغیرہ نہیں کیا گیا۔ جہاں کہیں کسی مرض کی تشریح محسوس ہوئی ہے، وہاں صرف کتب طب مرزائیہ ہی سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ اختتام پر شھد شاھد من اھلھا کے عنوان سے لٹریچر مرزائیہ سے بغرض سہولت قارئین کرام لکھا گیا ہے۔ غرضیکہ بالکل بے نظیر تحفہ ہے لکھائی چھپائی نہایت عمدہ، قیمت صرف ایک آنہ۔ مینیجر مبلغ حقانی بک ڈپو امرتسر

....

اور ذیل کا اعلان بھی ایک شمارے میں درج ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کے عقیدے کی وضاحت کرتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کاذب کافر اور مفتری تھا

مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری کے عقائد

بعض حلقوں میں یہ افواہ پھیلائی جارہی ہے کہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری، مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کو کافر نہیں سمجھتے۔ ہم بذریعہ اعلان ہذا قارئین پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ مولانا موصوف، مرزا صاحب آنجہانی کو کاذب کافر اور مفتری سمجھتے ہیں...

سکرٹری ینگ مین محمدیہ ایسوسی ایشن مسجد مبارک لاہور۔

منقول از زمیندار مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۶ء

(ماہنامہ مبلغ امرتسر۔ جولائی ۱۹۳۶ء۔ ص ۲۹)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امرتسر کے منکرین حدیث، مرزائیت کے لباس میں

جناب محمد اسحاق حنیف مدیر ماہنامہ مبلغ امرتسر لکھتے ہیں:

حال ہی میں ایک ٹریکٹ بعنوان آئمہ اربعہ اور وفات مسیح، جماعت منکرین حدیث امرتسر نے کسی غیر معروف مسمی صدیق اکبر کے نام پر شائع کیا ہے جس میں یہودیانہ تحریف سے کام لیتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابن حزم، حافظ ابن قیم، آئمہ اسلام رضوان اللہ علیھم اجمعین وفات مسیح کے قائل تھے۔

درحقیقت لٹریچر مرزائیہ کے اقتباس نقل کئے گئے ہیں چنانچہ مکمل احمدیہ پاکٹ بک طبع پنجم صفحہ ۳۷۰ پر ان تمام آئمہ کرام کا نام لکھ کر یہ بہتان تراشا گیا ہے کہ یہ بزرگ وفات مسیح کے قائل تھے۔ اس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی قائلین وفات مسیح کی فہرست میں ان کا حضرات کا نام بھی درج کیا ہے ملاحظہ ہو کتاب البریہ صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۲ء

ٹریکٹ کے صفحہ ۳ پر مجمع البحار، جواہر الحسان، المعلم، عتبہ، وغیرہ کتب سے حوالجات نقل کر کے لکھا گیا ہے کہ حضرت امام مالک وفات مسیح علیہ السلام کے قائل تھے

الجواب الاول ۔ یہ قول ضعیف ہے، بے سند ہے۔ پہلے اس کی سند بیان کرو۔ بغیر سند کے کیا سمجھا جائے گا کہ اس جگہ مالک سے مراد امام مالک بن انس ہیں؟

الجواب الثانی ۔ کتاب عتبہ حضرت امام مالک کی تصنیف نہیں بلکہ ملک اندلس کے فقیہ محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن عتبہ بن ابوسفیان قرطبی کی تصنیف شدہ ہے۔ ان کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ ملاحظہ ہو نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض جلد سوم صفحہ ۵۲۴ مطبوعہ ۱۳۴۶ھ مطبع ازہریہ مصر۔ اور کتاب کشف الظنون جلد اول۔ صفحہ ۱۰۷۔۱۰۸

الجواب الثالث : کذاب اکبر مشتہر نے افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض (

www.KitaboSunnat.com

البقرة:۸۵)پر عمل کرتے ہوئے کتاب اکمال الاکمال العلم شرح صحیح مسلم کی جلداول صفحہ۲۶۵ کا حوالہ تو پیش کر دیا مگر صفحہ ۲۶۶ کا ذکر تک بھی نہیں کیا حالانکہ وہاں حضرت عیسیٰ کے نزول کا ذکر خیر ہے۔

الجواب الرابع ۔حضرت امام مالک بن انس کی ولادت ۹۰ھ میں ہوئی اور ۱۷۹ھ ربیع الاول میں وفات پائی۔ملاحظہ ہو تاریخ المشاہیر صفحہ ۱۰

نیز تاریخ المشاہیر صفحہ ۱۳ پر بھی سن وفات اس طرح لکھا ہوا ہے

مالک زیدہ عیاد امام (۹۵)از جہان رفت و یافت مطلق نام (۱۷۹)

منجملہ حوالجات کے مجمع البحار کا ایک یہ بھی حوالہ پیش کیا ہے کہ و اکثر ان عیسی علیہ السلام لم یمت و قال مالک مات یعنی اکثر تو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسی نہیں مرے لیکن مالک کہتے ہیں کہ وہ مر گئے۔(ٹریکٹ مذکور۔ص۳)

کتاب مجمع البحار کے مصنف امام محمد طاہر گجراتی کی وفات ۶۸۶ھ میں ہوئی تھی (عسل مسفی جلداول ۔ص۱۰۲) گویا حضرت امام مالک کی وفات سے صدیوں بعد کی اس کتاب (کی جلداول ص۲۸۶) کا حوالہ دیا گیا ہے کوئی سند وغیرہ نہیں لکھی۔

علاوہ اس کے کتاب موطا حضرت امام مالک کی تصنیف ہے۔موطا شریف میں حضرت امام صاحب موصوف نے کہیں نہیں لکھا کہ حضرت عیسی وفات پا چکے ہیں۔اگر کسی صاحب کا دعوی ہے تو حوالہ پیش کرے

ھا توا بر ھا نکم ان کنتم صادقین

حیات مسیح کے بارے میں امام مالک کا صحیح مذہب

و فی العتیبة قال مالک بین الناس قیام یستمعو ن لا قامة الصلوة فتغشاھم غما مة فا ذا نز ل عیسی (شر ح اکما ل الکمال جلداول .ص ۲۶۶). فرمایا مالک نے کہ لوگ نماز کے لئے تکبیر کہہ رہے ہوں گے کہ ایک بدلی چھا جائے گی اور حضرت عیسی نازل ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغرض امام مالک حیات مسیح اور نزول علی الارض من السماء کے قائل تھے۔ علامہ زرقانی مالکی آپ کے معتقد راقم ہیں کہ

رفع عیسی و ھو حی علی الصحیح (شرا ح موا ھب لد نیه)

امام ابوحنیفہ کا مذہب

دشنام طرازی کو مدنظر رکھتے ہوئے امام صاحب موصوف پر الزام عائد کیا گیا کہ چونکہ موصوف اس مسئلہ میں خاموش تھے لہذا وہ بھی وفات مسیح کے قائل تھے لعنة الله علی الکا ذبین

قارئین کرام حیات مسیح کے بارے میں امام نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کا مذہب ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں

نزو ل عیسی علیه السلا م من السماء حق کا ئن (فقہ اکبر)

امام احمد بن حنبل کا مذہب

آپ کے متعلق بھی لکھا گیا ہے کہ وفات مسیح کے قائل تھے حالانکہ آپ نے اپنی مسند شریف کے اندر بیسیوں حدیثیں حیات مسیح کے بارے میں نقل فرمائی ہیں۔ اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف دو روایتیں درج کی جاتی ہیں:

عن حنظلة الا سلمی انه سمع ابا ھر یرة یقول قا ل رسو ل الله ﷺ و الذی نفسی بیده لیھلن ابن مر یم من فج الرو حا ء بالحج و العمرة او لیثنینھما (ترجمہ: حضرت حنظلہ تابعی سے روایت ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرۃ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے۔ (مسند امام احمد)

حد ثنا عبد الله حد ثنی الی ثنا سلمان بن داؤد قا ل ثنا حرب بن شدا د عن یحی بن ابی کثیر قال حد ثنی الحضرمی بن لا حق ان ذکر ان ابا صا لح ا خبره ان عا ئشةؓ اخبرته قا لت د خل علیّ رسو ل الله ﷺ و انا ابکی۔ فقا ل لی ما یبکیك۔ قلت یا رسو ل الله ذکر ت الد جال فبکیت فقا ل رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ ان یخرج الدجال و انا حیّ کفیتکم و ان یخرج الد جال بعدی فان ربکم عز و جل لیس با عور انه یخر ج فی یهو د یة ا صبهان حتی یأتی المدینة ینز ل ناحیتها و لها یو مئذ سبعة ابواب علی کل نقب منها ملکان فیخرج الیه شرار اهلها حتی الشا م مدینة بفلسطین ببا ب لد قال ابو داؤد حتی یأتی بفلسطین با ب لد فینزل عیسی فیقتله ثم یمکث عیسی علیه السلام فی ا لا ر ض ار بعین سنة اما ما عد لا و حکما مقسطا ۔(ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں رو رہی تھی۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کس چیز نے تجھے رلایا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے دجال کا ذکر سنا، پس میں رو پڑی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دجال نے میری زندگی میں خروج کیا تو میں تمہاری طرف سے اس کو کافی ہوں گا۔ اور اگر اس نے خروج کیا میرے بعد تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ دجال اصفہان شہر کے یہود سے خروج کرے گا یہاں تک کہ مدینہ کی طرف آئے گا اور اس کے قریب کسی جگہ ٹھہریگا۔ اس روز مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر راستے پر دو فرشتے ہوں گے۔ پس دجال کی طرف شریر لوگ نکلیں گے یہاں تک کہ دجال ملک شام میں آجائے گا لد مقام پر۔ پس حضرت عیسی نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسی زمین میں چالیس برس رہیں گے عادل اور حاکم ہوں گے انصاف کرنے والے (مسند احمد)

ان روایات کی موجودگی میں بھی کوئی آپ پر الزام لگائے تو ہم سوائے اسکے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ

لعنة الله علی لکا ذبین

امام ابن حزم کا مذہب

ٹریکٹ کے صفحہ ۶ پر موصوف کے متعلق بھی گوہر افشانی کی گئی ہے کہ نعوذ باللہ آپ بھی وفات مسیح کے قائل تھے۔ ناظرین آپ کا اصل مذہب حیات مسیح کی تائید میں ملاحظہ فرمائیے آپ فرماتے ہیں

فی ا لآ ثا ر مسندة الثا بتة فی نزو ل عیسی بن مر یم فی آ خر الز ما ن ترجمہ آثار صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسی آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے (کتاب الفصل فی الملل مصری۔ ج ۴ ص ۱۸۰)

علامہ ابن قیم کا مذہب

ٹریکٹ کے صفحہ ۷ پر امام ابن قیم کو بھی وفات مسیح کا قائل لکھا ہے، حالانکہ آپ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف : و ھذا المسیح ابن مریم حی لم یمت و غذاء ہ من جنس غذاء الملائکۃ (کتاب التبیان مصنفہ امام ابن قیم ص ۱۳۹) یعنی حضرت عیسی زندہ ہے، اس کی خوراک وہی ہے جو فرشتوں کی۔

ب . و ھو نازل من السماء فیکم بکتاب اللہ (ہدایت الحیاری ص ۴۳ مصری) ترجمہ: اور وہ آسمان سے نزول فرمائیں گے اور کتاب اللہ پر عمل کریں گے

ج ، عن المسیح انی رفع الی السماء

(زاد المعاد مصنفہ امام صاحب موصوف مطبوعہ ۱۳۴۷ مطبع مصر ص ۱۹)

صحابہ کرام پر بہتان

پبلشر نے سنت مرزا غلام احمد قادیانی پر عمل کرتے ہوئے جہاں آئمہ اسلام پر بہتان تراشے اور دروغ گوئی سے کام لیا ہے، وہاں صحابہ کبار کو بھی اس زمرہ میں شامل کیا ہے۔ دلیل یہ پیش کی ہے کہ آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام جو کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کا نام تک لینا گوارا نہیں کرتے تھے انہوں نے بھی حضرت ابوبکر صدیق کے استدلال وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پر آنحضرت ﷺ کی وفات تسلیم کر لی۔

آیت شریفہ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے:

اور بس ہے محمد رسول اللہ آپ سے پہلے سب رسول مر گئے۔

الجواب: (الف) مذکورہ بالا تحریر مرزائیہ پاکٹ بک صفحہ ۳۵۴ سے نقل کی گئی ہے وہاں بھی اس طرح استدلال اور ترجمہ درج ہے۔

(ب)۔ خدا معلوم پبلشر نے، مر گئے، مرزائیوں کی طرح کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے۔ غالباً خلت کا ترجمہ کیا ہے ۔ سو میں نہایت ادب سے التماس کرتا ہوں کہ کیا خلت یا خلا بمعنی موت زبان عرب میں آیا بھی ہے۔ برائے کرم کسی لغت سے دکھائیں۔ واضح ہو کہ خلت کا مصدر خلو ہے اور چند معنی میں مستعمل ہے۔ جدا ہونا، یا تنہا ہونا۔ چنانچہ اس آیت میں ہے اذا خلا بعضھم الی بعض، اور جب ایک دوسرے سے ملتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور و اذا خلوا الی شیا طینھم اور جب اپنے بڑے کافروں...

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

قد خلت من قبلکم سنن تم سے پہلے کئی دستور ہوتے رہے ہیں...

اگر خلت کے معنی فوت ہو جانا ہی کریں تو آپ براہ نوازش سنة الله التی قدخلت من قبل کا کیا ترجمہ کروگے۔کیا یہی کہ وہ سنت اللہ ہے جو تم سے فوت ہو چکے ہیں۔ اگر یہی ترجمہ کروگے تو آیت شریف کے ساتھ ملے ہوئے الفاظ و لن تجد لسنة الله تبد یلا آپ کے اس ترجمہ کی سخت تکذیب کریں گے سنة الله التی قد خلت من قبل یہ سنت اللہ ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔پس قدخلت من قبله الرسل کا صحیح ترجمہ یہ ہوا: ان سے پہلے بھی رسول ہوتے رہے

واضح ہو کہ خلا اور خلت لغت میں زمانہ صفت کے لئے آیا ہے دیکھو قرون خالیہ مثلاً اہل عرب بولتے ہیں خلت یا خلو ن من شهر محر م محرم کی فلانی تاریخ گذرے۔پس اس آیت قد خلت من قبله الرسل کا یہ مطلب ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے بھی بہت سے مرسل رسالت کر چکے ہیں۔

مثلاً ایک قافلہ کلکتہ سے پشاور جا رہا ہے جس وقت وہ قافلہ امرتسر سے گذر کر لاہور پہنچ جائے گا تو میں کہہ سکتا ہوں کہ فلاں قافلہ یہاں سے گذر گیا۔تو کیا یہ معنی ہوئے کہ وہ قافلہ والے مر گئے۔

چیلنج: ہمارا یہ دعوی ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام، آئمہ اربعہ اور دیگر بزرگان اسلام حیات مسیح اور نزول الثانی کے قائل تھے کوئی بھی وفات مسیح کا قائل نہیں تھا۔ہو بھی کیسے سکتا ہے جو کہ قرآن مجید میں ارشاد موجود ہے بل رفعه الله الیه

ہم قرآن احادیث نبوی اقوال بزرگان کی رو سے ہر وقت (تقریری تحریری) مناظرہ کیلئے تیار ہیں امید ہے کہ صدیق اکبر صاحب ہمارے اس چیلنج کو منظور فرما کر ممنون فرماویں گے

قوت بازو کا دعوی ہے تو آ میدان میں
ورنہ اپنے آشیاں میں ہر کوئی شہباز ہے

خادم اسلام حنیف مدیر مبلغ امرتسر ۲۵ جولائی ۱۹۳۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیار مرزا

جناب محمد اسحاق حنیف مدیر ماہنامہ مبلغ امرتسر لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی میسیحیت مہدویت نبوت وغیرہ نے اپنی پیش گوئیوں کو صدق اور کذب جاننے کے لئے معیار مقرر کیا ہے چنانچہ آپ راقم ہیں:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہو سکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۸۰)

قرآن کریم کے اندر خدا تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

فلا تحسبنّ اللّٰه مخلف وعده رسله انّ الله عزيز ذو انتقا م . (ابراہیم:۴۸)

(اے لوگو! ہرگز گمان نہ کرو کہ خدا تعالی اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدہ کا خلاف کرے گا اللہ تعالی غالب اور منتقم ہے)

چنانچہ اس آیت مبارکہ کی تصدیق مرزا غلام احمد ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو (چشمہ معرفت ۔ص ۸۳)

اس اصول کے مطابق ہر انسان حق بجانب ہے کہ جس مدعی الہام کی پیشگوئی جھوٹی نکلے اس کو مفتری علی اللہ قرار دے۔ ہم کو اب حق حاصل ہے کہ ہم مرزا جی کے مقرر کردہ معیاروں کو ملحوظ رکھ کر جس پیش گوئی یا الہام کو چاہیں، پرکھیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جملہ پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی متعلق عمر خود، ملاحظہ فرمائیں:

ا۔ چھتیسویں پیش گوئی یہ ہے جیسا کہ میں (مرزا) ازالہ اوہام میں لکھ چکا ہوں خدا تعالی نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری عمر اسّی (۸۰) برس یا اس سے کچھ کم یا زیادہ ہوگی۔ (سراج منیر۔صفحہ ۷۹)

(ناظرین اس فقرے میں فقط، کم یا زیادہ، فقط قابل غور ہے۔

مختصر نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا جی کے خدا کو بھی صحیح عمر کا پتہ نہیں۔ استغفر اللہ)

۲۔ میں (خدا) اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا (تریاق القلوب۔ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔خدا تعالی نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی اور یا یہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم اور جو بظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چھہتر اور چھیاسی کے اندر عمر کی تعین کرتے ہیں (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ج ۵ ص ۹۷)

۴۔بیس سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مجھے اللہ تعالی نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسّی برس یا دو چار اوپر نیچے ہوگی۔

۵۔چونکہ خدا تعالی جانتا تھا کہ دشمن موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا، اس لئے پہلے ہی خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا

ثما نین حو لاً او قر یباً من ذلك ... و تری نسلاً بعیداً

یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ ۔ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھے گا (اربعین نمبر۳ص ۳۶ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹)

۶۔سو اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا کہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں (اربعین نمبر۳)

ناظرین ملہم الہی کی متضاد کلام کا ادنی نمونہ ہے مرزا جی کا خدا بھی ایسا ہے جو کہ مرزا جی کی عمر کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا (مطابق تحریرات بالا)۔

مرزا صاحب آنجہانی لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے یا ،یوں، کی بحث میں پھنس گئے اور ایسے پھنسے کہ اب نکلنے کی تاب نہیں۔پیش گوئی کو ایسا پردہ میں رکھا جس سے لوگ صدق وکذب میں امتیاز ہی نہ کر سکیں۔صریح الفاظ میں نہ لکھا کہ میری عمر اتنی ہوگی ،یا، یوں کے جھگڑوں میں وقت ٹالنے کی ناکام کوشش کی۔ بہر حال مذکورہ بالا تحریروں سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی عمر مبارک ۷۴ سال سے کم اور ۸۶ سال سے تجاوز نہیں کرے گی جیسا کہ مرزا صاحب کی شہادت موجود ہے:

جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۷)

اس تحریر کے مطابق کم از کم ۷۴ سال مرزا غلام احمد کا عمر پانا لازمی اور اٹل ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی کل عمر کتنی ہوئی۔ قبل اس کے کہ ہم عمر کا حساب کریں مرزا صاحب کا ایک فقرہ لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ ناظرین بمطابق ارشاد موصوف جلد از جلد کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ فرمودہ فقرہ یہ ہے:

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

(چشمہ معرفت۔ ص ۲۲۲)

پیدائش مرزا

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ (کتاب البریۃ)

۲۔ مرزا جی کے خلیفہ اول حکیم نورالدین لکھتے ہیں: سن پیدائش حضرت صاحب المسیح موعود مہدی مسعود ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء ہے (کتاب نورالدین ص ۱۷۰)

۳۔ مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوا تھا (از اخبار بدر ۱۳ دسمبر ۱۹۰۴ء اخبار الحکم ۱۵ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مندرجہ بالا تحریروں سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد متنبّی قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء یعنی ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔

وفات مرزا

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے تھے۔ تمام تحریروں سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی کل عمر ۶۸ سال ہوئی۔ اگر سن ولادت ۱۸۳۹ء لیا جائے تو کل عمر ۶۹ سال بنتی ہے۔ چھہتر سال تو کسی صورت میں بھی پوری نہ ہوئی۔

اب اور دلائل سے سنئے کہ قادیانی مرزا جی کی عمر ۷۴ سال سے کم ہوئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور انبیاء گذشتہ کے کشوف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس بات پر قطعی مہر لگادی کہ وہ (مرزا) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا

(قادیانی اربعین نمبر۲ص ۲۳)

مرزا جی کی یہ تحریر ثابت کر رہی ہے کہ آپ صدی کے سر پر پیدا ہوئے۔ بہت اچھا۔ہم نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ عمر چھہتر سال پوری ہوئی یا نہیں۔وفات آپ کی ۱۳۲۶ھ میں ہوئی تو گویا کل عمر صرف ۲۵ سال ہوئی۔

مرزا غلام احمد صاحب کا اور دیکھئے دعوی صدی پر پیدا ہونے کا۔

ناظرین پنجابی نبی کے گوہر بار سنئے

یہ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدد ہونے کے دعوی کئے تھے جیسا نواب صدیق حسن خان بھوپالی اور مولوی عبدالحی لکھنوی وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہلاک ہوگئے اور خدا تعالی کے فضل سے اب تک میں نے صدی کا چہارم حصہ اپنی زندگی میں دیکھ لیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۰؟)

پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالی نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔تب خدا نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے (تریاق القلوب۔ص ۹۸، ۱۵۸)

پہلی تحریر نے ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب،صدی کے سر پر پیدا ہوئے تھے۔دوسری تحریر بتا رہی ہے کہ صدی کے سر پر مرزا جی چالیس برس عمر پا چکے تھے۔

مرزائیو! اتنا متضاد کلام۔..آپ اپنی نظر کو اصل حقیقت کی طرف متوجہ کیجئے صدی کے سر پر مرزا جی عمر چالیس سال اور فوت ہوئے ۱۳۲۶ھ میں،جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔تو گویا ۴۰ اور ۲۶ جمع کرنے سے کل عمر ۶۶ سال کی ہوئی۔

مرزائی دوستو! چوہتر تو پورے نہ ہوئے۔ہائے افسوس

بت کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور طرز سے عمر میں کمی

اعجاز احمدی مصنفہ مرزا غلام احمد کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے:

آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی یعنی ۶۴ کے قریب۔

مطابق تحریر مذکورہ زمانہ تالیف اعجاز احمدی میں مرزا جی کی عمر ۶۴ سال کی تھی گو یہ غلط ہے کیونکہ ۱۹۰۲ء میں مرزا جی کی عمر ۶۲ سال کی تھی جیسا کہ مرزا جی لکھتے ہیں:

میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترھویں برس میں تھا (کتاب البریہ)

اس حساب سے سن ۱۹۰۲ء میں ۶۲ سال ہے نہ کہ ۶۴ سال۔ جب ۱۹۰۲ء میں ۶۲ سال ہوئی، تو مرزا جی کی کل عمر ۶۸ سال ہوئی۔

اچھا اگر مرزا جی کی یہ بات مان بھی لی جائے کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۴ سال تھی تو تب بھی کل عمر ۷۰ سال ہوئی کیونکہ مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔

باپ اور بیٹوں میں تضاد

جیسا کہ میں اوپر بھی دو دفعہ لکھ چکا ہوں کہ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا، اور ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ (کتاب البریہ ص ۱۴۶)۔

مرزا غلام احمد صاحب صاف لکھتے ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی مگر مرزا صاحب کے صاجزادے اس سن کو تسلیم نہیں کرتے۔ میاں بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

احمد جو سلسلہ احمدیہ کے بانی تھے آپ کا پورا نام غلام احمد تھا اور آپ قادیان کے باشندے تھے جو بٹالہ ریلوے سٹیشن سے گیارہ میل امرتسر سے چوبیس میل اور لاہور سے ستاون میل جانب مشرق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک قصبہ ہے آپ (مرزا) ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں اسی گاؤں میں مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے ہاں جمعہ کے دن پیدا ہوئے۔ (رسالہ سیرت مسیح موعود۔ص۲ مصنفہ مرزا محمود احمد)

یہی سن ولادت مرزا محمود احمد کے چھوٹے بھائی مرزا بشیر احمد نے سیرت المہدی میں لکھا ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے قادیانی لٹریچر کی حقیقت۔ بڑے میاں آنجہانی لکھتے ہیں ۱۸۴۰ء اور چھوٹے میاں ۱۸۳۶ء۔ میں اس مقام پر مرزائی دوستوں سے سوال کرتا ہوں کہ ان دونوں تحریروں میں کون سی ٹھیک اور کون سی غلط ہے۔

اگر آپ کہیں کہ صاحبزادہ صاحب نے جو سن تحریر کیا ہے غلطی یا کاتب کے سہو پر مبنی ہے، تو یہ بات ہر گز قابل تسلیم نہ ہوگی کیونکہ یہ رسالہ سیرت مسیح جس میں یہ سن درج ہے، چار دفعہ شائع ہو چکا ہے۔ چنانچہ جو نسخہ خاکسار کے پاس موجود ہے اس کے ٹائٹل پیج پر نیچے کی جانب ایک کونہ میں بار چہارم لکھا ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو کتاب گھر قادیان میں تشریف لے جا کر ملاحظہ فرمالیں۔ جو صاحب اتنی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے ان کی خدمت کے لئے میں حاضر ہوں

در فیض محمد وا ہے آئے جس کا جی چاہے
صداقت دین و مذہب آزمائے جس کا جی چاہے

جناب والا! اگر غلطی سے سن لکھا ہوتا تو یقیناً ایک دفعہ نہ سہی، دوسری دفعہ سہی، تیسری دفعہ سہی اور چوتھی دفعہ تو ضرور اس کا ازالہ ہوتا۔ مگر نہیں صاحبزادہ نے انکشاف ہوتے ہوئے والد صاحب کی مخالفت کی ہے۔ بعض مرزائیوں کا اعتراض ہے کہ ولادت مرزا غلام احمد صاحب کے زمانہ میں پیدائشی تاریخ لکھنے کا معقول انتظام نہ تھا ممکن ہے کہ سن ولادت غلط لکھا گیا ہو بعد ازاں حقیقت بے نقاب ہوگئی تو پسران مرزا صاحب قادیانی نے صحیح لکھ دیا۔

دوستو! یہ تاویل کسی حد تک معقول نہیں اگر فرض محال صحیح تصور بھی کی جائے کہ زمانہ ولادت مرزا جی میں پیدائشی تاریخ لکھنے کا نمایاں انتظام نہ تھا اس واسطے ممکن ہے سن غلط لکھا گیا ہو، میں کہتا ہوں کہ معقول انتظام نہ تھا تو نہ سہی، مگر مرزا صاحب کا لکھا ہوا آپ کے لئے واجب احترام ہے اور قابل حجت ہے کیونکہ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جی کی شان ہے و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (اربعین نمبر۲ص۴)

مرزا جی کی ولادت کا سنہ جو مرزا محمود احمد نے لکھا ہے یعنی ۱۸۳۷ء وہ بھی اگر فرضی طور پر صحیح تصور کیا بھی جائے تو پھر بھی کرشن قادیانی کی کل عمر ۷۱ سال ہوئی۔

قادیانی فاضلو! ۷۱ کو ۷۴ کس طریق سے بناؤ گے۔

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

قارئین کرام! اب ذرا قمری حساب سے عمر ملاحظہ فرمائیے

مرزا غلام احمد ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوئے دیکھو تریاق القلوب۔ص ۶۸ ۔اور ۱۳۲۶ میں فوت ہوئے پس قمری عمر کل ۶۵ سال ہوئی۔

مرزائیو! کیا کذب مرزا پر کوئی اور دلیل بھی چاہیے۔ میں کہتا ہوں صرف یہی پیش گوئی قادیانی قلعہ کو مسمار کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر عزت اور انصاف کا پاس ہے تو خدائے قدوس کو حاضر و ناظر سمجھ کر بتائیے کذب مرزا پر اور بھی دلائل کی مزید ضرورت محسوس ہوتی ہے حالانکہ مرزا کے دستخط موجود ہیں ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ ادھر ہم دیکھتے ہیں ایک معمولی پیش گوئی بھی پوری نہ ہوئی جس کے متعلق لکھا ہوا موجود ہے:

جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر تعین کرتے ہیں ۔(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۷)

مگر ادھر بین دلائل سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد کی عمر ۷۴ سال سے کم ہوئی۔ اس جگہ ہم مرزا صاحب کا فتوی بھی درج کرنا ضروری سمجھتے ہیں لکھا ہے:

ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۲۲۴)

(منقول از ماہنامہ مبلغ امرتسر جلد ۱ نمبر ۱۰ بابت جمادی الاول ۱۳۵۵ھ مطابق ستمبر ۱۹۳۶ء)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیار نبوت

(ماہنامہ مبلغ امرتسر جلد ا نمبر ۳ بابت ماہ ذی قعد ۱۳۵۴ھ مطابق فروری ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۴ تا ۱۲ پر مجاہد ملت مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی کے قلم سے لکھا ہوا یہ مضمون شائع ہوا)

الحمد لله على نعمائه و الصلوة و السلام على خاتم انبياءه و على آله و اوليائه. اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم. كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين و منذرين و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه و ما اختلف فيه الّا الذين اوتوه من بعد ما جائتهم البينات بغيا بينهم فهدى الله الذين ءامنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه و الله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم (البقرة: ٢١٣).

و ما كان الناس الا امة واحدة فاختلفوا ولو لا كلمة سبقت من ربك لقضى بينهم فيما فيه يختلفون (يونس:١٩).

و ما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين لهم الذى اختلفوا فيه و هدى و رحمة لقوم يؤمنون. (نحل:٦٤)

صاحبان! سورہ بقرہ کی آیت سے یہ امر ثابت ہوا کہ انبیاء کرام اس لئے تشریف لاتے ہیں کہ حق و باطل میں اختلاط ہو جانے کی صورت میں لوگوں میں جو اختلاف پیدا ہو جاتا ہے کہ کون حق کا ساتھی بن جاتا ہے اور کون باطل کا حمایتی، اس اختلاف کو بایں طور دور کریں کہ حق کو باطل سے الگ کر دیں اور حق پر چلنے والوں کو وعدہ نجات کی خوش خبری سنائیں اور باطل پرستوں کو وعید عذاب سے ڈرائیں۔

اس وقت باطل پرست لوگ انبیاء کرام کو اپنا مخالف تصور کر کے ان کی مخالفت کے لئے اپنی جانب سے چند معیار مقرر کیا کرتے ہیں اور اس پر انبیائے کرام کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر ان کو کاذب و مجنون کہنے لگتے ہیں۔ لہذا پہلے ان خود ساختہ معیاروں کی تفصیل سنئے جو منکرین تجویز کیا کرتے ہیں:

ا۔ پہلا اور سب سے بڑا معیار تو منکرین کے نزدیک یہ ہوتا ہے کہ رسول کو بشر نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اسے کل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بشری لوازمات سے پاک ہونا چاہیے چنانچہ وہ کہتے ہیں

ما ھذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون و یشرب مما تشربون۔ و لئن اطعتم بشرا مثلکم انکم اذا الخاسرون (مومنون:۳۳۔۳۴)

توان کو جواب دیا گیا۔ و ما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحی الیھم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ و ماجعلناھم جسداً لایاکلون الطعام و ما کانوا خالدین (الانبیاء:۷۔۸)۔ یہ معیار ان کا غلط ہوا۔

۲۔لوازمات بشریہ کی خاطر چوک بازاروں میں رسولوں کے جانے پر کہتے: و قالوا مالِ ھذا الرسول یأکل الطعام و یمشی فی الاسواق (الفرقان۔۷)۔

ان کو جواب دیا گیا: و ما ارسلنا قبلك من المرسلین الا انھم لیأکلون الطعام و یمشون فی الاسواق (الفرقان ۲۰) رسول جب بشر ہیں تو ان کیلئے حوائج ضروری ہیں۔

۳۔منکرین نے کہا :او یلقی الیه کنز او تکون له جنة یأکل منھا (الفرقان۔۸)۔ اسکے آگے ان کو جواب دیا گیا: تبارك الذی ان شاء و جعل لك خیرا من ذلك جنات تجری من تحتھا الانھار و یجعل لك قصورا (الفرقان۔۱۰)

یعنی اللہ ایسا کرسکتا ہے لیکن یہ نبوت کے لئے معیار نہیں بن سکتا۔

۴۔منکرین کہتے ہیں کہ رسول کو عورتوں سے تعلق نہیں رکھنا چاہیے توان کو جواب دیا گیا و لقد ارسلنا رسلا من قبلك و جعلنا لھم ازواجاً و ذرّیّة (الرعد۔۳۸)

۵۔منکرین کہتے کہ رسول کو کل امور غیبیہ پر اطلاع ضروری ہے اسلئے وہ آکر پوچھتے

متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین ۔ قل انّما العلم عند اللّٰه وانّما انا نذیر مبین۔ (الملك۔۲۵۔۲۶)۔

متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین۔ قل لا املك لنفسی ضرا و لا نفعا الا ما شاء الله لکل امة اجل۔ اذا جاء اجلھم فلا یستاخرون ساعة و لا یستقدمون (یونس۔۴۸۔۴۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یسئلو نك عن الساعة ایان مرسا ھا۔(الاعراف۔ ۱۸۷)۔

ان کو جواب دیا گیا : قل انّما علمها عند الله و لکن اکثر النّاس لا یعلمو ن ۔ قل لا املك لنفسی نفعا و لا ضرا ا لّا ما شاء الله و لو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر وما مسّنی السوء ان انا الا نذ یر و بشیر لقو م یو منو ن (الاعرا ف۔۱۸۷۔۱۸۸)

۶۔منکرین نے کہا کہ ایسے رسول کی ہم کو ضرورت نہیں خدا خود ہم سے کلام کرے

و قال الذین لا یعلمو ن لو لا یکلّمنا الله او تأتینا آ یة (البقرة)

تو ان کو جواب دیا گیا۔ ما کان لبشر ان یکلّمه الله ا لا و حیا (الشوری)

۷۔منکرین نے کہا کہ خدا اگر نہیں بولیگا تو اسے فرشتہ کو رسول بنانا چاہیے:

فقا ل الملؤ الذین کفروا من قو مه ما ھذا الا بشر مثلکم یر ید ان یتفضل علیکم ،و لو شاء الله لانز ل ملا ئکتة۔ ما سمعنا بھذا فی آ با ئنا الاولین (مو منو ن: ۲٤)

تو ان کو جواب مرحمت ہوا: و لو جعلناہ ملکا لجعلنا ہ ر جلا و للبسنا علیھم ما یلبسو ن (الانعام: ۹)

۸۔منکرین نے کہا کہ محمد ﷺ کے ساتھ فرشتہ بھی تبلیغ کرے: لو لا انزل الیه ملك فیکو ن معه نذیرا (الفرقا ن)۔ تو ان کو جواب سنایا گیا: و لو انز لنا ملکا لقضی الا مر ثم لا ینظرو ن (الانعام۔ ۷)

۹۔ منکرین نے کہا کہ اچھا پھر جو معجزے ہم طلب کریں وہ پیغمبر پر نازل ہوں:

و قالوا لو لا انز ل علیه آ یات من ر به۔ (العنکبو ت : ۵۰)

آگے ہی ان کو جواب دیا گیا: قل انما ا لآ یات عند الله و انما انا نذیر مبین ۔ اولم یکفھم انا انز لنا علیك الکتاب یتلی علیھم ان فی ذلك لرحمة و ذکری لقوم یومنون

(العنکبو ت۔۵۰۔۵۱)

۱۰۔ منکرین نے کہا پیغمبر پر معجزے نازل نہ ہوں تو خود ہی ڈھال لیا کریں :

و اذ ا لم تأتھم بآ یة قا لوا لو لا اجتبیتھا ۔ (الاعرا ف : ۲۰۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ گے ہی ان کو جواب دیا گیا: قل انما اتبع ما یو حی الیّ من ر بی ھذا بصائر من ربکم و ھدی و ر حمة لقو م یومنو ن۔ و اذا قری القر آ ن فا ستمعوا له و انصتوا لعلکم تر حمون (الاعرا ف۔۲۰۳۔۲۰٤)

۱۱۔ منکرین نے کہا کہ ہم قرآن کو اس صورت میں مان لینے کو تیار ہیں کہ اس کو بدل کر دوسری کتاب لے آؤ یا اسی میں کچھ ردوبدل کردو:

واذا تتلی علیھم آ یا تنا بینا ت قا ل الذین لا یر جو ن لقا ء نا ائت بقرآن غیر ھذا او بدّ له (یو نس۔۱۵) ۔

ان کو جواب ملا: قل ما یکو ن لی ان ابد له من تلقا ء نفسی، ان اتبع ا لا ما یو حی الیّ انی اخا ف ان عصیت ر بی عذا ب یو م عظیم ۔ قل لو شاء الله ما تلو ته علیکم و الا ارسا کم به ، فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلو ن (یو نس۱۵۔ ۱٦۔)۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی معیار نبوت نہیں ہوسکتا۔

۱۲۔ آخر میں منکرین نے کہا کہ اگر ہماری چھ سات فرمائشوں میں سے ایک پوری کر دو تو ہم تم کو رسول مان لیں جو یہ ہیں: ۱۔ و قا لوا لن نؤ من لك حتّی تفجرلنا من ا لا ر ض ینبوعاً ۔۲۔ او تکو ن لك جنّة من نخیل و عنب فتفجّر ا لانہار خلا لھا تفجیراً۔ ۳ او تسقط السّما ء کما ز عمت علینا کسفاً ٤ او تأتی با للّه و الملائکة قبیلاً ۔ ٥ ۔او یکو ن لك بیت من ز خر ف ٦ او تر قی فی السّماء و لن نّؤ من لر قیّك حتّی تنزِّل علینا کتا باً نقرؤه ۔ قل سبحان ربّی ھل کنت ا لا بشراً رّسو لاً (بنی اسرا ئیل:۹۰۔ ۹۳)

امور سبعہ مسئولا کا محال نہ ہونا

۱۔ فا نفجر ت منه ا ثنتا عشرة عیناً (البقرة) معجزہ موسی ۔

ار کض بر جلك ھذا مغتسل بارد و شرا ب (ص)۔ معجزہ ایوب

۲۔ تبارك الذی ان شاء جعل لك خیرا من ذلك جنا ت تجر ی من تحتھا ا لا نھار و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يجعل لك قصو را ۔ (الفرقا ن۔ ١٠)

٣۔ ان نشأ نخسف بهم ا لا ر ض او نسقط عليهم كسفا من السماء۔ ان فى ذلك لآ ية لكل عبد منيب (سبا۔٩)

٤ ۔ لكن الله يشهد بما انزل اليك انز له بعلمه و الملا ئكة يشهدو ن و كفى بالله شهيدا (النساء)

٥۔ و لو لا ان يكو ن الناس امة وا حدة لجعلنا لمن يكفر بالر حمن لبيو تهم سقفا من فضة و معار ج عليها يظهرو ن۔ و لبيو تهم ابوا با و سررا عليها يتكئو ن۔ و زخرفا و ان كلّ ذلك لمّا متا ع الحيوة الدنيا ۔(الزخر ف۔ ٣٣۔٣٥)

٦ ۔ و لو فتحنا عليهم با با من السماء فظلوا فيه يعر جو ن لقا لوا انما سكر ت ابصار نا بل نحن قو م مسحورو ن (الحجر:١٥)

٧۔ و لو نز لنا عليك كتا با فى قر طاس فلمسو ه بايد يهم لقا ل الذين كفروا ان هذا الا سحر مبين (الانعام:۔٧)

معلوم ہوا کہ معجزے دکھانا بھی اللہ کی مرضی پر موقوف ہے جیسا کہ اللہ نے خود فرمایا ہے: ما كان لرسول ان يأتى بآ ية الا با ذن الله رعد ، (مو من)

اس لئے تمام پیغمبروں نے صاف صاف فرما دیا تھا

و ماكا ن لنا ان نا تيكم بسلطا ن ا لا با ذن الله (ابرا هيم)

اب آپ منتظر ہوں گے کہ آپ کو بتلایا جائے کہ اصل معیار نبوت کیا ہے لیکن اس سے پیشتر کہ میں آپ کے سامنے معیار نبوت دلائل واضحہ سے پیش کروں پہلے ایک جدید خودساختہ بھی معیار نبوت سے آپ کو خبردار کرنا مناسب جانتا ہوں کفار مکہ کی طرح پنجابی متنبّی کی امت نے بھی ایک نیا معیار نبوت بنایا ہے جو یہ ہے

فقد لبثت فيكم عمراً من قبله افلا تعقلو ن (يو نس)۔

یہ ان کا مغالطہ ہے۔ معیار نبوت وہ ہے جس پر تمام انبیاء ورسل برابر اتریں آیت مذکورہ نبی ﷺ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مختص ہے اور کفار کے تبدیل قرآن کے جواب میں وارد ہوئی ہے۔ اگر یہ معیار نبوت ہو تو حضرت موسیٰ اس معیار کا خود اپنی زبان سے انکار کرتے ہیں جب کہ فرعون مصر نے ان کی سابق زندگی کو احسان فراموشی و قتل قبطی وغیرہ سے متہم کیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے :قال الم نربّك فينا وليداً و لبثت فينا من عمرك سنين۔ و فعلت فعلتك التى فعلت و انت من الكافرين۔ قال فعلتها اذا و انا من الضالين۔ ففررت منكم لما خفتكم فوهب لى ربى حكماً و جعلنى من المرسلين (الشعراء:۱۸۔۲۱)

اس کے علاوہ لوط، اہل سدوم کی طرف بھیجے گئے حالانکہ وہ سدوم کے باشندہ نہ تھے، تو سدوم والے ان کی سابق زندگی کے حالات سے کیسے واقف ہو سکتے ہیں؟ لہذا پیغمبر کی سابق زندگی معیار نبوت نہیں ہو سکتی۔ پھر معیار نبوت کیا ہے؟

معیار نبوت وہ ہے جس پر تمام پیغمبر برابر اتریں اور وہ یہ ہے جسے اللہ پاک نے بیان فرمادیا ہے :و ما ارسلنا قبلك الا رجالًا نوحى اليهم فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔ وما جعلناهم جسداً لا يأكلون الطعام وما كانوا خالدين۔ ثم صدقناهم الوعد فانجيناهم و من نشاء و اهلكنا المسرفين (الانبیاء۔۷۔۹)

یہاں بتایا کہ معیار نبوت یہ ہے کہ پیغمبر وحی ربانی سے جو خبر دیتا ہے جو پیش گوئی کرتا وہ بالکل حرف بحرف سچی ہوتی ہے۔

پس سنو کہ کسی بھی پیغمبر کی کوئی خبر اور پیش گوئی جھوٹی نہیں نکلی اور یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ پیغمبر کی وحی جھوٹی نکلے کیونکہ وحی تو خدا کرتا ہے پس اگر خبر جھوٹی ثابت ہو تو اسکے معنی یہ ہوں گے کہ خدا نے ہی جھوٹ بولا، خدا نے ہی جھوٹا وعدہ کیا و تعالى الله عن ذلك۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:وعد الله حقا و من اصدق من الله قيلا (النساء:۱۲۲)، و من اصدق من الله حديثا (النساء:۸۷)۔قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهيم (آل عمران:۹۵)۔و لقد صدقكم الله وعده اذ تحسونهم باذن الله (آل عمران:۱۵۲)، لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق (فتح:۲۷)۔ لن يخلف الله عهده

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(البقرة:۸۰)۔ ان اللہ لایخلف المیعاد (آل عمران:۹)۔و یستعجلو نك بالعذا ب و لن یخلف اللہ وعدہ (الحج:٤٨)۔وعد اللہ لایخلف اللہ وعدہ (الروم:٦)۔ وعد اللہ لایخلف اللہ المیعا د (الزمر:٢٠)

متنبّی کی امت کہتی ہے کہ خدا نے قوم یونس کو ہلاک کردینے کا وعدہ یونس سے کیا، لیکن ہلاک نہ کیا۔ یہ ان کا کذب اور خدا پر صریح بہتان ہے۔ قرآن مجید میں حضرت یونس کا قصہ چار جگہ آیا ہے۔ سورہ یونس، سورہ انبیاء، سورہ قلم میں اختصار کے ساتھ اور سورہ صافات میں قدرے تفصیل کے ساتھ، لیکن کہیں بھی خدا کا وعدہ حضرت یونسؑ سے ان کی قوم پر عذاب بھیجنے کا مذکور نہیں ہے۔ اگر خدا کا وعدہ ہوتا تو ضرور پورا ہوتا دیکھو پیغمبر کی پیش گوئی یوں پوری ہوا کرتی ہے

١۔ عن انس قال ندب النبی ﷺ فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال ﷺ هذا مصرع فلان و یضیع یدہ علی الارض ھهنا و ھهنا ...الخ

(رواہ مسلم مشکوۃ۔ ص ٥٢٣)

٢. عن سهل بن سعد ان النبی ﷺ قال یوم خیبر لاعطینّ هذه الرایة غدا رجلاً یفتح اللہ علی یدیه، یحب اللہ و رسوله، ویحبه اللہ و رسوله۔ قال:: فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم یعطاها۔ فلمّا اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ ﷺ کلهم یرجو أنّ یعطاها۔ فقال: این علی بن ابی طالب؟ فقال هو یا رسول اللہ یشتکی عینیه۔ قال: فارسلوا الیه فأتی به فبصق رسول اللہ ﷺ فی عینیه و دعا له فبرأ حتی کأن لم یکن به وجع فاعطاه الرایة .. الحدیث (بخاری۔ حدیث نمبر ٤٢١٠) آخر یہی ہوا

٣۔ عن سهل بن حنظلیة قال جاء هوازن بظعنهم و نعمهم الی حنین فتبسم النبی ﷺ و قال تلك غنیمة المسلمین غداً ان شاء اللہ (ابو داؤد۔ مشکوۃ ٣٤٤)

٤۔ عن ابی سعید ان النبی ﷺ قال رأیتنی اسجد فی ماء و طین من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صبحتها فمطر ت السماء تلك الليلة فر أیت النبی ﷺ یسجدفی الماء و الطین حتی ر أیت ا ثر الطین فی جبهته (صحیح بخاری۔ مشکوۃ ص ۱۷٤)

٥۔ ا خبر ﷺ عمه انه ارسل علی صحیفتهم ا لا ر ضه فاکلت جمیع ما فیها الا ذکر الله فا خبر ابو طا لب قر یشاً فانز لوا الصحیفة فرأوا لا مر کما اخبر به ﷺ ملتقطاً (زا د المعاد ص ۳۹۹)

٦۔ و عن عدی قا ل قا ل ﷺ یاعدی هل ر أیت الحیرة فان طا لت بل حیاة فلتر ین الظعینة تر تحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة ....الحد یث (رواہ البخاری مشکوۃ ص ٥١٦)

۷. عن شداد بن اوس ان النی ﷺ اخبر قر یشا صبیحة المعراج ان عیر هم تقدم فی یو م کذا فقد مت الظهریقدم الجمل الذی و صفه (رواہ البزا ز و الطبرا نی ، فتح الباری پارہ ۱۵ ص ۴۵۳)

۸. عن عائشة ان جبر یل جاء بصور تها فی خرقة حر یر خضراء الی رسو ل الله ﷺ فقا ل هذه زو جتك فی الد نیا و الآ خرة (رواہ التر مذی مشکوۃ ص ۵۶۵، ۴۶۶)

۹ .عن ابی هر یرة قال و کلنی النبی بحفظ زکوۃ ر مضان فاتا نی آ ت فجعل یحثو من الطعام فا خذ ته .. الی ؛؛؛یا رسول الله شکا حا جته فخلیت سبیله قا ل اما انه سعیود فرصدته فجاء یحثوا من الطعام فاخذ ته الخ (رواہ البخاری مشکوۃ ص۱۷۷)

۱۰ . عن ابن عمر قال امر النبی ﷺ فی غزوة مو تة زید بن حا ر ثة، فقال رسو ل الله ﷺ ان قتل زید فجعفر، و ان قتل جعفر فعبد الله بن روا حه۔ قا ل عبد الله : کنت فیهم فی تلك الغزوة فالتمسنا جعفر بن ابی طا لب فوجد نا ه فی القتلی الحد یث (صحیح بخاری : حد یث نمبر ٤٢٦١)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عن انس ؓ انّ النبی ﷺ نعی زیداً و جعفراً و ابن روا حة للناس قبل ان یأتی خبر ھم ۔ فقا ل ۔ أخذ الرا یة زید فأصیب ثم ا خذ جعفر فأصیب ثم اخذ ابن روا حة فاصیب و عیناہ تذ ر فا ن ۔ حتی ا خذ الرا یة سیف من سیو ف اللہ حتی فتح اللہ علیھم (بخاری :حدیث نمبر ٤٢٦٢)

صاحبان یہ تو چند از بسیار و مشتے از خروار اللہ کے سچے اور حقیقی پیغمبر کے واقعات تھے اب چند نمونے نقلی نبی صاحب کے ملاحظہ ہوں جن سے ان کی نبوت کا کذب ظاہر ہوگا

۱۔۵ جون ۱۸۹۳ء کو امرتسر میں مباحثہ نصاری کے خاتمہ پر مرزا غلام احمد صاحب نے پیش گوئی کی کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی وہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو مجھ کو ذلیل و روسیاہ کیا جائے، پھانسی دی جائے وغیرہ (جنگ مقدس۔ص ۱۸۸)۔

اس کی میعاد ٦ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوتی ہے۔

نتیجہ: ڈپٹی آتھم ۱۵ ماہ میں نہیں مرا۔ بلکہ اس میعاد کے گذر جانے کے بعد بھی قریب دو سال کے زندہ رہا اور اس نے رجوع الی الحق نہیں کیا یعنی مسلمان نہیں ہوا۔

۲۔اشتہار ۲۰ فروی ۱۸۹۳ میں پنڈت لیکھ رام آریہ کی بابت پیش گوئی شائع کی کہ

اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خوارق عادات اور اپنے اندر الہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر کھینچا جائے (سراج۔منیر ص ۱۲)

نتیجہ: لیکھ رام کو بتاریخ ٦ مارچ ۱۸۹۷ء کو کسی ہندو نے قتل کر دیا۔ ظاہر ہے کہ قتل امر خوارق عادات سے نہیں ہے یہ ہر شہر میں روزہ مرہ کی بات ہے۔

۳۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء کو مرزا غلام احمد نے محمدی بیگم کے نکاح کا اشتہار شائع کیا۔ پھر پونے پانچ ماہ گذرنے پر ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو دوسرا اشتہار دیا کہ محمدی بیگم جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح سے اڑھائی سال تک مرجائے گا۔

آخر لڑکی کا نکاح ۷۔اپریل ۱۸۹۲ء کو مرزا سلطان محمد آف پٹی ضلع لاہور سے ہو گیا (دافع الوساوس۔ص ۲۸۰)۔ پھر موت کی میعاد مرزا صاحب نے شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰ میں یہ بتائی کہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء تک قریب گیارہ مہینہ باقی رہ گئی ہے۔

اس حساب سے مرزا سلطان محمد کو ۲۱۔اگست ۱۸۹۴ء کو مرجانا تھا لیکن وہ آج (۱۹۳۶ء) تک زندہ موجود ہے حالانکہ کتاب انجام آتھم صفحہ ۳۱ کے حاشیہ میں اس پیش گوئی کو تقدیر مبرم بتایا تھا اور ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ پر اس پیش گوئی کے پورے نہ ہونے پر اپنے آپ کو ہر ایک بد سے بدتر قرار دیا ہے۔

۴۔محمدی بیگم سے نکاح کے متعلق ۱۰ جولائی کے اشتہار میں ہر ایک مانع کو دور کر کے مرزا صاحب کے نکاح میں آنے کا بزور ذکر کیا گیا ہے۔، پھر اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے حدیث نبوی یتزوج و یولد لہ بھی پیش کی گئی ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)۔

یہ بھی کہا کہ اس عورت (محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ) کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۲)۔لیکن مرزا غلام احمد صاحب مر بھی گئے اور محمدی بیگم اپنے شوہر کے پاس (۱۹۳۶ء میں) ہے

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے
رہے گی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

۵۔۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو اشتہار مولانا محمد حسین بٹالوی کی نسبت شائع کیا کہ: ۱۳ مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ہے، ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر

پھر اسکو رسالہ راز حقیقت کے صفحہ ا پر دوبارہ لکھا

(مرزا قادیانی نے ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء والا مشہور اشتہار شائع کیا جسکا عنوان رکھا:

<u>ہم فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں</u>

اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی فرمائی کہ مولانا محمد حسین بٹالوی، مولوی ابوالحسن تبتی اور محمد بخش جعفر زٹلی کو ۱۳ ماہ کے دوران ذلت اٹھانی پڑے گی۔اور اس کے وقوع کو انہوں نے اپنے اور مولانا بٹالوی مرحوم کے درمیان حق و باطل کے تعین کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ قرار دیا۔ یہ اشتہار درج ذیل ہے:

جن لوگوں نے شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کے چند سال کے پرچہ اشاعۃ السنۃ دیکھے ہوں گے اور وہ اگر چاہیں تو محض للہ گواہی دے سکتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف نے اس راقم کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ...(اور میری صداقت کے)نشانوں سے شیخ محمد حسین اور اس کے ہم مشرب لوگوں نے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ سختی اور بدزبانی روز بروز بڑھتی گئی۔ چنانچہ ان دنوں میں میرے بعض دوستوں نے کمال نرمی اور تہذیب سے شیخ صاحب موصوف سے یہ درخواست کی تھی ....کہ آپ مباہلہ کر کے تصفیہ کر لیں ...اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اثر مباہلہ کے لیے اس طرف سے ایک سال کی شرط ہے۔ اور یہ شرط الہام کی بنا پر ہے....نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس درخواست مباہلہ کو جو نہایت نیک نیتی سے کی گئی تھی شیخ محمد حسین نے قبول نہیں کیا اور یہ عذر کیا کہ تین دن تک مہلت اثر مباہلہ ہم قبول کر سکتے ہیں زیادہ نہیں۔....

سو شیخ محمد حسین نے باوجود بانی تکفیر ہونے کے اس راہ راست پر قدم مارنا نہیں چاہا، اور بجائے اس کے کہ نیک نیتی سے مباہلہ کے میدان میں آتا، یہ طریق اختیار کیا کہ ایک گندہ اور گالیوں سے پر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی کے نام سے چھپوا دیا۔

اس وقت وہ اشتہار میرے سامنے رکھا ہے اور میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے، اور وہ دعا جو میں نے کی، یہ ہے کہ: اے میرے ذوالجلال پروردگار! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے، میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ تو اے میرے مولا! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر ۱۳ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر۔ اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر۔ اور اس روز روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا! میرے مولا! میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کیے جائیں گے، شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبّتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لیے یہ اشتہار لکھا ہے، ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر......

میرے لیے یہ نشان ظاہر فرما کر ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر، آمین ثم آمین۔

یہ دعا تھی جو میں نے کی۔ اس کے جواب میں یہ الہام ہوا کہ:

میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا....

یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے یعنی یہ خاکسار ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور مولوی ابوالحسن تبّتی دوسری طرف سے، خدا کے حکم کے نیچے ہیں۔ ان میں سے جو کاذب ہوگا، وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بنا پر ہے اس لیے حق کے طالبوں کے لیے ایک کھلا کھلا نشان ہوکر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد۳ صفحہ ۵۷۔۶۱)

اس اشتہار کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

اس فیصلہ کو خدا تعالی نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اب اگر میں جھوٹا اور دجال اور ظالم ہوں تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق میں ہوگا اور اگر محمد حسین ظالم ہے، تو فیصلہ میرے حق میں ہوگا۔ وہ خدا ہر ایک کا خدا ہے۔ جھوٹے کی کبھی تائید نہیں کریگا۔ اب آسانی سے یہ مقدمہ مباہلہ کے رنگ میں آ گیا ہے۔ خدا تعالی سچوں کو فتح بخشے۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد۳ ص۶۱)

چند روز بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے خاص اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا

میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اسکے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جسکی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی۔ اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں، تو صلاح اور تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگر چہ اس کا بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہوکر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور تقوی اختیار کرو۔ اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہو جاتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عملی اور راست بازی اور تقوی میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقوی اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔ دیکھو حضرت موسی جو سب سے زیادہ اپنے زمانہ میں حلیم اور متقی تھے، تقوی کی برکت سے فرعون پر کیسے فتح یاب ہوئے۔ فرعون چاہتا تھا کہ ان کو ہلاک کرے لیکن حضرت موسی کی آنکھوں کے آگے خدا تعالی نیفرعون کو مع اس کے تمام لشکر کے ہلاک کیا۔..... مجھے افسوس سے اس جگہ یہ بھی لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے مخالف ناانصافی اور دروغ گوئی اور کجروی سے باز نہیں آتے۔ وہ خدا کی باتوں کی بڑی جرأت سے تکذیب کرتے اور خدائے جلیل کے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں ۔ مجھے امید تھی کہ میرے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے بعد جو بمقابلہ شیخ محمد حسین بٹالوی اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی کے لکھا گیا تھا، یہ لوگ خاموش رہتے کیونکہ اشتہار میں صاف طور پر یہ لفظ تھے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک اس بات کی میعاد مقرر ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے کہ جو شخص کاذب ہوگا خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ اور یہ ایک کھلا کھلا معیار صادق و کاذب تھا جو خدا تعالی نے اپنے الہام کے ذریعہ سے قائم کیا تھا اور چاہیے تھا کہ یہ لوگ اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد چپ ہو جاتے اور ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالی کے فیصلہ کا انتظار کرتے، لیکن افسوس کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ زٹلی مذکور نے اپنے اشتہار ۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء میں وہی گند پھر بھر دیا جو ہمیشہ اسکا خاصہ ہے اور سراسر جھوٹ سے کام لیا۔ وہ اشتہار میں لکھتا ہے کہ کوئی پیشگوئی اس شخص یعنی اس عاجز کی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اسکے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذین ۔.....اب یہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء آخری فیصلہ ہے۔ چاہیے کہ ہر طالب صادق صبر سے انتظار کرے۔ خدا جھوٹوں کذابوں د جالوں کی مدد نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالی کا یہ عہد ہے کہ وہ مومنوں اور رسولوں کو غالب کرتا ہے۔ اب یہ معاملہ آسمان پر ہے، زمین پر چلّانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ دونوں فریق اس کے سامنے ہیں اور عنقریب ظاہر ہوگا کہ اس کی مدد اور نصرت کس طرف آتی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و السلام علی من اتبع الھدی۔

المشتہر خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء (مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد ۳ ص ۶۷۔ ۷۳)

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کا ہمارا اشتہار جو مباہلہ کے رنگ میں شیخ محمد حسین اور اس کے دو ہمراز رفیقوں کے مقابل پر نکلا ہے وہ صرف ایک دعا ہے۔ جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جھوٹے کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ذلت پہنچے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کو جھوٹا مارا جائے۔ یا کسی کوٹھے سے گرے۔ چونکہ محمد حسین اور زٹلی اور تبتی نے افتراؤں اور لعنتوں اور گالیوں سے صرف میری ذلت چاہی ہے، اس لیے میں نے خدا تعالیٰ سے یہی چاہا ہے کہ اگر در حقیقت میں ذلت کے لائق اور کاذب اور دجال اور لعنتی ہوں جیسا کہ محمد حسین نے اس قسم کی گالیوں سے اپنے رسالے بھر دیئے ہیں اور بار بار میرا دل دکھایا ہے تو اور بھی ذلیل کیا جاؤں اور شیخ محمد حسین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عزت ملے۔ لیکن اگر میں کاذب اور دجال اور لعنتی نہیں ہوں تو جناب احدیت میں میری فریاد ہے کہ میرے ذلیل کرنے والے محمد حسین اور زٹلی اور تبتی کو خدا کی طرف سے ذلت پہنچے...... مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جو فریق در حقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں ظالم اور کاذب ہے' اس کو خدا ذلیل کرے گا اور یہ واقعہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک پورا ہو جائے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۴۔ راز حقیقت۔ ص ۱۷۳۔ ۱۷۶ بعنوان حاشیہ متعلقہ ص اول مورخہ اشتہار ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

نتیجہ:

مرزا صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر بھی گئے اور مولانا محمد حسین صاحب ان کے بعد ۱۲ سال تک زندہ رہے اور ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶ ۔۵نومبر ۱۸۹۹ء کومرزا غلام احمد نے اشتہار شائع کیا جس میں جنوری ۱۹۰۰ سے آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک تین سال میں کسی بین آسمانی نشان کے ظاہر کرنے کی دعا کی اور اس پر اپنی صداقت کو موقوف رکھا پھر اعجاز احمدی کے صفحہ ۸۸ پر اس کو پیش گوئی بتایا لیکن افسوس کوئی نشان بھی ظاہر نہ ہوا۔

۷۔ ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو اشتہار پنجاب میں طاعون آنے کی پیش گوئی کی کہ آئندہ جاڑا یا اس کے بعد کے جاڑا میں ہوگا۔پس دوسرے جاڑے کو لے لو تو فروری ۱۹۰۰ میں طاعون آنا تھا لیکن آیا ۱۹۰۴ء میں اس کے بھی دو سال بعد۔

۸۔ ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں الہام آوی القریة کے معنی ظاہر نہ ہونے کا اعلان کیا پھر دافع البلاء میں اس الہام سے مراد قادیان کا طاعون سے محفوظ رہنا بیان کیا آخر جب قادیان میں طاعون کا زور ہوا تو الہام انی احافظ کل من فی الدار کی پناہ لی آخر خاص گھر کے لڑکے شریف احمد کو بھی طاعون نے پکڑا (حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

۹۔مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ تیری عمر ۸۰ برس ہوگی یا پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم (براہین ج ۵ ص ۹۷) تو کم سے کم عمر ۷۶ برس لے لو لیکن عمر صرف ۶۸ برس ہوئی حکیم نورالدین خلیفہ اول نے اپنے رسالہ نورالدین کے صفحہ ۱۷۰ میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔اور ۱۹۰۸ء میں مرے تو عمر ۶۸ سال ہوئی۔

۱۰۔مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری کو پیش گوئی جھوٹی ثابت کرنے کے لئے قادیان بلایا۔اعجاز احمدی صفحہ ۱۱۔ پھر پیش گوئی کی کہ وہ قادیان نہیں آئیں گے (صفحہ ۳۷)،

مولانا ثناءاللہ صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان جادھمکے جیسا کہ مرزا صاحب کو بھی مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۰۹ پر تسلیم ہے۔وہاں ان کو اپنا عہد ربانی سنادیا عز منا ان لا نخاطب العلماء جیسا کہ (ہمارے) ٹریکٹ نمبر ۴ میں مفصل لکھا گیا ہے۔

آخر ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ والا اشتہار شائع کر کے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی موت سے سچا آخری فیصلہ کر دیا جیسا کہ ٹریکٹ نمبر ۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں

اعلام۔اگر آپ اوپر کے دس امور کے ما لہ وما علیہ کو مفصل دیکھنا چاہتے ہیں تو رسالہ الہامات مرزا مولانا ثناءاللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب امرتسری کا ملاحظہ کریں۔

فیصلہ چونکہ مرزا صاحب نے بھی آئینہ کمالات اسلام میں اسی معیار نبوت کو تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی امتحان نہیں ہوسکتا۔ (دافع الوساوس۔ ص ۲۸۸) ۔ اور وہ اس معیار پر جو قرآن سے ثابت ہونے کے علاوہ خود مرزا غلام احمد صاحب کا بھی مسلمہ ہے پورے نہیں اترے لہذا وہ سچے نبی نہیں ہو سکتے اور بھلا کیوں کر کون نبی ہوسکتا ہے جب کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ پس

رسول قادیانی کی رسالت۔ جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

و الحمد لله اولا و آخرا۔ سیف بنارسی

....

وفات مسیح کے دلائل پر ایک نظر

(خاص مبلغ کے لئے)

تحریر: مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسیؒ

الحمد لله رب العالمين و العاقبة للمتقين و لا عدوان الا على الظالمين و الصلوة مع السلام على آخر نبيه محمد خاتم المرسلين الذى اخبرنا بنزول عيسى من السماء الى الارض ثم دفنه معه فى قبره قبل يوم الدين انبأنا بخروج الكذابين و الدجالين قريباً من ثلاثين صلى الله على محمد و آله و اصحابه اجمعين اما بعد

ابناء یعقوب نے اپنے نفوس کی تسویل سے روتے ہوئے اپنے والد کے سامنے جس طرح یہ کہتے ہوئے کہ یوسف مر گئے ان کو بھیڑیا کھا گیا، یوسف کا کرتہ بناوٹی خون سے آلودہ کر کے پیش کیا تھا، ٹھیک اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح مرزائی لوگ بھی منہ بسور کے ہمارے سامنے ..کافرض انجام دیتے ہوئے یہ کہا کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ؑ مرگئے اور یہ آیتیں ان کے مرجانے کی دلیلیں ہیں۔

پس جس طرح حضرت یعقوب ؑ نے فرمایا: بل سولت لکم انفسکم امرا ۔(یوسف:۱۸) یہ سب تمہاری بناوٹی فرضی کارستانیاں ہیں ، ہمارا بھی فرض ہے کہ مرزائیوں سے کہہ دیں کہ تمہارالا یا ہواخون آلود کرتا (مجروح دلائل) تمہارے دعوی کی تکذیب کیلئے بجائے خودایک دلیل اورکافی دلیل ہے۔مضمون ہذا میں انہیں دلائل پرنقدو تبصرہ کیا گیاہے اوران آیات کا صحیح مطلب بیان کیا گیاہے جن سے حیات مسیح پر استشہاد کیا جاتاہے، تاکہ مسلمانوں کے شکوک واوہام دور ہوجائیں اورسب کومعلوم ہوجائے کہ ان آیتوں کے معنی بیان کرنے میں مرزائیوں نے کیا کیا تحریف اورتاویل لاطائل کی ہے۔

گومسلمانوں محمدیوں کی طرف سے بارہاان آیات کی وضاحت اوران کے صحیح معانی بیان کئے جاچکے ہیں اور مرزائی تاویلات کا پردہ چاک کیا جا چکاہے لیکن مرزائی اپنی عادت جبلیہ سے بازنہیں آتے اورہمیشہ پسے ہوئے کوہی پیستے ہیں،اس لئے ہم کوضرورت محسوس ہوئی کہ ہم بھی ان کے مقابلہ کے لئے پھر میدان میں نکلیں اوران کے پھیلائے ہوئے جال کوپارہ پارہ کردیں۔

پس واضح ہوکہ مرزائی لوگ اکثر موجودہ بلیات ارضیہ وسماویہ کومرزاغلام احمد کی امامت ورسالت نہ ماننے کانتیجہ قراردیتے ہیں اس آیت کوپیش کرتے ہیں:و ما کنّا معذبین حتّی نبعث رسو لاً (بنی اسرا ئیل:۱۵) حالانکہ اس آیت میں اللہ تعالی نے محمد رسول اللہ ﷺ سے امم سابقہ ازنوح تا مسیح کی بابت اپنی عادت گذشتہ بیان فرمائی ہے کہ:نہیں تھے ہم عذاب کرنے والے (کسی منکرتوحیدوقیامت کو) یہاں تک کہ ہم بھیج دیتے ایک رسول۔۔جیسا کہ اسی کے بعدقریب ہی میں فرمایا: وکم اھلکنا من القرون من بعد نوح (الاسراء:۱۶) کتنی قرنیں ہلاک کردیں ہم نے نوح کے بعد۔

معلوم ہوا کہ اللہ کاقول و ما کنا معذبین پہلی امتوں سے متعلق ہے جن کی ابتداء زمانہ نوح سے ہوئی ۔امت محمدیہ سے اس کاتعلق نہیں ہے۔اوراس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی امتوں میں رسول خاص قوم کیلئے آتے تھے جب محمد رسول اللہ ﷺ تمام دنیا کے لئے رسول بن کرتشریف لائے تو اللہ نے اپنانیا قانون یوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان فرمایا: و ما کا ن اللہ لیعذ بھم و انت فیھم و ما کا ن اللہ معذ بھم و ھم یستغفرون (الانفال:۳۳) (نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے ان کو اس حال میں کہ آپ اے (محمد) میں (موجود) ہیں اور نہیں ہے عذاب کرنے والا ان کو اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہیں)۔

پس اب جب کہ لوگ استغفار چھوڑ دیں گے، اللہ سے منہ موڑ لیں گے، آسمانی اور زمینی بلائیں ان پر محیط ہو جائیں گی۔ نہ کہ مرزا صاحب کا انکار سبب بلا ہے، کیونکہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اگر مرزائیوں کی بات صحیح ہے تو ان کو بتانا چاہیے کہ تیرہ صدیوں میں کون سی صدی آسمانی یا زمینی بلاؤں سے خالی گذری ہے؟ اگر کوئی بھی خالی نہیں گذری، جیسا کہ تاریخی شہادات بکثرت موجود ہیں، تو پھر ان کو بتانا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان والے زمانہ میں کتنے انبیاء اور رسل گذرے ہیں، کن کن مقامات میں اور ان کے نام کیا ہیں جن کے انکار کی وجہ سے مصائب اور بلائیں آتی رہیں۔ اگر تفصیلاً نہ بتا سکیں تو اجمالاً سہی، لیکن مرزا غلام احمد صاحب کا یہ قول پیش نظر رکھیں : جس قدر مجھ سے پہلے گذر چکے ان کو یہ حصہ کثیر اسی نعمت (نبوت کا) نہیں دیا گیا۔ نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص۳۹۰،۳۹۱)۔

پس جب مرزا غلام احمد صاحب اور آنحضرت ﷺ کے مابین زمانہ میں کوئی رسول آیا ہی نہیں، تو خدا نے اپنے قول و ما کنا معذبین کے خلاف ہر صدی اور ہر زمانہ میں کیوں آسمانی بلائیں بھیجیں ۔، ما ھو جوا بکم ھو جوا بنا

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

پہلی آیت:

فا زلّھما الشیطا ن عنھا فا خر جھما ممّا کا نا فیہ ۔ و قلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ، و لکم فی ا لا ر ض مستقر و متاع الی حین (البقرۃ:۳٦)۔(تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور ایک میعاد تک فائدہ اٹھانا ہے) حضرت عیسی بحیثیت انسان ہونیکے اس قانون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خداوندی سے نہیں بچے۔

جواب۔ قانون الٰہی یہ بھی ہے کہ خاص موقعہ میں کسی حکمت اور مصلحت کی خاطر ان قوانین جاریہ کے خلاف بھی تصرف کیا جائے کیونکہ قانون بنانے والا اپنے قانون میں تغیر وتبدل بھی کر سکتا ہے ورنہ معجزات اور کرامات سے بھی انکار کرنا پڑے گا علاوہ ازیں آیت مذکورہ میں زمین کو انسانوں کی جائے رہائش اصلی اور طبعی طور پر فرمایا گیا ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ اسی زمین پر پیدا ہوئے اور رہے پھر بعد نزول اسی پر قیام کریں گے اور اسی پر مریں گے۔ البتہ عارضی طور پر کچھ مدت کے لئے کسی دوسری جگہ کا کسی کے لئے جائے قرار بن جانا، آیت مذکورہ کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھو فرشتوں کی اصلی اور طبعی جائے قرار آسمان ہیں، مگر وہ زمین پر بھی آمدورفت رکھتے ہیں۔ بلکہ بہت سے اسی زمین پر متعین ہیں جو عارضی طور سے کچھ مدت کے لئے اسی زمین پر رہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی کرہ زمین سے باہر کچھ عرصہ تک عارضی طور سے دوسرے کرہ پر (آسمان پر) باذن اللہ قرار پکڑیں، تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔ نئی سائنس تو علاوہ کرہ زمین کے، دوسرے کروں (مریخ غیرہ) میں بھی انسانی وحیوانی آبادی ثابت کر رہی ہے۔

قرآن مجید بھی کہتا ہے

و من آیاتہ خلق السماوات و الارض و ما بث فیھما من دابۃ ۔ و ھو علی جمعھم اذا یشاء قدیر۔(الشوریٰ:۲۹)

اس آیت میں آسمان وزمین دونوں کا دابہ کا وجود اللہ کی قدرت کی دلیل ٹھہرایا گیا ہے۔ یہ نہ کہہ دینا آسمان کا دابہ ملائکہ ہیں۔ سورہ نحل میں فرشتوں کو سمائی دابہ سے الگ ذکر کیا ہے۔ ارشاد ہے

و للّٰہ یسجد ما فی السّماوات و ما فی الارض من دابۃ و الملائکۃ و ھم لا یستکبرون۔ (النحل:۴۹)

یعنی اللہ کے حکم کے ماتحت ہیں جو دابہ آسمانوں (اوپر کے کروں میں) ہیں اور جو دابہ زمین میں ہیں اور فرشتے بھی اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ پس اوپر کے کروں میں علاوہ فرشتوں کے انسانوں اور حیوانوں کا وجود ثابت ہوا جیسا کہ جدید سائنس کی تحقیقات سے بھی ثابت ہے فحبذا الاتفاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ بریں ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسی کی پیدائش عام انسانوں کے برخلاف نفخ روح القدس سے ہوئی ہے۔ پس پیدائش کے لحاظ سے ان کی مشابہت فرشتوں سے ہے۔ اس لئے ان کا آسمان پر اٹھایا جانا اور آیت مذکورہ کے حکم سے خارج ہونا ان کے مادہ فطری اور طبعی کی وجہ سے ہے جو دوسرے انسانوں کو حاصل نہیں لہذا آیت مذکورہ وفات مسیح کی دلیل نہیں ہوسکتی کما لا یخفی

دوسری آیت

فیھا تحیون و فیھا تموتون و منھا تخرجون (الاعراف:۲۵)

اسی زمین میں تمہاری زندگی ہوگی اور اسی میں تم مروگے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے۔

عیسی ، اس اٹل قانون کے خلاف کسی اور جگہ کیونکر زندہ رہ سکتے ہیں۔

جواب۔ اسی طرح زندہ رہ سکتے ہیں جس طرح دیگر کروں کے انسان ان کروں میں زندگی گزارتے ہیں کما مرّ۔ اور اسی طرح جس طرح فرشتے آسمانوں پر زندہ ہیں کیونکہ حضرت عیسی کی مشابہت پیدائش کے لحاظ سے فرشتوں سے ہے کما مر ، پھر زندگی کے آخری ایام اسی زمین پر گذاریں گے۔ بعدہ مدینہ طیبہ میں مریں گے اور روضہ نبویہ میں مدفون ہوں گے۔ پھر اسی روضہ سے قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی معیت میں اٹھیں گے۔ عارضی طور سے کچھ مدت کیلئے حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر چلا جانا آیت مذکورہ کے منافی نہیں ہے کما مر فی الجواب الاول

خدا کا قانون اس کے نزدیک اٹل نہیں ہے ھو علی کل شیء قدیر یفعل مایشاء و یحکم ما یرید ، فعال لما یرید اسی نکتہ کے لئے حضرت عیسی کے رفع الی السماء کے مضمون کو اس جملہ پر ختم فرمایا ہے و کان اللہ عزیزاً حکیما (مائدہ) یعنی اللہ غلبہ والا ہے۔ وہ اپنے قانون کو اپنی مصلحت اور حکمت کی بنا پر بدل سکتا ہے وہ حکمت والا بھی ہے پس اس آیت میں بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔

(مبلغ جلد ا نمبر ۱۱ بابت رجب ۱۳۵۵ھ مطابق اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۳۔ ۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری آیت

و ما محمد ا لا رسو ل قد خلت من قبله الرسل افا ن مات او قتل انقلبتم علی اعقا بکم و من ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا و سیجزی الله الشاکر ین ۔ (آل عمرا ن:۱٤٤)

یعنی محمد ایک رسول ہیں اوران سے پہلے جس قدر رسول ہو چکے ہیں یقیناً فوت ہو گئے

(الی)... خلت کے معنی عربی زبان میں ایسے گذرنے کے ہیں کہ پھر کبھی نہ آئے ، تا...لسان العرب میں ہے اعرابی لوگ بولتے ہیں :خلا فلان اذا مات ۔

الجواب ۔مرزائیوں نے اس آیت کے معنی غلط کئے ہیں ،جس قدر، کا لفظ ازخود بڑھا دیا ہے۔خلت کے معنی ،مرگئے ، بالکل غلط بتائے ہیں اسی طرح اعرابی لوگ (یہ خرابی بچارے ابن الاعرابی کی ہے) کے قول سے استناد بھی صحیح نہیں۔ابن اعرابی کا قول جماہیر اہل لغت کے خلاف ہونے کے سبب سے مرجوع بلکہ مردود ہے۔ اہل عرب موت کیلئے جتنے الفاظ بولتے ہیں ان میں خلو کا مشتق کوئی بھی نہیں۔دیکھو فقہ اللغت وتہذیب الالفاظ وغیرہ کیونکہ خلو کے حقیقی معنی ،جس سے خلت بنا ہے،دو ہی ہیں ،گذرنا اور خالی ہونا۔

مفردات لغت قرآن میں ہے

و الخلو یستعمل فی الز مان و المکا ن (الی) خلا الز ما ن مضی الز ما ن

یعنی خلو کا استعمال زمانہ اور جگہ کے لئے ہوتا ہے ۔ خلا الز ما ن کے معنی زمانہ گذرا (مرنہیں گیا) شاعر کہتا ہے

لقد کان فما خلا عبرۃ و بالعلم یعتبر المبصر

(دیوان حماسہ) یعنی جوزمانہ گذرگیا اس میں عبرت ہے

قرآن مجید میں ہے: بما اسلفتم فی ا لا یام الخالیۃ (حاقہ)۔(یعنی بدلہ میں اس کے جو تم نے گذشتہ زمانہ میں کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

)۔مرزائیوں کے نزدیک اس کا ترجمہ یوں گا: بدلہ میں اس کے جو تم نے مرے ہوئے زمانہ میں کیا۔،، کیا یہ ترجمہ صحیح ہے۔

آؤ سنو قرآن خود خلت کے معنی بیان کرتا ہے سورہ حجر میں ارشاد ہے: و قد خلت سنة الاولین ۔اور سورہ انفال میں فرمایا: فقد مضت سنة ا لا ولین

معلوم ہوا کہ خلت کے معنی مضت کے ہیں نہ ما تت کے اور جب خلو جگہ سے متعلق ہو تو اس کے معنی خالی اور الگ ہونا ہوگا۔

لسان العرب میں ہے: خلا المکا ن ... اذا لم یکن فیه احد یعنی جگہ خالی ہوگئی جب اس میں کوئی نہ ہو۔

یہ کیفیت صرف موت ہی میں منحصر نہیں ہے زندہ بھی جگہ خالی کیا کرتے ہیں۔قرآن مجید میں ہے :و اذا خلوا عضوا علیکم الا نا مل من الغیظ (آل عمران:۱۱۹)۔(منافقین جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ سے انگشت بدنداں ہوتے ہیں)

مرزائی اس کا ترجمہ یوں کریں گے: جب منافقین مر کر پھر کبھی نہیں آسکتے تو مر جانے کے بعد غصہ سے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔،، کیا یہ ممکن ہے، ہر گز نہیں۔

اور سنئے سورہ اعراف میں ہے :

قا ل ا د خلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن و الا نس فی النار ۔کلما د خلت امة لعنت ا ختها (الاعراف:۳۸)(یعنی اللہ فرمائے گا کہ جنوں اور انسانوں کی اس جماعت میں جو تم سے پہلے جہنم میں گزر چکی ہے تم بھی داخل ہو جاؤ)۔

اب مرزائی لغت کی رو سے ترجمہ یوں ہونا چاہیے تھا: اللہ نے کہا تھا کہ اس جماعت میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جنوں اور آدمیوں کی جہنم میں مر چکی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ ترجمہ کس قدر غلط ہے جہنم میں موت کسی کو بھی نہیں آئے گی جیسا کہ ارشاد ہے: و ما ھو بمیت (ابرا ھیم)، ثم لا یموت فیها و لا یحی (الاعلی:۱۳)۔ حماسہ میں ہے

رسـم الـقـاتـلـه الـغـرانـق مـا بـه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الا الـــوحـــوش خـــلـــت لـــــه و خـــلالهـــا

یعنی یہ نشان اس محبوبہ کی جگہ کا ہے جو نازک اندام جوانوں کی قاتلی ہے اب یہاں وحشی جانور ہیں جو اس جگہ سے گذرتے ہیں اور یہ جگہ ان جانوروں کے لئے خالی ہے۔

یہ معنی تو نہیں ہیں کہ وحشی جانور سب مر گئے اور جگہ بھی مر گئی ۔خالی کا لفظ جو (خلو سے بنا ہے) اردو میں بھی بکثرت مستعمل ہے

برتن خالی ہو گیا، صراحی خالی ہو گئی، گھر خالی ہو گیا

ان کے معنی مرنے کے اردو میں بھی نہیں آتے۔ شاعر کہتا ہے

ادھر بیت الصنم خالی ادھر بیت الحرم خالی
پتہ لگتا نہیں اس کا عرب خالی عجم خالی

ان شواہد و نظائر کے بعد آیت کا صحیح ترجمہ سنئے؛ قد خلت من قبله الرسل ۔یعنی جگہ خالی کر گئے اور گذر چکے ہیں اس سے پہلی کئی رسول)۔اس آیت کے تھوڑا ہی پہلے یہ آیت ہے :قد خلت من قبلکم سنن (آل عمران) (یعنی تم سے پہلے واقعات گذر چکے ہیں)

واقعات مرا نہیں کرتے۔ اسی طرح حضرت عیسی کے ذکر میں وارد ہے

ما المسیح ابن مر یم ا لا رسو ل قد خلت من قبله الر سل (مائدہ) یعنی مسیح ابن مریم رسول ہیں ان سے پہلے کئی رسول گذرے ہیں۔

اگر خلت کے معنی مر گئے اور الرسل کے معنی ،جس قدر رسول تھے،تو لازم آئے گا کہ محمد ﷺ بھی اس آیت کے نزول کے وقت مر چکے تھے کیونکہ الـرسل میں آپ بھی داخل ہیں حالانکہ نزول آیت کے وقت آپ زندہ تھے ۔یا کہدو کہ آپ جماعت رسل سے خارج ہیں تو یہ ا لا رسو ل کے خلاف ہو گا اس لئے الـرسل کا ترجمہ ،جس قدر رسول، صحیح نہیں پس آیت خـلـت مـن قبلـه الرسل میں حضرت عیسی کو داخل مان لینا بدلالت آیت بل رفعه الله الیه معنی جگہ کو خالی کرنا اور تبدیل کرنا متعین ہو گا

مرزائی لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسی کو اللہ نے مستثنی نہیں فرمایا، سراسر مغالطہ ہے مستثنی کے لئے ضروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ اسی عبارت میں موجود ہو دیکھو اللہ فرماتا ہے

و المطلّقا ت یتر بّصن بانفسھنّ ثلا ثۃ قروء (البقرۃ:۲۲۹)

اس آیت میں سب طلاق پانے والی عورتوں کی عدت تین حیض بیان ہوئی ہے حالانکہ اس سے حاملہ عورت اور جس کو حیض نہیں آیا اور جس کو حیض آنا بند ہو چکا ہے اور جس کو شوہر نے چھوا بھی نہیں سب مستثنی ہیں اوران کا ذکر اس آیت میں نہیں ہے بلکہ دوسری جگہ آیا ہے۔

اسی طرح حضرت عیسی کے لئے دوسرے مقامات میں فرمادیا گیا ہے را فعك الیّ۔ رفعہ اللہ الیہ ، قبل مو تہ ، انہ لعلم للساعۃ ، و کھلا ،

یہ آیتیں آپ کے آسمان پر (زمین کو خالی کر کے) جانے اور اب تک زندہ موجود ہونے اور قیامت کے قریب آنے اور اس وقت تک بوڑھے نہ ہونے پر استثنائی دلائل ہیں

حضرت ابوبکر صدیق کا استدلال

رہا یہ امر کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے قد خلت سے آنحضرت ﷺ کی وفات ثابت کی تھی ،صریح دجل اور دھوکہ دہی ہے قصہ یوں ہے کہ جنگ احد میں آنحضرت ﷺ کی شہادت کی غلط خبر مشتہر ہونے سے بعض صحابہ کو وہم ہوا کہ رسالت اور موت میں منافات ہے رسول کو مرنا نہیں چاہیے تھا اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی تھی ایسا ہی وہم ان کو دوبارہ آپ ﷺ کی وفات کے وقت ہوا تو حضرت ابوبکر ؓ صدیق نے اس وہم کو آیت انّك میّت (زمر)۔ ا فأ ن مت (الانبیاء:۳٤) پڑھ کر دور کردیا۔

نیز چونکہ اس وقت کا وہم جنگ احد والے وہم سے مشابہ تھا اس لئے پھر وہی آیت پڑھی جو احد کے دن نازل ہوئی تھی یعنی و ما محمد ا لا رسو ل قد خلت من قبلہ الرسل افأن مات او قتل انقلبتم علی اعقا بکم (آل عمرا ن)

اس میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا استدلال ان مات سے ہے نہ خلت سے کیونکہ اس سے پہلے وہ انك میت اور افان مت والی آیتیں پڑھ چکے تھے۔آپ کی نظر نبی کے موت کے ممکن ہونے پر تھی تا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ نبوت اور موت کی منافاہ کا وہم دور ہو چنانچہ وہ دور ہو گیا اس لئے حیات عیسی کے مسئلہ پر نہ حضرت عمر کو کچھ بولنے کی ضرورت تھی نہ دوسرے سامعین کو جب کہ یہ سب لوگ حیات ونزول عیسی کے ہمیشہ قائل رہے پس سب صحابہ کا اجماع دراصل حیات عیسی پر ہے نہ ان کی وفات پر۔

ضمنی آیات:

مرزائی لوگ اس تیسری آیت کے ذیل میں اور بھی کئی آیتیں پیش کرتے ہیں انکی حقیقت بھی ملاحظہ ہو: انھم میتو ن (زمر) یہ لوگ بھی مرجائیں گے

جواب۔ہم بھی کہتے ہیں حضرت عیسی بھی ایک دن مرجائیں گے جیسا کہ حدیث میں ہے ان عیسی یأتی علیه الفنا (ابن جریر۔ج۳ص۱۰۰-۱۰۱) ۔ حضرت عیسی پر آئندہ زمانہ میں فنا (موت) آجائے گی۔

۲۔وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افأن مت فھم الخالدو ن (انبیاء:۳۴) ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو (جن میں عیسی بھی شامل ہیں) زندہ نہیں رکھا۔

جواب۔زندہ نہیں رکھا، ترجمہ غلط ہے۔صحیح ترجمہ یہ ہے، ہم نے کسی بشر کیلئے تجھ سے پہلے ہمیشگی یا ہمیشہ کی زندگی نہیں بخشی۔اس آیت میں بشر کیلئے ہمیشہ رہنے کی نفی کی گئی ہے اور ہم حضرت عیسی کے ہمیشہ زندہ رہنے کے قائل نہیں ہیں بلکہ ان کے نزول کے بعد میں دنیا میں آباد رہ کر نکاح وحج کرنے کے بعد ان کا مرنا اور مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کے پہلو میں دفن ہونا مانتے ہیں بموجب حدیث صحیح ثم یمو ت فیدفن معی فی قبری (مشکوۃ ص۴۷۲)۔پس آیت مذکورہ نہ ان کو مفید ہے نہ ہم کو مضر۔

۳۔ و ما ارسلنا قبلك من المر سلین ا لا انھم لیأکلو ن الطعام و یمشون فی الاسواق (الفر قا ن:۲۰) جو ہم نے رسول بھیجے وہ سب کے سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔اگر ایک بھی رسول ایسا نہ ہوا تو استدلال صحیح نہ ہوگا۔

الجواب: تو اس آیت میں جناب کیا فرمائیں گے جو بالکل اسی طرح کفار کے اعتراض (نبی کے تعدد ازدواج) کے جواب میں نازل ہوئی تھی: و لقد ار سلنا رسلا من قبلك و جعلنا لھم ازوا جا و ذریة ۔(

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرعد:۳۸) یعنی آپ سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے سب کے بیوی بچے تھے۔اب بقول آپ کے اگر ایک رسول بھی ایسا نہ ہوتو استدلال صحیح نہ ہوگا حالانکہ حضرت عیسی کے نہ بیوی تھی (ریویوآف ریلی جنز بابت اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۲۴) نہ اولاد (حاشیہ تریاق القلوب۔ص۹۹)

پس جب ایک رسول بے بیوی بچہ کا نکل آیا تو اللہ تعالی کا فرمان مذکور اور اس سے سب رسولوں کے ازواج وذریت والے ہونے کا استدلال غلط ہوگیا کہیے جناب مرزائی صاحب کیا جواب ہے ما هو جوابكم هو جوا بنا ۔فا فهم

۴۔ مالمسيح ابن مريم الا رسول قدخلت من قبله الرسل (مائدہ)۔ مریم کا بیٹا مسیح ایک رسول ہے جس قدر رسول اس سے پہلے تھے وہ سب مر چکے

الجواب۔اوپر ہم ثابت کرآئے ہیں کہ یہاں خلت کا ترجمہ مر چکے، غلط ہے۔اور الرسل کا ترجمہ، جس قدر رسول، بھی صحیح نہیں۔

چوتھی آیت:

و الذين يدعون من دون الله لا يخلقون شيئا و هم يخلقون ۔اموات غير احياء و ما يشعرون ايّان يبعثون (نحل:۲۰۔۲۱) یعنی جن جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیئے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں، زندہ نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔،، مسیح کی روئے زمین پر پرستش ہوتی ہے اور اللہ فرماتا ہے کہ ایسے تمام معبود مر چکے ہیں۔

الجواب۔آیت کا ترجمہ غلط ہے، پہلی غلطی الذین کا ترجمہ، جن لوگوں کی، صحیح نہیں شاہ عبدالقادر صاحب ترجمہ کرتے ہیں: اور جن کو پکارتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ یہ آیت بتوں کے حق میں ہے (جلالین وخازن ومعالم وغیرہ) اور کفار مکہ بت پرست تھے نہ انسان پرست۔ چنانچہ کعبہ میں تین سو ساٹھ کے قریب بت رکھ چھوڑے تھے جن کو فتح مکہ کے دن توڑا گیا۔ یہ نہ کہہ دینا کہ الذین کا لفظ ذوی العقول کے لئے آتا ہے لہذا اس میں عیسی اور عزیر بھی داخل ہیں اس لئے کہ علم نحو یا لغت کی کسی کتاب میں الذی کا ذوی العقول کے لئے خاص ہونا نہیں لکھا ہے بلکہ اس کا استعمال غیر ذوی العقول اور بے جان چیزوں پر بھی بکثرت ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ہے: یا ایھا الذین ءا منوا ءا مِنوا با لله و رسو له و الکتاب الذی نزّل علی رسو له و الکتاب الذی انز ل من قبل (نساء:١٣٦) ۔

اس آیت میں دوبار الذی کتاب کے لئے آیا ہے جو غیر ذوی العقول ہے

اسی طرح شعراء کے کلام سے بھی ثابت ہے۔ پس آیت مذکورہ کو حضرت عیسیٰ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

۲۔ دوسری غلطی۔ امــوات کے معنی مرچکے ہیں، غلط ہے کیونکہ مرزائی ترجمہ اور تفسیر کی رو سے (کہ آیت سے وہ سب جاندار اور ذوی العقول معبود مراد ہیں جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں) لازم آئے گا کہ سب شیاطین کو موت آچکی ہے کیونکہ خدا کے شریک وہ بھی مانے جاتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے و جعلوا لله شر کاء الجن (انعام)(یعنی کافروں نے اللہ کا شریک جنوں کو ٹھہرایا۔ نیز لازم آئے گا کہ تمام فرشتے بھی مرچکے ہیں کیونکہ اس آیت کے نزول کے وقت کفار مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اور ان کی بھی پرستش کرتے تھے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: و جعلوا الملا ئکة الذین هم عبا د الرحمن انا ثا أشهدوا خلقهم ستکتب شها د تهم و یسئلو ن ۔ و قا لوا لو شاء الر حمن ما عبدنا هم ۔ ما لهم بذ لك من علم ان هم ا لّا یخر صــو ن (زخرف:١٩۔٢٠)، یعنی اور ٹھہرایا (کافروں نے) فرشتوں کو جو بندے ہیں رحمٰن کے (عورتیں بیٹیاں) اور کہتے ہیں کہ اگر چاہتا رحمٰن نہ پوجتے انکو ہم یعنی فرشتوں کو ہم اللہ کے چاہنے ہی سے تو پوجتے ہیں

پس جب فرشتے بھی ان معبودان باطل میں داخل ہوئے تو لازم آیا کہ وہ بھی سب مرگئے۔ کیا خوب۔ مرزا، نبی بن کر فرشتہ موت بھی بن گئے کہ علمائے موجودین کی موت کی دعائیں کیں مسیح کو مارا شیاطین کو مارا فرشتوں کو بھی موت کے گھاٹ اتاردیا۔ ،زندوں کے مارنے کو مسیح الزمان ہوئے

۳۔ تیسری غلطی، زندہ بھی نہیں ہیں، یہ غلطی بتقلید مرزا کی ہے، ان کو کیا خبر کہ اس، بھی، نے مرزا کے ساتھ مرزائیوں کی بھی لیاقت ظاہر کردی۔

۴۔ و مایشعرون ایان یبعثو ن ، کا صحیح ترجمہ یہ ہے: ان (اصنام، اجساد و جمادات مردہ) کو یہ بھی شعور (علم) نہیں کہ یہ کفار جو ان کے عابد ہیں کب مبعو ث ہوں گے (فتح البیان وغیرہ)، ان سے تو بہتر تو ان کے عابد ہیں کہ زندگی تو رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافراں از بت بے جاں چہ تمتع دارید
باری آن بت پرستید کہ جانے دارد

(ماہنامہ مبلغ امرتسر ج۱ نمبر۱۲ بابت شعبان ۱۳۵۵ھ مطابق نومبر ۱۹۳۶ء ص ۱۳ تا۱۶..

(وفات مسیح کے دلائل پر ایک نظر قسط سوم۔ مولانا ابوالقاسم سیف محمدی)

پانچویں آیت:

وقال شرکائھم ما کنتم ایانا تعبدون ۔ فکفی باللہ شھیداً بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغافلین (یونس:۲۸ .۲۹).

معبود کہیں گے کہ تم تو ہماری پرستش نہیں کرتے تھے ہم تو تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسی فوت ہو چکے ہیں اگر وہ زندہ ہوں تو ان کو اس شرک کا بخوبی علم ہوگا۔ اگر علم نہ بھی ہو تو دنیا میں دوبارہ آنے کے بعد تو ان کو علم یقینی ہو جائے گا پھر وفات پر کر کیا خدا کے حضور خلاف واقعہ بیان کریں گے کہ مجھے پرستش کی خبر نہیں۔ ایسا جھوٹ نبیوں کی شان کے خلاف ہے۔ ملخصا

الجواب: تو کیا ایسے جھوٹ کو آپ نبیوں کی شان کے موافق مانتے ہیں کہ وہ اپنی پرستش سے بے خبری کا بھی اظہار کریں اور یہ بھی کہیں ماکنتم ایانا تعبدون تم ہماری پرستش نہیں کرتے تھے حالانکہ یقیناً انکی پرستش ہو رہی ہے جس کا اقرار آپ کو بھی ہے کیا خلاف واقعہ ان کا یہ بیان (تم ہم کو نہیں پوجتے تھے) صحیح ہے؟ اور دیکھئے تو سہی فرشتے بھی تو پوجے جاتے تھے، جیسا کہ اوپر ثابت ہو چکا ہے۔ پس شرکاء میں وہ بھی داخل ہوئے تو کیا وہ بھی خلاف واقعہ بیان کریں گے کہ ہمیں تو کسی کی پرستش کی خبر نہیں حالانکہ جبریل وغیرہ فرشتے مکہ میں آ کر سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے اور کفار مکہ کا قول لو شاء الرحمن ما عبدناھم اللہ سے لے کر آنخضرت ﷺ کو پہنچایا تھا ایسا جھوٹ تو فرشتوں کی شان کے بالکل خلاف ہے، یا کہہ دیجئے کہ وہ سب بھی مر گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ آیت مزکورہ کو نہ فرشتوں سے تعلق ہے، نہ حضرت عیسیؑ سے اس لئے کہ آیت میں عابدین کے ساتھ ان کے معبودوں کو تہدید اور ڈانٹ ہے اور مقربین (ملائکہ وانبیاء) کی شان اس سے بلندو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالا ہے ۔نیز آیت میں عابدین اوران کے معبودوں کی باہمی گفتگو کا ذکر ہے اور ملائکہ و مسیح سے اللہ پوچھے گا اور یہ اللہ کو جواب دیں گے نہ عابدین کو۔ چنانچہ فرشتوں کا جواب سورہ سبا میں الگ بیان ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ وہ اپنی معبودیت کے علم سے انکار نہیں کریں گے بلکہ

قالوا سبحا نك انت ولينا من دونهم بل كا نوا يعبدو ن الجن (سبا : ٤١)

کہیں گے تیری ذات شریک سے پاک ہے ہمارا تعلق تجھ سے ہے نہ ان سے وہ شیطان کو پوجتے تھے یعنی شیطان کے بہکانے سے انہوں نے شرک (ہماری پوجا) کیا تھا۔پس یہ پرستش دراصل شیطان کی ہوتی نہ ہماری۔ اسی طرح حضرت عیسی کا جواب سورہ مائدہ میں الگ بیان ہوا ہے جس میں منقول ہے کہ وہ بھی اپنی معبودیت کے علم سے انکار نہیں کریں گے بلکہ یوں فرمائیں گے

سبحا نك ما يكو ن لی ان اقو ل ما ليس لی بحق ان كنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسك انك انت علام الغيو ب ۔ما قلت لهم الّا ما امر تنی به ان اعبدوا الله ر بی و ر بكم و كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتنی كنت انت الر قيب عليهم و انك علی كل شیء شهيد

(المائدة ١١٧) تیری ذات شریک سے پاک ہے مجھ کو زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہ تھا۔ اور اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھے اس کا علم ہوگا۔تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا۔ میرے رفع کے بعد تو ہی انکا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے

دیکھو دونوں کا جواب ایک ہی طرح سبحانک کے لفظ سے شروع ہوتا ہے اور جواب بالکل سچا دیتے ہیں نہ خلاف واقعہ کچھ کہتے ہیں نہ بے خبری کا اظہار کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے

:هذا يو م ينفع الصادقين صدقهم (مائدہ)۔(یعنی یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ کہنا فائدہ دے گا)

چھٹی آیت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

او ترقی فی السّماء ولن نؤمن لرقیّك حتّی تنزّل علینا کتاباً نقرؤہ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرارسولا ۔(بنی اسرائیل:۹۳)

یعنی تو آسمان پر چڑھ جا ۔ اور ہم تو آپ کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک ہرگز یقین نہیں کریں جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔ان کو کہدے کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو بشر ہوں جو رسول کر کے بھیجا گیا ۔

یہ صفات تو اس کی ہیں جو بشری لوازمات سے پاک ہے...عادت اللہ میں داخل نہیں کہ وہ کسی خاکی جسم کو آسمان پر لے جائے۔

الجواب۔کلمہ جامعہ ھل کنت الا بشرارسولا کفار کی ان سات فرمائشوں کے جواب میں فرمایا گیا جو انہوں نے سرکشی سے کی تھیں جو یہ ہیں:۱۔زمین میں چشمہ جاری کرنا۔۲ کھجور اور انگور کا باغ نبی کے لئے ہونا۔۳۔آسمان کا ٹکڑہ (عذاب کے لئے) گر پڑنا۔۴۔اللہ اور ملائکہ کی ضمانت تصدیق۔۵۔نبی کے لئے زریں محل کا ہونا۔۶۔نبی کا آسمان پر چڑھ جانا۔۷۔وہاں سے کتاب کا اتار لانا جسے کفار پڑھ سکیں۔

پس جواب مذکور اگر آسمان پر جانے کو محال ثابت کرتا ہے تو باقی امروں کو بھی محال ماننا پڑے گا کیونکہ سب سوالوں کا ایک ہی جواب ہے حالانکہ قرآن مجید کی دوسری آیتوں سے ان سب امروں کا نکلنا ممکن ہونا بلکہ واقعہ ہونا ثابت ہے اور عادت جاریہ کے خلاف کسی امر کا پیغمبروں سے صادر ہونے ہی کا نام معجزہ ہے کافروں کا سوال ہی بتاتا ہے کہ وہ ان امور کا ظہور پیغمبر سے ممکن جانتے تھے ان کا سوال صرف یہ تھا کہ آپ ہماری خاطر اپنی اعجازی قوت سے ان ممکنات کو بصورت واقعہ کر دکھائیں آسمان سے لکھی ہوئی کتاب لانیکی پخ اس لئے لگادی تھی کہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ معراج جسمانی کے مدعی ہیں مبادا آپ ایک بار آسمان پر ہو آنے کا حوالہ نہ دے دیں ان کے ساتوں سوالوں کے جواب میں فرمایا گیا:قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۔ یعنی کہہ دو میرا رب اس بات سے پاک ہے کہ اسپر کوئی زور اور زبردستی کرے میں تو فرمان بردار انسان، پیغام پہنچانے والا ہوں ، میں اپنے اختیار سے یہ امر نہیں کر سکتا نہ خدا سے بزور کرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہوں وہ چاہے گا تو تمہارا سوال پورا کرے گا نہیں تو نہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ صفات اس کی ہیں جو بشری لوازمات سے پاک ہو اور عادت اللہ میں داخل نہیں کہ وہ کسی خاکی جسم کو آسمان پر لے جائے جیسا کہ مرزائیوں نے بکواس کی ہے۔ اللہ کے ارادہ سے خاکی جسم کا زندہ آسمان پر جانا عامہ بشر بلکہ کافروں کے لئے بھی ممکن ہے۔ پڑھو سورہ حجر کی آیت: و لو فتحنا عليهم با با من السماء فظلوا فيه يعرجو ن (الحجر:١٤) یعنی اگر ہم کافروں پر آسمان کا دروازہ کھول دیں تو پھر سارے دن اس میں چڑھتے رہیں۔

پس انبیاء و رسل خاص کر حضرت عیسیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کیلئے آسمان پر جانا کس طرح محال ہو سکتا ہے؟ چنانچہ حضرت عیسیٰ آسمان پر لے جائے آنحضرت ﷺ کو معراج جسمانی کرائی گئی۔ مرزا صاحب نے حضرت موسیٰ کو زندہ آسمان پر موجود مانا ہے (دیکھو نور الحق عربی۔ ص ۵۰)

صحیح بخاری کی ایک حدیث

فا قو ل كما قا ل العبد الصا لح عيسى بن مر يم و كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما تو فيتنى كنت انت الرقيب عليهم

تو میں بھی اس طرح کہوں گا جس طرح اس نیک مرد عیسیٰ نے کہا تھا وکنت عليهم . الخ اس حدیث میں لفظ وہی تو فيتنى ہے جو قرآن میں حضرت عیسیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے…اب جو معنی حضور ﷺ کے واسطے ہو سکتے ہیں وہی حضرت عیسیٰ کے لئے ہو چاہییں (یعنی دونوں مر گئے)

الجواب: اسی قاعدہ سے آیت مذکورہ کے جملہ تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسك میں نفس عیسیٰ اور نفس خدا کے ایک ہی معنی ہونے چاہییں کہ نفس الٰہی (جو پاک اور بے مثل ہے) اور نفس عیسیٰ (جو مخلوق ہے) دونوں ایک ہی طرح کے ہوں کیونکہ اللہ پاک کیلئے لفظ نفس وہی ہے جو حضرت عیسیٰ کیلئے استعمال ہو و تعالى الله عن ذلك علواكبيرا

پس جس طرح دونوں لفظ نفس کی حقیقت جداگانہ ہے اسی طرح دونوں پیغمبروں کیلئے لفظ تو فيتنى جو مستعمل ہوا ہے اس کی حقیقت بھی جداگانہ ہے۔ دونوں پیغمبروں کے حالات مخصوصہ جو خارجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلائل سے ثابت ہیں ان کی بنا پر حضرت عیسی کی توفی رفع آسمانی سے ہوئی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی توفی موت سے ہوئی حضرت عیسی کی توفی بالرفع الی السماء کے دلائل مختلف آیات واحادیث میں مذکور ہیں اور محمد ﷺ کی توفی بالموت کے دلائل آپ کا کفن دفن اور جنازہ کی نماز وغیرہ ہیں جو تواتر سے منقول اور ثابت ہیں اور روضہ اطہر آپ کا اب تک زیارت گاہ خلائق ہے

مرزائی مترجم نے قال العبد کا ترجمہ،عیسی نے کہا تھا، غلط کیا ہے صحیح ترجمہ یہ ہے عیسی فرمائیں گے، کیونکہ یہ واقعہ قیامت کا ہے جو ابھی آنے والی ہے جیسا کہ حدیث مذکور کے شروع میں ہی یہ الفاظ موجود ہیں انکم محشو رو ن الی اللہ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے: اے لوگو تم اللہ کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

یہ ترجمہ کیوں صحیح ہوسکتا ہے،عیسی نے کہا تھا، حالانکہ قرآن میں اس قصہ کی ابتداء یو م یجمع اللہ الرسل سے ہوئی ہے اور انتہا ھذا یو م ینفع الخ پر جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ واقعہ قیامت کے دن وقوع پذیر ہوگا نیز سورہ نساء میں ارشاد ہے و یوم القیا مۃ یکون علیھم شھید یعنی حضرت عیسی قیامت کے دن اہل کتاب پر شاہد ہوں گے۔ ہمارے رسول ﷺ بھی نہایت صراحت سے فرماتے ہیں کہ حضرت عیسی یہ بات قیامت کے دن فرمائیں گے چنانچہ محدث ابن عساکر اور حافظ عماد الدین ابن کثیر نے حدیث مر فوع نقل کی ہے

عن ابی موسی الا شعری قال قا ل ﷺ اذا کا ن یو م القیا مۃ دعی با لانبیاء امـمـهـم ثم یدعی بعیسی بن مر یم ... ثم یقو ل أأنت قلت للناس اتخذو نی و امی الھین من دو ن اللہ فینکر ان یکو ن قا ل ذلك ... الخ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ہوگا دن قیامت کا بلائے جائیں گے سب انبیاء اور ان کی امتیں پھر بلائے جائیں گے عیسی پھر پوچھے گا کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود بناؤ اللہ کے سوا۔ پس انکار کریں گے عیسی اس سے کہ کہی ہو یہ بات۔

قرآن بھی یو م القیامۃ بصراحت کہتا ہے، ہمارے رسول علیہ السلام بھی یو م القیا مت بتصراحت بتا رہے ہیں، اب مرزائی لوگ اپنے رسول کا نص صریح.... مرزا صاحب م براہین احمدیہ حصہ ۵ کے

www.KitaboSunnat.com

ص ٦ پر اى قال اللہ یاعیسی الخ کو ماضی بمعنی مضارع مستعمل ہونے کے مثال پیش کرتے ہیں اور نصرۃ الحق میں لکھتے ہیں:

خدا قیامت کے دن حضرت عیسی کو کہے گا کہ تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا ..الخ،

تو مرزائیوں کو ماننا پڑے گا کہ ان کا ترجمہ ،کہا تھا، بالکل غلط ہے۔باقی آئندہ

....

مالیخو لیائے مرزا

تحریر: جناب حکیم عبد الرحمٰن خلیق تیجہ کلاں ضلع گورداسپور

(یہ عبارت مبلغ امرت سر جلد ۱نمبر۴ بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ۔مارچ ۱۹۳۶ء۔ص ۲۱ تا ۲۴ سے منقول ہے)

باب اول:

کیا مرزا غلام احمد قادیانی مجنون نہیں ہے؟

ان کی اپنی شہادات خانگی تصدیقات اور مریدوں کی تائیدات

فصل اول:

مجھے مراق کا خلل ہے ۔قول مرزا

چو خود کردند سر خویشتن را فاش ۔ مراقے را چرا بدنام کردند

حضرات ہمارا دعوی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجنون تھے،یعنی آپ کو مالیخو لیائے مراق کا عارضہ لاحق تھا۔

ہم اس دعوی کے ثبوت میں بیشتر حقائق اپنے پاس رکھتے ہیں جن کی تردید نہ آج تک مرزائی کر سکے اور نہ آئندہ ہی یہ قوت ان کے قلم و دماغ میں پیدا ہو سکے گی انشاء اللہ۔

اس پہلے باب میں ہم انہی تین نوع کے دلائل سے تمسک کریں گے۔یعنی مرزا جی کی ماؤف الدماغی ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی تحریرات، خانگی تصدیقات، اوران کے مریدوں کی تائیدات سے واضح کریں گے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے دعوی پر شرح وبسط سے بحث شروع کرنے سے پیشتر جناب مرزا جی کے تمام دعاوی اور خطابات آپ کے سامنے رکھ دیں تاکہ ناظرین کو مرزا جی کی شخصیت کا اندازہ بھی ہو جائے۔ اور پھر اتنی بڑی شخصیت کے فرعونی دعاوی پر تردیدی قلم اٹھاتے ہوئے ہمیں بھی خاص لطف حاصل ہوگا۔

پیش کردہ خطابات ودعاوی میں ہماری جانب سے کچھ بھی تصرف نہیں کیا جائیگا بلکہ یہ مرزا جی اور انکے مریدان باصفاکے ہی بیان کردہ اورترتیب دادہ ہیں بغور ملاحظہ ہو۔

۱۔نبی اللہ۔۲رسول اللہ ۔۳۔خلیفۃ اللہ۔ ۴۔جری اللہ فی حلل الانبیاء ۔۵مامورمن اللہ۔۶۔ خاتم الاولیاء۔۷۔منجانب اللہ۔۸۔مسیح دوراں۔۹۔امام الزمان۔۱۰۔ماموریزدانی۔۱۱۔محبوب سبحانی ۱۲ مرسل یزدانی ۱۳۔مسیح ثانی۔۱۴۔ احمد قادیانی۔۱۵۔سلطان القلم۔۱۶۔سیدالثقلین۔۱۷۔امام الوقت۔۱۸۔ مجدداعظم۔۱۹۔آدم ثانی۔۲۰۔نورخدا۔۲۱۔ بروزمحمد۔۲۲۔اوتارزمانہ۔۲۳۔پشتہ دین۔۲۴۔مامن اسلام۔ ۲۵۔ابن مریم۔۲۶۔کرشن گوپال۔۲۷۔مسیح موعود۔۲۸۔مجدددوران۔۲۹۔مہدی معہود۔۳۰۔سلطان العرب و العجم۔۳۱۔صاحب الجود و الکرم۔۳۲۔سیدنا حضرت مرزاغلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان

لا حول و لا قوۃ الا باللہ.. شد پریشان باب من از کثرت القاب تو۔

ناظرین یہ القاب مرزا جی کے مریدوں نے ہی نمبروار ترتیب دے رکھے ہیں، اور اکثر ایک ایک جگہ دیکھنے میں آئے ہیں۔پس آج اگر کوئی دنیا میں مدعی ولایت یا کوئی قطب، غوث، مجدد، ظل یا بروزی غرضیکہ کسی قسم کا موجود ہے، تو میدان میں نکل کر ذرا مرزا جی کے خطابات کی رو سے ہی مقابلہ کر کے تو دکھائے، روحانیت تو رہی علیحدہ، اعجاز نمائی کو بھی بعد میں دیکھا جائے گا۔اس واسطے تو مرزا جی کو ببانگ بلند منارۃ المسیح کے گھڑیال پر کھڑے ہو کر کہنا پڑا تھا (دیکھو درثمین) کہ

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر خلاف موضوع ہوتو میں عرض کروں گا کہ یہ خطابات الہامی وغیر الہامی قلیل ترین ہیں کیا اچھا ہو کہ مرزا جی کی شان کو دو بالا اعلی وارفع اور دنیائے جہان سے ممتاز وممیّز کرنے کیلئے مندرجہ ذیل خطابات بھی اسی طویل فہرست میں داخل کر لئے جائیں

ا۔اس طرح ایک تو مرزا جی کی بھی امتیازی شان کا مظاہرہ ہو سکے گا۔

۲۔ مخالفین مرزا کے خیالات صرف آپ کے القابات اور خطابات پر غور کرتے کرتے ہی پریشان و منتشر ہو جائیں گے اور مناظرین حضرات بھی اصل مقصد کی جانب کبھی غور نہ کر سکیں گے آپ کو رستگاری نصیب ہو جائے گی پھر پیٹ بھر کر مریدوں کو لوٹے گا۔ ناظرین تھوڑی سے تکلیف کر کے مرزائیوں کے بیان کردہ خطابات کو ایک بار پھر پڑھیں اور ساتھ ہی یہ فہرست شامل کر کے لطف اٹھائیں

ا۔خلاصہ اولیائے عظام۔۲۔زبدہ اصفیائے کرام۔۳۔قبلہ ارباب تحقیق۔۴ کعبہ اصحاب تدقیق۔۵۔مقتدائے طریق طریقت۔۶۔ہادی سبیل حقیقت۔۷۔مجمع فیوض سبحانی۔۸۔منبع علوم روحانی۔ ۹۔ فرازندہ لوائے تصوف۔۱۰۔ فرد آندہ چراغ تعرف۔۱۱۔مخزن لطائف قدسیہ۔۱۲۔معدن معارف انسیہ۔۱۳۔سالک مسالک دین۔۱۴۔ناسک مناسک صراط مستقیم۔۱۵۔قدوہ سالک حقیقت وارشاد۔۱۶۔پیشوائے مناسک طریقت ومدار۔۱۷۔بحر ذخار۔۱۸۔افادات گہربار۔۱۹۔ افادات مہر۔۲۰۔سپہر طریقت۔۲۱۔قطب فلک حقیقت۔۲۲۔نخل بند گلش طریقت۔۲۳۔بہار پیرائے چمن حقیقت۔۲۴۔مقتدائے کاروان منازل تحقیق، ۲۵۔پیشوائے رہروان مراحل تدقیق۔۲۶۔مقتدائے اہل تجرید۔۲۷۔پیشوائے ارباب تفرید۔۲۸۔قدوۃ السالکین۔۲۹۔زبدۃ العارفین۔۳۰۔صاعد مصاعد عرفانی۔۳۱۔عارج معارج ربانی۔۳۲۔یگانہ حضرت صمدیت۔۳۳۔مقرب بساط احدیت۔۳۴۔گنجور معرفت الہی۔۳۵۔منبع فیوض لا انتناہی۔۳۶۔عالم معملات طریقت۔۳۷۔کاشف مکاشفات حقیقت۔۳۸۔مطلع انوار لاہوتی۔۳۹۔مظہر کمالات ماؤتی۔۴۰۔مرشد کامل۔۴۱۔مخدوم ومکرم۔۴۲۔شخص مقدس۔۴۳۔روح مجسم۔۴۴۔بانی قواعد معقول ومنقول۔۴۵۔مصباح انوار دانش۔۴۶۔مفتاح ارباب بینش۔۴۷۔جامع انوار معارف سبحانیہ۔۴۸۔فاتح ابواب عوارف روحانیہ۔۴۹۔دپیازہ دہور۔۵۰۔بیر برزمان۔۵۱۔ابن اللہ۔۵۲۔ناقۃ اللہ۔۵۳۔عین اللہ۔۵۴۔معبود خدا۔۵۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبلہ وکعبہ۔۵۶۔مکہ معظّمہ۔۵۷۔مدینہ منورہ۔۵۸۔بیت المقدس۔۵۹۔کربلائے معلیٰ۔۶۰۔نجف اشرف ۔۶۱۔قبلہ عالم۔۶۲۔سجدہ گاہ قدسیان۔۶۳۔خیر من الدنیا ومافیھا۔۶۴۔سیدنا وغیرہ وغیرہ۔آہ

جو بے نماز کبھی پڑھتے ہیں نماز اقبال
بلا کے دیر سے مجھ کو امام کرتے ہیں

کیوں حضرات! آپ ہی انصاف کریں ہم نے موزوں مشورہ دیا ہے یا نہیں

لطیفہ: آج کل قادیان سے ہر سال یوم التبلیغ منانے کی تحریک بڑے زور سے اٹھی ہے جس کی ہدایات میں سے ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ مرزائی افراد مسلم وغیر مسلم افراد کو پکڑ پکڑ کر ان کے گھروں میں گھس گھس کر تبلیغ کریں اور نتائج سے بے پرواہ ہو کر اپنا بے سرا راگ الاپنے کی کوشش کیا کریں اور یہ مطلق غور نہ کریں کہ آخر اس ہاتھا پائی کا نتیجہ کیا ہوگا؟

مگر سوال یہ ہے کہ اگر مخالف نے یہ کہہ دیا کہ پہلے مجھے مرزا جی سے متعارف تو کرایئے پھر تبلیغ بھی کر لیجئے گا۔ اور جب تعارف کی غرض سے مشہور آنت سے بھی طویل خطابات اس کے سامنے پیش کئے جائیں گے، تو وہ گھبرا کر لاحول نہ پڑھنا شروع کردے گا۔ شائد اس مولوی صاحب کے شاگرد کی کہانی بھی سنادے جس نے اپنے شاگرد کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ خبردار ہمیشہ بات کرتے وقت فصاحت و بلاغت کو ہاتھ سے نہ دو۔ اتفاقاً ایک دفعہ جب حقہ نوشی کرتے وقت مولوی صاحب کی پگڑی پر چلم سے اڑ کر ایک چنگارہ جا پڑا، تو شاگرد نے نہایت فصیحانہ انداز میں یہ کہانی استاد جی کی خدمت یوں پیش کی

(پہلے مرزا جی کے خطاب گن لیجئے جو مولوی صاحب کو بھی شاگرد نے دے کر عرض کیا) آپ کی دستار پرانوار، رحمت کردگار، قابل احترام، عزیز از جان کے جسم اطہر پاک اور منزہ پر آتشکدہ چلم سے ایک شریر ناہنجار نابکار بدکردار بدتمیز شرر افگن انگارہ بسرعت پرواز کر کے اپنا مسکن بنائے بیٹھا ہے۔

حکایت اس قدر طویل تھی کہ درمیانی زمانہ میں پگڑی ساری کی ساری جل کر خاک ہوگئی۔مولوی صاحب نے فرمایا، خود کردہ را علاجے نیست ،

خطرہ ہے کہ اس تعارف سے کہیں مخاطب بھی حواس باختہ نہ ہو جائے اور مہینوں دردسر سے شیرہ جات پیتا رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو کیا طویل خطابات سے تم مرزا جی کی زات سے دفعیہ جنون کر کے انہیں نبی ثابت کر دو گے

یا د رکھو کہ شیر قالین دگراست شیر نیستان دگراست

حافظ شیرازی نے اس موقعہ پر کہا تھا

صورتِ مرداں چہ خواہی سیرتِ مرداں گزیں

مرد عاشق پیشہ را با صورت ایواں چہ کار

ناظرین اس قدر طویل القابات کی فہرست سے مرزائیوں کی غرض محض یہ ہے کہ آپ مرزا جی سے تعارف حاصل کر سکیں اور بس۔ تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

ہم اپنے مقصد سے ذرا دور چلے گئے ہمارا مطلب مرزا جی کے دعاوی اور خطابات کو پیش کرنے سے صرف یہ تھا کہ ہم موصوف کو ان میں سے کسی کا بھی مصداق نہیں سمجھتے۔ بلکہ بخلاف اس کے مرزا جی کی نسبت ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ دائمی مریض تھے، بے شمار امراض کا مجسمہ تھے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ مراقی تھے۔ ماؤف الدماغ تھے۔ یہی سب سے بڑی وجہ ہمارے انکار کی ہے کیونکہ مراقی انسان نبی تو کیا انسان کہلانے کا بھی حقیقی مستحق نہیں ہے۔

بس یہی لفظ جنون ہی ایک ایسا پردہ ہے جو ہمارے اور مرزائیت کے تسلیمات اور معتقدات میں ایک بہت بڑی دیوار کا قائم مقام ہے ویسے مرزا جی کے محققہ مصدقہ اور مسلمہ امراض یہ ہیں:

۱۔ مالیخولیائے مراقی ۔۲۔ ذیابیطس ۔۳۔ دوران سر ۔۴۔ دردسر ۔۵۔ کمی خواب ۔۶ ۔تشنج قلب ۔۷۔ بدہضمی ۔۸۔ اسہال ۔۹۔ ضعف اعصاب ۔۔۱۰ جمود و شخوص۔

(ضعف اعصاب تک ۹۔ امراض کا ثبوت ملاحظہ ہو، رسالہ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶۔

جمود و شخوص کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء؟

جناب ڈاکٹر شاہ نواز صاحب نے مراق کو جمود و شخوص سے تطبیق دے کر دونوں کو ایک ہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے۔ البتہ ہمیں ان کی غلطی سے یہ فائدہ پہنچا کہ مرزا جی کے امراض کی فہرست میں ایک کا اضافہ ہو گیا جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مولوی نور احمد لودی ننگلی نے بھی ریویو آف ریلی جنز بابت اپریل ۱۹۲۵ء میں اسی غلطی کا ارتکاب کیا ہے کہ مراق کو ہی جمود و شخوص آخذہ اور مدرکہ کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ واضح لفظوں میں یوں سمجھئے جمود شخوص کو انگریزی میں کیٹالاپسی کہا گیا ہے، مگر مرض مراق یا مالیخولیا مراقی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ نام نہیں ہے۔

پس مولوی مور احمد اور ڈاکٹر شاہ نوز کی غلطی واضح ہے۔ مراق یا مالیخولیا مراقی وہ ہے جسے انگریزی میں ہائپوکانڈرائیسیس کہا جاتا ہے۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ مرض مراق کو جمود یا کیتالا پسی سے کچھ بھی لگاؤ اور تعلق نہیں ہے اگر ایسا ہے تو ہم صلائے عام دیتے ہیں کہ دنیا بھر کے مرزائی ڈاکٹر اور طبیب یہ امر ثابت کرنے کو میدان میں آئیں ان شاء اللہ نا کام رہیں گے ہمارے نزدیک مرزا قادیانی کو مراق بمعنی ہائپوکانڈرائسیس تھا اور یہی مراق کا مطلب ہے ۔خلیق)

ہماری تحقیق میں مرزا جی کو اور بھی کئی امراض ثابت ہوئی ہیں جنہیں ہم اپنے تشخیصی باب میں درج کریں گے۔ یہ اور ہماری دوسری مشخصہ امراض سب کی سب مرزائی قصر نبوت کے لئے پیام اجل ہیں جس کا ثبوت بھی آئندہ مضمون سے ملے گا مرزا جی کو مجنون اور مراقی قرار دینے کے لئے ہمارے اور قادیانی تسلیمات میں یہ فرق ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا جی کے استعمال کردہ لفظ مراق سے مراد مالیخولیائے مراقی نہیں ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد درپردہ مراق کی کوئی دوسری مرض ہے ہمارے نزدیک یہ توجیہ نہ صرف غلط اور حقائق کے بھی خلاف ہے۔ بلکہ دیانت اور صداقت کا بھی دیوالہ نکالنے والی ہے۔ ہمارا عندیہ یہ ہے کہ جب مفرد طور پر لفظ مراق کا استعمال کیا جائے تو اس سے مراد محض اور محض مالیخولیائے مراقی ہی ہوا کرتا ہے بشرطیکہ لفظ مراق سے مقصود کی مرض کا اظہار ہو جیسا کہ مرزا جی اور مرزائیوں نے کیا ہے اس چیز کا ثبوت ہم آئندہ چل کر کتب طب اقوال وافعال مرزا و اقوال مریدان مرزا سے دے کر بتائیں گے کہ مرزا جی یقیناً مراق بمعنی مالیخولیائے مراقی کے ہی مصداق تھے وباللہ التوفیق۔ باقی آئندہ

مبلغ جلد ۱ نمبر ۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۳۶ء مطابق محرم ۱۳۵۵ھ ص ۱۹ تا ۲۴ پر.. مالیخولیائے مرزا

ناظرین کرام! مرزا جی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ مالیخولیا کا شکار نہ تھے درحقیقت واقعات کی تکذیب کرنا ہے اور یہ امر صداقت اور دیانت کا خون کردینے کے مترادف ہے جب مرزا جی خود بڑے فخر سے اس امر پر مصر ہیں کہ، میں دماغی مریض ہوں مجھے مراق کا خلل ہے، ،دورے پڑتے رہتے ہیں، نماز پڑھا نہیں سکتا، قوی مضمحل ہوتے نظر آتے ہیں،

سچ تو یہ ہے کہ مسلوب القوی ہوں ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے دورہ آ گیا اور گیا وغیرہ، اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵۔ بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء، وخط بنام مولانا محمد حسین بٹالی بجواب خط ۹ مارچ ۱۸۹۱ء۔ نسیم دعوت۔ ص ۷۱ وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آہ! شائد یہ درست ہے

نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری
سراپا درد ہوں حسرت بھری ہے داستاں میری

انصاف شرط ہے کہ مرزا جی کی اس ذاتی شہادت کو مردود قرار دینا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ مثلاً ایک مریض خود مظہر ہے کہ مجھے سخت درد سر رہتی ہے، قبض کا دائمی عارضہ ہے، تو لامحالہ ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ مریض سچ کہتا ہے۔

ایک تندرست کو اپنے آپکو مریض جتلانے کی کیا ضرورت ہے اگر ایسا ہی ہے تو یہ بذات خود پاگل نہیں ہے۔

تو پھر ایسا شخص جسے علم طب کی دانست کا بھی دعویٰ ہو، نبوت اور رسالت سے بھی حصہ وافر پانے کا مدعی ہو، بزعم خود طبیب اعظم ہو، اگر وہ کہے کہ مجھے مندرجہ بالا امراض لاحق ہیں، اس کے تیمار دار شاہد ہوں کہ واقعی مریض اپنی کیفیت درست اور صحیح بتاتا ہے، تو پھر اور کون سا قرینہ انکار کا باقی رہ جاتا ہے۔

بتاؤ جب مرزا جی قائل ہیں کہ مجھے مراق کا خلل ہے، آپ کے بیٹے اور بیوی اس پر شاہد ناطق ہیں۔ مریدان باصفا مؤیدین کے زمرہ میں ہیں۔ طب اس امر سے اتفاق کرتی ہے کہ واقعی آپ کو مرض مراق تھا اور ہو بھی سکتا تھا تو یہ کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ آپ مراق کا شکار نہ تھے ملاحظہ ہو مرزا جی لکھتے ہیں

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان پر سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی، تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی، اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

قطع نظر اس سے کہ مرزا جی نے اپنی اس عبارت میں آنحضرت ﷺ کی زبان سے مسیح کا آسمان سے بجسم عنصری نزول تسلیم کر کے اپنی نبوت کی عمارت کو اپنے ہاتھوں بری طرح گرا دیا ہے، یہ سب کچھ دست قدرت کا نتیجہ ہے اور مسیحیت مرزا کے ابطال کا نشان ہے، مگر ہم اس مقام پر اس موضوع سے تعرض نہیں کریں گے، بلکہ اپنے مضمون سے متعلقہ مباحث سے غرض رکھیں گے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ مرزا جی نے اپنے آپ کو یہاں مراقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسلیم ہے اور یہ ان کی مراقیت پر ایک قوی شہادت ہے کیونکہ کہا گیا ہے یوخذ المرء باقرارہ (آدمی اپنے قول سے پکڑا جاتا ہے) اس کے علاوہ مرزا جی سے ایک اور قول کتاب منظور الٰہی میں یوں درج کیا گیا ہے

میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں، تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ دن رات مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر زیادہ ہو جاتا ہے، تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس کام کو کیئے جاتا ہوں۔ (منظور الٰہی ص ۳۴۸ بحوالہ اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۴۹)۔

یہ تو وہ شہادات ہیں جن کو مردود قرار دینا گویا قصر قادیانیت کو متزلزل کر دینے کے مترادف ہے کیونکہ یہ شہادات اس شخص کی ہیں جو آج بذات خود ان امراض کا شکار تھا اور جسکے اقوال قادیانیت کا بنیادی پتھر ہیں اور یقیناً ان شہادات کی نسبت غلطی کا امکان نہیں کیونکہ: ایک تو قائل مدعی نبوت ہے، دوم وہ شخص ان امراض کے شدید عوارض اور علامات سے بوجہ ذاتی تجربہ کے اس چیز کا زیادہ مستحق ہے کہ مرزائی حضرات انہیں تسلیم کریں، وگرنہ درصورت دیگر مرزا جی کی قبر سے بھی یہ حسرت ناک آواز آتی سنی جائے گی

کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا

علاوہ ازیں جناب مرزا کے اس بیان میں اس طرح بھی غلطی کا امکان نہیں کہ آپ علم طب کی دانست کے بھی مدعی تھے جیسا کہ فرماتے ہیں

میں نے خود طب کی کتابیں پڑھیں اور ان کتابوں کو ہمیشہ دیکھتا رہا۔ (راز حقیقت حاشیہ ص ۸)

پھر ارشاد ھے: میں نے یونانی طب کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۳۴)

ثابت ہوا کہ مرزا جی علم طب کی مہارت کا سارٹی فیکیٹ رکھنے کے بھی مدعی تھے تو اس حالت میں وہ اپنی ہی تشخیصی حالت کیسے غلط بیان کر سکتے ہیں۔ کیا وہ مراق کی حقیقت اور اصلیت کے باوجود علم طب پڑھنے کے بھی قطعاً کورے اور بے خبر تھے۔ چہ خوب : پڑھ پڑھ کے گلستان بوستاں، مطلب نہ پایا دوستاں

ہمارا یقین ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جی مراق کی حقیقت سے کما حقہ واقف تھے حکیم نورلدین انکے یار غار تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر وقت انہیں سے مصاحبت تھی انہوں نے اپنی صحیح کیفیت بیان کی ہے اور وہ اپنے مرض مراق کو مالیخو لیا مراق کے معنی میں سمجھتے تھے جسے انگریزی میں ہائپو کانڈ ائسیس کہا جاتا ہے۔ اگر کچھ شک ہو اور مراق کی شدید علامات کا معائنہ کرنا ہو تو مرزا جی کے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور آپ کی زوجہ محترمہ کی شہادت سنئے:

بیان کیا مجھ (بشیر احمد) سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیر یا () کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند روز بعد ہوا تھا۔ رات کو سونے کے وقت آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔ مگر وہ دورہ خفیف تھا۔

پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نماز کے لئے ایک دفعہ باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج طبیعت کچھ خراب ہے۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا کہ پانی کی ایک گاگر جلدی گرم کر دو۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی، چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت سے کہا کہ اسے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔

میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت آج بہت خراب ہوگئی تھی، لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے، اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ (مرزا غلام احمد) کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا کہ دورہ میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور گردن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔ اس وقت آپ (مرزا غلام احمد) اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور کچھ طبیعت بھی عادی ہوگئی۔

خاکسار بشیر احمد نے پوچھا کہ اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہ تھی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ پہلے معمولی سر کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھایا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا: ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔

(سیرۃ المہدی از مرزا بشیر احمد خلف مرزا غلام احمد جلد اول ص ۱۳)

حضرات ہم نے ان شہادات اور حوالہ جات سے قبل یہ دعوی کیا تھا کہ مرزا جی خود قائل ہیں (۱) کہ مجھے مراق ہے۔ (۲)۔ آپ کے بیٹے اور بیوی اس پر شاہد ناطق ہیں۔ (۳)۔ مریدان باصفا مؤیدین کے زمرہ میں ہیں۔ (۴)۔ اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ فی الحقیقت آپ مراق کا شکار ہو چکے تھے

اس دعوی کی تقسیم ہم نے چار شقوں میں کی ہے۔ چنانچہ پہلی دو شقیں مع ثبوت بیان ہو چکی ہیں۔ یعنی مرزا جی کی شہادت اور آپ کے صاحبزادہ اور بیوی کا شاہدانہ اقرار۔

اب رہی شق سوم، یعنی آپ کے مریدوں کی تائیدات جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ مرزا جی کے ایک راسخ الاعتقاد اور آپ کی مراقیت کے خاص جواب دہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب لکھتے ہیں:

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو مراق ورثہ میں نہیں ملا تھا، بلکہ حضرت کی زندگی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔

اول کثرت دماغی محنت۔ تفکرات۔ قوم کا غم اور اس کی اصلاح۔ دوسرے غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۹)

پھر ارشاد ہے

حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی سبب تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

پھر لکھتے ہیں:

کہ مراق کا مرض حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب میں موروثی نہ تھا، بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت تفکرات اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعے ہوتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ریویوآف ریلی جنز۔ ماہ اگست ۱۹۲۶ءص ۱۰)

ناظرین یہ سن کے حیران ہوں گے کہ اس تقریر نے ڈاکٹر صاحب کوایسا بدحواس کیا کہ انہیں یہ بھی نہ یادرہ سکا کہ اس زورخطابت میں ان کا سارا بیان متضاد اور متخالف ہو گیا مجھے یہ تحریر پڑھ کر خود ڈاکٹر صاحب کے دماغ کی نسبت شک پڑ گیا کہ آپ کو کس چیز نے افتاد بیانی پر مجبور کیا۔ (ڈاکٹر صاحب آپ نے سچ فرمایا۔ دیکھئے یہ مرض مرزا جی سے آپ کی بیوی اور بیوی کے توسط سے بیٹے تک منتقل ہو چکا ہے۔ مرزا جی نے لکھا ہے:

میری بیوی کومراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اسکے لئے چہل قدمی مفید ہے اخبار الحکم ۱۰، اگست ۱۹۰۱ءص ۱۴ منظور الٰہی ص ۲۴۴ ۔ ،

خلیفہ صاحب (مرزامحموداحمد) کے لئے بھی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

جب خاندان سے اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا مجھے بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ پڑتا ہے۔ ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱

لیجئے جناب آپ کی یہ خواہش بھی خدا نے پوری کردی اب صبح کو روزانہ بستر سے اٹھ کر گایا کیجئے ٹیچی ٹیچی موت گیا۔ سارا ٹبر اوت کیا۔ خلیق) اس تقریر کے دو صفحے پیچھے آپ کہہ چکے ہیں:

مراق کا اول اور حقیقی سبب یقین ملا ہوا طبعی میلان اور عصبی کمزوری ہے۔ عصبی امراض کے متعلق یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ یہ ہمیشہ ورثہ میں ملتی ہیں اور لمبے عرصہ تک خاندان میں چلتی ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۸ ...واجب بمطابق تصریح ریویو ماہ مئی)

مگر خیر ہمیں اس مقام پر ڈاکٹر صاحب کے تضاد سے تعرض کرنے کی چنداں ضرورت نہیں اور نہ ہی ہمیں مرزا جی کے موروثی یا غیر موروثی مرض سے بحث ہے ہمارا مقصد ہر صورت میں واضح ہے کہ مرزا جی کو مرض مراق تھا باقی رہا ڈاکٹر صاحب کا تخالف بیان سو اس کے وہ ذمہ دار ہیں انہوں نے خود بھی تو آخر مرزا جی کی زبان سے متضاد بیان لوگوں کے متعلق یہ اعزاز سن ہی رکھا ہوگا کہ متضاد بیانی پاگلوں کا شیوہ ہے۔ (ست بچن۔ ص ۳۱)

اللہ اکبر! کیا دیانت ہے کہ مرض مراق اور دوسرے عصبی اور عصبی کمزوری سے پیدا ہونے والے تمام امراض موروثی تو ہوتے ہیں مگر مرزا جی اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔ آہ

بت کریں آرزو خدائی کی۔ شان ہے تیری کبریائی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ہم پھر اصل بات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور مرزا جی کی مراقیت پر مریدوں کی شہادات سے روشنی ڈالتے ہیں ملا حظہ ہو یہی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب اقرار کرتے ہیں کہ

حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھے مراق تھا (ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

حکیم مولوی نور احمد لودی ننگلی مرزائی مرزا جی کے ایک خاص مرید ہیں آپ بہت جلد جلالی رنگ اختیار کر جایا کرتے ہیں جو اکثر ان کی تحریرات سے بھی مترشح ہوتا ہے آپ نے بھی مرزا جی کو مالیخولیا کی سخت پنجہ آزمائی سے چھڑانے کی انتہائی کوشش کی ہے مگر پھر بھی مرزا جی کی صحت پر اظہار رائے کرتے وقت آپ کو کہنا پڑا ہے کہ

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے (ریویو آف ریلی جنز بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵)

حضرات ! یہ وہ شہادات ہیں جو مرزا جی کے صحابہ کرام کی زبانی ہم تک پہنچی ہیں اور جس سے مجال انکار نہیں، کیونکہ جب یہ حال ہو کہ اگر کوئی پلید سے پلید اور خبیث سے خبیث انسان انقلاب زمانہ سے مرزائیت کا جوا اپنے گلے میں پہن لے تو وہ حضور محمد عربی ﷺ کے صحابہ جیسا درجہ رکھتا ہے (قادیانی خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)، تو یہ لوگ جنہیں مرزا جی سے بالمشافہ گفتگو کا فخر بھی حاصل ہے کہاں تک ثقہ راوی نہ ہوں گے۔

اب سنئے شق چہارم جو اطباء کی تحقیق سے متعلق ہے۔ طب کی نہایت مستند اور معتبر کتاب اکسیر اعظم میں ہے

اصحاب طبائع فاضلہ مستعد برائے مالیخولیا ہستند زیرا کہ طبائع سریع الحرکت اور کثیر الفکر مے باشند ۔اکسیر اعظم،

یعنی اہل علم حضرات مالیخولیا کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں کیونکہ وہ طبعاً سریع الحرکت اور کثیر الفکر واقع ہوئے ہیں۔

اب صاف بات ہے کہ چونکہ اہل علم حضرات مالیخولیا کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں پس اگر چند دیگر اسباب بھی اس کے ساتھ ہی جمع ہو جائیں اور معین ثابت ہوں تو ایسے لوگوں کو بہت جلد مالیخولیا ہو جایا کرتا ہے یہی حالت مرزا جی کی تھی چنانچہ آپ کو مالیخولیا مراقی لاحق ہوا اور اطبا اس امر پر متفق ہیں کہ چونکہ آپ بھی اہل علم کے زمرہ میں قدم رکھتے تھے اس واسطے حالات کے پیش آنے سے آپ اس مرض کا شکار ہو سکتے تھے۔ اور یہی ہمارا عین مقصد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! ہم نے حسب وعدہ چاروں شقوں کا ثبوت مہیا کر دیا اور مرزا، ابن مرزا، آپ کی اہلیہ، مریدان باصفا کی شہادات اور تائیدات سے نیز اطباء کرام کی تحقیق سے اس امر پر استدلال کر کے اسے آفتاب کی طرح روشن کر دکھایا کہ واقعی مرزا جی مراق کی آغوش شفقت میں تھے اب اس کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس قدم پر امر زیر بحث کی توضیح کر کے آئندہ بحث کو شروع کر دیا جائے تا کہ آئندہ تفہیم مطلب میں ناظرین کو آسانی ہو سکے اور یہ راز یہاں ہی افشا کر دیا جائے کہ ہم جو مرزا جی کو مراقی اور ماؤف الدماغ ثابت کر رہے ہیں اس سے ہماری غرض کیا ہے۔

(مبلغ جلد ا نمبر ۷۔ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ۔ جون ۱۹۳۶ء ص ۲۶ تا پر ۲۸ مالیخولیائے مرزا قسط سوم) قرآن کریم نے اس امر کی پوری تصریح کر دی ہے کہ مجنون شخص کسی طرح بھی نبی نہیں ہو سکتا اور کسی ماؤف الدماغ انسان کا منصب نبوت کے لائق ہونا سنت اللہ کے ہی خلاف ہے۔ ارشاد ہے

فما انت بنعمة ربك بكاهن و لا بمجنون (الطور : ۲۹).

(یعنی اے محمد عربی! تو خدا کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں)

پھر قرآن کریم میں ہی حضور ﷺ کی زبان سے یوں کہلوایا گیا

تتفكروا ما بصاحبكم من جنة (سبا :۴٦)

یعنی اے مشرکو کافرو منکرو اور مخالفو! غور تو کرو کیا تم مجھ میں کسی طرح کا جنون پاتے ہو

(و ما صاحبكم بمجنون (التکویر :۲۲)

مطلب یہ کہ اگر تم مجھ میں جنون کی علامات پاتے ہو تو البتہ کس قدر تم میرے جھٹلانے میں بھی حق بجانب قرار دیئے جا سکتے ہو لیکن جب صورت حال یہ ہے کہ میں اللہ کے فضل سے صحیح الدماغ صحیح القوی ہوں میرے جنون کے متعلق تمہارے پاس کچھ بھی دلیل نہیں، تو یوں خباثت طبع کا اظہار نہ کرو، بلکہ مجھے تسلیم کر لو ۔ہاں اگر تم یہ ثابت کر دو کہ میں (محمد) فی الحقیقت ماؤف الدماغ ہوں تو ایک دفعہ تو کیا سو دفعہ ٹھکرا سکتے ہو، لیکن یاد رکھو تم انشاء اللہ میرے جنون پر ایک بھی دلیل نہ لا سکو گے ۔

قرآن کریم کا یہ بیان قادیانی حضرات کو بھی مسلّم ہے چنانچہ ڈاکٹر شاہنواز لکھتے ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی مدعی نبوت کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ اسے ہسٹیریا (اجی ڈاکٹر صاحب آیئے اور ذرا آئینہ اٹھا کر دیکھئے ارشاد ہے: حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند روز بعد ہوا تھا سیرۃ المہدی ج اول، ص ۱۳)

بتایئے آپ کا مرزا جی کی نسبت اب کیا خیال ہے۔

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے۔ آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے۔ خلیق)

یا مرگی یا مالیخولیا کا مرض ہے تو پھر اس کے دعوی کی تردید کے لئے کسی دوسری ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ جنون (پاگل پن کا ثبوت) ایک ایسی چوٹ ہے جو اس مدعی نبوت کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیتی ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

پس جب ہم نبوت مرزا کو اس قرآنی معیار سے پرکھتے ہیں تو مرزا جی کو اس امتحان میں فیل پاتے ہیں اور ہمیں آپ کی ذات میں یہ بیماریاں نظر آتی ہیں جو نبوت اور رسالت کے تو کیا انسانیت حقیقی کے بھی صریح منافی ہیں۔ ناظرین اس چیز سے تو بخوبی واقف ہو چکے ہیں کہ مرزا جی کو مرض مراق تھا اور چونکہ مراق مالیخولیا ہے مالیخولیا کی ایک قسم ہے بلکہ بقول حکیم نور الدین خلیفہ اول مالیخولیا کی شاخ ہے (بیاض نور الدین ص ۲۱۱) اس واسطے ہمارا دعوی ہے کہ بوجہ مریض مالیخولیا مجنون اور پاگل ہونے کے مرزا جی کی نبوت اور رسالت بلکہ مجددیت محدثیت اور مسیحیت بھی قرآنی معیار کی رو سے قبعاً باطل اور نا قابل قبول ہے۔

مزید تفہیم کی غرض سے میں ناظرین کے سامنے مراق کے متعلق طبی نقطہ نگاہ رکھ دیتا ہوں تاکہ مراق کی حقیقت کما حقہ آشکارا ہو سکے طب کی مشہور مستند اور معتمد ترین کتاب اکسیر اعظم میں مراق کی حقیقت یوں درج ہے

اگر سبب مالیخولیا در آلات غذا بود ایں قسم را مالیخولیا مراقی ونفحہ مرای ومالیخولیائے نانخ وعلت نافخہ مراقیہ گویند۔ بواسطہ حرارت باطن در مراق غذا واخلاط مراق سوختہ مستحیل بجنس سوداوی شود پس از وے بخارات بسوئے سر مرتفع شود وموجب مالیخولیا گردید (اکسیر اعظم)

یعنی اگر مالیخولیا کا سبب آلات غذا ہیں تو اس کا نام مالیخولیا مراقی ہے بواسطہ حرارت باطن پردہ مراق میں غذا اور اخلاط جل کر سودا کی طرف مستحیل ہوتے ہیں اور اس جلے ہوئے سودا سے سر کی جانب بخارات صعود کر کے مالیخولیا کا موجب ہوتے ہیں

شرح اسباب والعلامات میں مالیخولیا مراقی کی حقیقت یوں مسطور ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالیخولیا کی ایک اور خاص قسم ہے جس کا نام مراقی ہے اس میں مریض کا گمان اور اس کی فکر بگڑ کر فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ مراق وغیرہ مختلف اعضاء سے دماغ تک بخارات سوداوی اور ردیہ صعود کرتے ہیں (شرح اسباب)

اسی طرح مخزن حکمت میں لکھا ہے:

جب منشاء مراق کے باعث مالیخولیا پیدا ہوتو اسے مالیخولیائے مراقی کہتے ہیں

حکیم نورالدین نے تو صاف لفظوں میں تسلیم کیا ہے کہ

اگر مراق سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف جائیں تو اس کو مالیخولیا مراقی کہتے ہیں اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے نیز مالیخولیائے مراقی میں دماغ کو اذیت پہنچتی ہے

(بیاض نورالدین جلد اول ص ۲۱۱)

ان حوالہ جات سے نصف النہار کی طرح عیاں ہوگیا ہے کہ مراق مراقی اور مالیخولیا مراقی ، ایک ہی چیز کے تین مختلف نام ہیں پس چونکہ مرزا جی مراقی تھے اور مراق مالیخولیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ آپ ایک مراقی انسان تھے لہذا چونکہ قرآن مجنون کی نبوت کو پاش پاش کر رہا ہے ہم پر واجب ہے کہ ہم بھی مرزا جی کی نسبت یہ عقیدہ رکھیں کہ آپ نبی رسول مسیح محدث مجدد وغیرہ تو کیا حقیقی انسان بھی نہ تھے کیونکہ آپ کا دماغی توازن درست نہ تھا۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل مقصد یہاں مراق کی حقیقت بیان کرنا، سوالحمدللہ بیان ہو چکی یقین ہے کہ ناظرین کرام بخوبی سمجھ چکے ہوں گے۔

مرزائی حضرات! اگر ابھی تک نہ سمجھے ہوں تو ڈاکٹر شاہ نواز سے پوچھ لیں ان کا بھی قول ہے کہ

اس مرض میں تخیل (بدحواسی) بڑھ جاتی ہے اور مرگی اور ہسٹیریا جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے

(ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۵)

بہرصورت مرزا جی ہر طرح مالیخولیائے مراقی کے مریض تھے اور صحیح الدماغی آپ کے قریب بھی نہ پھٹکی تھی بھلا مرزائی دوست بتائیں ایک مرزا جی کی خاطر اس قدر بین شہادات سے کس طرح غض بصر کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں اور بطالت کے چہرہ سے حقانیت اور صداقت کو کیسے خائف کر سکتے ہیں ہمیں تو صرف حق و باطل میں فرق کرنا مقصود ہے اور بفضل تعالی وہ ہمارا قلم کر چکا..

(مبلغ جلد انمبر ۸ ۔ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ مطابق جولائی ۱۹۳۶ء ص ۱۴ تا ۱۶ پر۔ مالیخو لیائے مرزا قسط ۴)

فصل دوم۔ مرضِ مراق یا مالیخو لیائے مراقی :

لفظ مراق مفرد طور پر مالیخو لیائے مراقی کے معنی میں مستعمل ہے (کتب طب اقوال مرزا و امت مرزا)

بگوش ہوش بشنوائے مراقی ۔ بہ میخانہ نخواہم جام ساقی ۔ (الفضل قادیان)

اب رہا یہ اعتراض کہ،

مراق سے مراد مالیخو لیائی مراق نہیں بلکہ پردہ مراق کی کوئی دوسری مرض مثلاً دردسر دوران سے وغیرہ ہے،

چنانچہ حکیم نور احمد صاحب لودی ننگلی نے اپنے ایک رقعہ میں بھی یہی خیال ظاہر کیا ہے نیز ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۲۵ء میں بھی اکثر یہی وعظ آیا ہے۔

ناظرین کرام! ہم اسی مضمون میں قبل ازیں دعوی کر چکے ہیں کہ جب لفظ مراق بغیر لفظ مالیخو لیا کے مفرد طور پر بھی استعمال کیا جائے بشرطیکہ اس سے مقصود کسی مرض کا اظہار ہو (ہمارا مخاطب اگر کوئی معقولیت پسند طبقہ ہوتا تو ہم اس شرط کے بیان کرنے کی حاجت نہ سمجھتے کیونکہ ہمارا بیان پڑھ کر ہر شخص ہمارا عندیہ سمجھ سکتا ہے مگر چونکہ مرزائی لوگ مخاطب ہیں ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ یہ لوگ کہیں پیچھا چھڑانے کو کتب اناٹومی (تشریح الابدان) سے پردہ مراق کے تشریحی مباحث سے لفظ مراق نہ دکھادیں ۔خلیق) یا کسی قرینہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہو کہ عبارت ہذا میں مستعملہ لفظ مراق سے اظہار مرض مقصود ہے تو یقیناً اس کے معنی مالیخو لیائے مراقی کے ہوتے ہیں اس کے علاوہ دوسرے معنی ممکن ہی نہیں چنانچہ میں نے اس کلیہ قاعدہ کے ابطال کی خاطر دنیا بھر مرزائی ڈاکٹروں اور طبیبوں کو مدت سے چیلنج دے رکھا ہے اخبار اہل حدیث امرتسر ۸ مئی ۱۹۳۴ء نیز اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۳۴ء وغیرہ میں بالفاظ صریح یہ چیلنج درج ہے مگر آج تک مرزائیوں کو میدان میں آنے کی جرأت نہیں ہوئی اب پھر ہم اپنے چیلنج کا اعادہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تے ہوئے مرزائی طبیبوں اور ڈاکٹروں کو میدان میں للکارتے ہیں اگران میں ہمت ہے تو میدان میں نکلیں اور ہمارے کلیہ کی تردید کر کے دکھائیں مگر یاد رکھیں فان لم تفعلوا ولن تفعلوا (خدا کے فضل سے تم کبھی جواب نہ دے سکو گے)

مگر آج ہم اپنی جانب سے ثبوت دعوی ذیل میں پیش کئے دیتے ہیں مرزائیوں کے میدان میں نکلنے پر ان سے بھی نپٹ لیں گے ناظرین کی سہولت تفہیم کے لئے عرض کردوں کہ اطباء کے نزدیک چونکہ مراق اور مالیخولیائے مراقی ایک ہی چیز ہیں اس واسطے اطبا اکثر طور پر بار بار مالیخولیائے مراقی کی بجائے مراق لکھ کر بھی یہی کام لے لیا کرتے ہیں نمبروار ملاحظہ ہو

۱۔علاج مالیخولیائے مراقی میں اکسیر اعظم کے ہر صفحہ پر یہ عبارت ہے: علاج مراق۔

۲۔طبری گوید کہ علاج مراقی علاج مالیخولیائے دماغی ست۔اکسیر اعظم

۳،مرض مراق معز الدوسلہ رادر رہوار عارض شد (اکسیر اعظم) (ناظرین معزالدولہ مالیخولیا کا ہی شکار ہوا تھا)

۴۔طبی مارما کو پیا از حکیم محمد حسن صاحب قریشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور کے صفحہ ۳۴۰ پر مراق سے مراد مالیخولیا لیا گیا ہے (طبی مارما کو پیا جلد اول)

مزید تصدیق و تطبیق کے لئے ملاحظہ ہو کتاب مذکور ص ۳۳۲ بیان علاج مالیخولیا مراقی۔

۵۔ نوع من الما لیخو لیا یقا ل له المراقی (حدود الامراض از شیخ ابو علی ابن سینا) (یعنی مالیخولیا کی ایک قسم ہے جسے مراقی کہا جاتا ہے)

۶ نوع من المالیخو لیا یسمی المراقی (شرح اسباب عربی ص ۷۷ ۔اردو ص ۱۴۹) یعنی مالیخولیا کی ایک خاص قسم ہے جس کا نام مراقی ہے

۷۔ پس اگر سبب مالیخولیا در آلات غذا بود مانند معدہ و مراق ایں قسم مراق گویند (اکسیر اعظم)

۸۔صداع ونسیان وفواق احیاناً ودفع ریح متواتر خفقان معدہ وقلبی وگاہے عظم طحال ظاہر شدن از عوارض مرض مبارک مراق است (اکسیر اعظم)

۹ گاہے در مراق لعاب دہن بافراط آید (اکسیر اعظم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰ برائے ثقل کمزاز احتباس انجزہ مراقی ودفع ریاح از اسفل وقبض وبواسیر وتفتیح آردغ مراقی (اکسیراعظم)

۱۱۔ برائے سوزش معدہ مراقی بادیان اینوں گل قند وغیرہ تناول نمائند (اکسیراعظم)

۱۲۔ گاہے برائے تقویت معدہ ودفع سوء ہضم مراقین مصطگی وغیرہ میدہند (اکسیراعظم)

۱۳۔ نوشیدن شیر شتر برائے تحلیل ریاح باردہ وتقویت مراقین معمولی است (اکسیراعظم)

۱۴۔ مراق ابتداء میں معمولی تغیر کا نام ہے مگر بالآخر یہ ترقی کرتے کرتے مالیخولیا مراقی بن جاتا ہے (طب اکبر)

۱۵۔ اطریفل زمانی مالیخولیا کے اقسام خصوصاً مراق کے واسطے بے حد مفید ہے (قرابادین قادری بیان اطریفل زمانی)

۱۵۔ افتمون ولایتی کا شیرہ عرق ماءالجبن میں نکال کر پلانا مرض مراق میں بے حد مفید ہے (کتاب حاذق از حکیم اجمل خان صاحب طبع دہم ص ۱۸۸)

ناظرین کرام انصاف کیجئے کہاں تک لکھتا چلا جاؤں تمام حوالہ جات اس امر پر متفق ہیں کہ مرض مالیخولیا مراقی کو محض لفظ مراق سے موسوم کیا جا سکتا ہے چنانچہ تحریرات بالا شاہد ہیں کہ اطباء نے ایسا کیا۔ حکیم نور الدین قادیانی نے بذات خود مراق کو مالیخولیا کے معنی میں استعمال کیا ہے ملاحظہ ہو:

۱۷۔ مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے (بیاض نورالدین جلد اول۔ ص ۲۱۱)

نہ صرف اطبا میں یہ دستور ہے بلکہ ہر طبقہ علماء وفضلاء میں یہ لفظ اسی طرح مستعمل ہے کتب لغات میں سے ایک شہادت سنئے

۱۸۔ مراق بکسر میم وتشدید قاف نام پردہ غشائی است کہ زیر جلد محسوس شکم است پس انجرہ ازاں مادہ سوداوی تصاعد کردہ بدماغ رسیدہ باعث اختلال دماغ مے شودگاہے ایں مرض را مالیخولیا مراقی ہمیں است فقط مراق نامند (غیاث اللغات)

اگرچہ کسی معقولیت پسند منصف مزاج اور دانش مند انسان کے لئے تو یہی حوالہ جات مکتفی ہو سکتے ہیں اور حق پسند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم اپنے دعوی میں کہاں تک حق بجانب ہیں، مگر مرزائیوں کی تسلی کیسے ہو ان کے لئے تو قرآن وحدیث نیز دوسرے اقوال الرجال یقیناً اس وقت تک حجت نہیں ہو سکتے جب تک یہ تمام چیزیں مرزا جی کے اقوال وافعال کے ماتحت نہ ہوں کیونکہ مرزا جی کا تو اپنا قول ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اپنے دعوی سے ٹکرانے والی حدیث کو بھی ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا کرتے ہیں۔(اعجاز احمدی)

اس واسطے میں، دروغ گورا بخانہ اش باید رسانید، کے ماتحت قادیانی تحریرات سے بھی وہ اقتباسات پیش کرتا ہوں جن میں تصریح کی گئی ہے کہ لفظ مراق سے مراد محض اور محض مالیخولیا مراقی ہی ہے۔

(مالیخولیائے مرزا قسط ۵)

سب سے پہلے ہم اس امر پر مرزا جی سے ہی دستخط کرواتے ہیں۔ مرزا جی راقم ہیں:

۱۹۔ یہ بات تو بالکل جھوٹا منصوبہ اور یا کسی مراقی عورت کا وہم ہے (کتاب البریہ حاشیہ ص ۲۴۰،۲۴۱)

۱۰۔ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب احمدی راقم ہیں:

یونانی میں مراق اس پردہ کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطن سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کے باعث اس پرہ میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض (ناظرین اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ یہ علامات مرزا جی میں موجود تھیں ملاحظہ ہو: یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو بدہضمی اسہال اور دوران سر کی شکایت عموماً رہتی تھی ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء) میں پائے جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل (بدحواسی) بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو (مرزا جی کو لاحق شدہ ہسٹیریا کی علامات سیرۃ المہدی ص ۱۳ سے دیکھ کر بتایئے گا کہ دورہ کے وقت مرزا جی کو کہاں تک جذبات پر قابو رہتا تھا۔ خلیق) نہیں رہتا (ریویو آف ریلی جنز۔ اگست ۱۹۲۶ء ص ۹)

منشی احمد حسین مرزائی فرید آبادی مرزا جی کے خواص میں سے تھے آپ کا قول بھی مرزائیوں کے نزدیک یقیناً حجت ہوگا وہ لکھتے ہیں

۲۱۔ پیسہ اخبار (لاہور) کے کسی پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا تھا کہ میں خلیفہ وقت ہوں جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔(اخبار بدر قادیان۔ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴)

ناظرین یہ الفاظ بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور ایک عظیم الشان شہادت ہیں کیونکہ ایک تو مرزا جی کے ایک حریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلہ میں لکھے گئے تھے دوسرے مرزا جی کے مویدہ اور انہی کے اخبار کی زینت نیز انہی کے زمانہ میں شائع ہوئے تھے

۲۲۔ اخبار الفضل قادیان میں قاضی محمد یوسف کی طرف سے لاہوری قائد کو یوں مخاطب کیا گیا ہے

بگوش ہوش بشنوائے مراقی ۔ بہ میخانہ نخواہم جام ساقی

(الفضل ۲۰۔اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

۲۳۔ڈاکٹر مرزا یعقوب مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے ایک معزز اور سرکردہ رکن ہیں ان کی شخصیت قادیانی اور لاہوری ہر دو صنف میں مسلم ہے، سلسلہ کے اندرونی اختلافات کے ذیل میں اپنے ذاتی تجارب کا اظہار ڈاکٹری رنگ میں یوں کرتے ہیں:

بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ ان کی حالت مرض مونومونیا تک پہنچ چکی ہے یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب ایک بات نے دل اور دماغ پر قبضہ جما لیا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔(پیغام صلح ۱۴۔اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

۲۴۔ریویو آف ریلیجنز اکتوبر ۱۹۳۴ء ص ۳۹ سطر ۷ میں مراق کو مالیخولیا ئے مراقی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے

ناظرین کرام نیچے مرزائیوں کی تسلی کی غرض سے کافی شہادات ایسی بھی نقل کر دی ہیں جس سے انکار ان کے بس کی بات نہیں۔اس ساری بحث سے یہی امر ثابت کیا گیا ہے کہ مرض مراق محض اور محض مالیخولیا مراقی کا ہی دوسرا نام ہے

قطع نظر اسکے کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کو غلطی سے یہ معلوم نہیں کہ مونومونیا اور مراق میں کیا فرق ہے کیونکہ یہ دونوں بالکل علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں،اسی واسطے انہوں نے لفظ غالباً استعمال کیا ہے ہمارا مقصد ان کی تحریر سے بھی ظاہر و باہر ہے یعنی انہوں نے بھی لفظ مراق کو استعمال کر کے محض مالیخولیا کی نمائندگی کرانیکی کوشش کی ہے

اگر چہ حقیقت یہ ہے کہ مرض مراق اور مرض مونومونیا میں بین فرق ہے،مراق ہائپوکانڈرائیسس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو کہتے ہیں اور اس سے ایسی ہی علامات وعوارض پیدا ہوتے ہیں جن کا تعلق براہ راست پردہ مراق سے ہوا کرتا ہے، کیونکہ پردہ مراق سے ہی یہ ابخرات صعود کر کے دماغ کو پہنچتے ہیں جو دماغ کے اختلاط کا باعث ہوتے ہیں، اور مریض بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ مگر کسی وقت جب یہ بخارات ردیہ دماغ کی طرف نہیں جارہے ہوتے تو مریض بالکل عقل مندوں کی سی گفتگو کرتا ہے۔ اگرچہ مونومونیا میں بھی قریباً یہی صورت ہوتی ہے مگر نوعیت مرض کا تھوڑا فرق ضرور ہے۔

اسی طرح اسباب کے محل وقوع میں بھی فرق پایا جاتا ہے، پس یہ ضروری ہوتا ہے کہ اسباب کے محل وقوع کے لحاظ سے علامات اور عوارضات میں بھی اختلاف پایا جائے لیکن کوئی شدید فرق نہیں ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی ان دونوں کے حامل تھے کیونکہ آپ کی بعض دل چسپ حرکات اس امر پر دال ہیں جن کا تذکرہ آئندہ ہوگا۔ ناظرین کی مزید دل چسپی کیلئے یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ موض مونومونیا کا مریض بھی مراقی انسان کی طرح نہایت دل چسپ اور خوش کن حرکات کا اظہار کیا کرتا ہے۔ مونومونیا اطبائے قدیم کے نزدیک مانیائے وحدت کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص امر کی نسبت جنون ہوتا ہے اور مریض بعض اوقات نہایت سمجھ دار معلوم ہوتا ہے اس کی عقل عام طور پر معاملات تک محدود ہوتی ہے، دوسرے وقت مراقیوں کی طرح پرلے درجے کی فضول اور مضحکہ انگیز حرکتیں کرتا ہے جسے دیکھ کر بڑے سے بڑا محتاط شخص بھی بغیر ہنسے نہیں رہ سکتا۔

عین ممکن ہے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو بادشاہ سمجھ لے

اور کبھی اعلان کردے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے،

کبھی اپنے آپ کو شیشے کا بنا ہوا خیال کرے۔

یہ مریض کبھی تو خیال کرلیتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔

کبھی الوہیت پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔

چنانچہ ایسے مریضوں کی چند حکایات طبی کتب میں بیان کی گئی ہیں جو بہت دل چسپ ہیں۔ یہی باعث ہے کہ ہمارے دیسی نبی اور پنجابی رسول بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکے کیونکہ آپ سے بھی بعض دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چسپ روایات آئی ہیں جوحسب موقع درج کی جائیں گی اس مقام پرہمیں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کاشکر یہ ادا کرنا چاہیے جنہوں نے مرزا جی کے امراض کوشمار کرنے میں ہماری خصوصیت سے رہنمائی فرمائی ہے(ہمارے ناظرین کواس موقعہ پر بے خبر نہ رہنا چاہیے اور اپنی فہرست نکال کر ہسٹیر یا کے بالکل آگے مرض مونومونیا لکھ لینا چاہیے اب تک پوری ایک درجن مرزا جی کے نامہ اعمال میں درج ہو چکی ہیں آئندہ بھی ممکن ہے ۔عادت موصوف کہہ اٹھے کہاں کچھ اور بھی۔ چنانچہ ہم بھی بخل سے ہرگز کام نہ لیں گے اور حسب توفیق تشنہ لبی دور کرنے کی کوشش کریں گے ہماری تشخیص ابھی باقی ہے۔)

کس قدر عجیب معاملہ ہے کہ اب مرزا جی کے مریدوں نے اس کے خطابات میں اضافہ کرنے کے تحقیق امراض کے میدان میں شروع کر رکھی ہے۔آہ

کس نیاموخت علم تیر از من۔کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ایسے مریضوں میں سے ایک حکایت کسی کمھار کی بیان کی گئی ہے وہ سمجھتا تھا کہ میں اب مٹی کا ہو گیا ہوں۔ چنانچہ وہ لوگوں سے یہاں تک کہ اپنے خویش واقارب سے بھی ملاقات سے پرہیز کرنے لگ گیا ۔اسے خطرہ تھا کہ مبادا میں ٹوٹ نہ جاؤں۔

بعض مریض خیال کرتے ہیں کہ خدا تعالی آسمان کواٹھانے سے عاجز ہو گیا ہے لہذا وہ آسمان سے نیچے پھرنے سے ہی احتراز کرتے ہیں تا کہ آسمان کے گر جانے سے دب کر مر نہ جائیں۔..........

(مبلغ جلد ۱ نمبر ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ۔ستمبر ۱۹۳۶ء ص ۳ تا ۲ مالیخولیائے مرزا قسط ششم۔باب اول ختم)

ایک شخص جومرغے رکھا کرتا تھا اسے یقین ہو گیا کہ میں اب مرغا بن گیا ہوں۔چنانچہ وہ بلندیوں پر کھڑا ہو کر مرغوں کی سی آواز میں اذانیں دیا کرتا تھا۔

ان حقائق کی بنا پر مجھے ڈاکٹر صاحب سے بالکل اتفاق ہے کہ مرزائی اس مرض کے مریض ہیں۔جب میں نے ڈاکٹر صاحب کے اس عندیہ کوتسلیم کرلیا ہے تو میں بھی امید رکھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب میری صرف ایک سفارش قبول کرلیں اور اپنی اس عبارت میں تھوڑا سا اضافہ کر کے میرزا جی کوبھی انہی لوگوں میں شمار کرلیں کیونکہ مرزائی لوگ جو کچھ کہتے ہیں اسی چشمہ سے فیض یاب ہو کر کہتے ہیں آپ نے مشہور مقولہ سنا ہوگا

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مرزاجی کواس فہرست میں داخل کرنے کی سفارش ہم بلاوجہ نہیں کرتے بلکہ بعض تصریحات ہمیں ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ ملاحظہ ہو مرزاجی کے الہامات کو مونومونیائی حالت ارشاد ہے:

غثم غثم غثم۔(البشری۔ج۲ص۵۰)۔

خاکسار پیپرمنٹ۔(پودینہ کاست)(البشری۔ج۲)

سرنگ وحی ۹ مئی ۱۹۰۸، کمترین کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ (البشری جلد۲ص۱۲۱)

میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔(البشری ج۲ص۸۵)۔

فیئر مین ۔(البشری۔ج۲ص۸۴)۔

ایسوسی ایشن۔ (البشری۔ج۲ص۱۲۲)

آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔ (البشری۔ج۲ص۱۳۹)وغیرہ

مرزاجی کے غسل خانوں میں چھپنے، ڈبل اینٹوں کے جیب میں چھپانے، استنجا کے ڈھیلوں سے کھیلنے کی دل چسپ حکایات ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ جی تو چاہتا ہے کہ یہاں ہی درج کردی جائیں مگر ہم انہیں ابھی اپنی تحقیق اور اپنے تشخیصی باب تک محفوظ رکھتے ہیں، ناظرین انتظار فرمائیں۔

چنانچہ ایسے تمام دماغی مریض اسی قسم کی باتیں کیا کرتے ہیں اور یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ابخرات ردّیہ دماغ کی طرف صعود کررہے ہوں یہ سب مضحکہ انگیزی انہی بخارات کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔سکون کی حالت میں انسان خود اپنی ان حرکات کو دیکھ کر اور سن کر پشیمان ہوا کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ باتیں میری بے وقوفی اور مخبوط الحواسی کی صحیح تعبیر ہیں مگر قادیانی نبی نے چونکہ اس تماشہ کے ذریعہ ایک اہم کام کو اپنے ذمہ لے رکھا تھا اس واسطے آپ اپنے اس قسم کے عیوب ونقائص پر پردہ ڈالنے کیلئے مریدوں اور جی حضوریوں کے سامنے مختلف طریق سے اپنے طلسم ہوش ربا کا اظہار فرمایا کرتے تھے چنانچہ جب مرض کے عالم میں آپ ایسی حرکات کر بیٹھتے جوسامان شرمندگی ہوں تو دوسری حالت عود کرنے پر آپ اس قسم کی باتوں کو پوشیدہ کرنے کی کوشش کرتے اس ذیل میں آپ نے بطور حفظ ماتقدم اعلان بھی کررکھا تھا کہ عوام الناس کے اذہان کی رسائی ان دقیق نکات تک نہ ہوسکے اور آپ کے بت عنصری کی پرستش میں سرموفرق نہ پڑے۔فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہے کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں گے اور مجھے پاگل قرار دیں گے کیونکہ یہ باتیں دنیا کی سمجھ سے بڑھ کر ہیں اور دنیا ان کو شناخت نہیں کر سکتی (کشف الغطا۔ص ۱۱)۔

فا عتبروا یا اولی الابصار

حیرانگی ہے کہ اس قدر بین دلائل اور واقعات کی موجودگی میں بھی مرزائی لوگ مرزا جی کی نبوت اور رسالت کا ڈھنڈورہ پیٹتے پھرتے ہیں۔آہ

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
گل نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

پس اب مطلع بالکل صاف ہو گیا: یعنی مرزا جی مقر ہیں کہ مجھے مراق بمعنی مالیخولیا ہے۔

آپ کے صاحبزادہ صاحب سماعی اور آپ کی بیوی عینی طور پر شاہد ہیں کہ نہ صرف آپ کو مالیخولیا مراقی بلکہ ساتھ میں ہسٹیریا بھی تھا۔

اطبا اس پر متفق ہیں کہ واقعی مرزا جی ماؤف الدماغ تھے۔

مرید اس پر گواہ ہیں کہ فی الحقیقت آپ کا دماغی توازن درست نہ تھا۔

واقعات صاف طور پر مصرح ہیں کہ یقیناً آپ صحیح الدماغ اور سلیم العقل نہ تھے

تو پھر یہ باور کر لینے میں کون سی رکاوٹ رہ گئی کہ مرزا جی مراقی مالیخولیائی ماؤف الدماغ مجنون مونومونیائی وغیرہ تھے درآں حالیکہ یہ امر بھی پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ مرزا جی کا مراق فی الحقیقت مالیخولیا مراقی ہے۔ مرزائی دوستو! بتاؤ تمہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے کس طرح انکار ہے افلا یتبد برون۔سن رکھو!

خدا زاں فرقہ بیزاریست صد بار
کہ صد بت باشدش در آستینے

ناظرین! میں منتظر تھا کہ مرزا جی کے مراق کا معاملہ اور آپ کے خلف الصدق مرزا محمود احمد کیوں خاموش ہیں؟ آپ کی رائے مخصوص آپ کا انداز مخصوص واہ واہ ہاہ ہاہ کرنے والے مرید مہیا پھر آپ کی خاموشی چہ معنی۔ بارے ہماری یہ خواہش بھی عین موقع پر پوری ہو گئی اور خلیفہ جی دہن ناطق سے یوں گویا ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس بات پر قسم اٹھا سکتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کو ان معنوں میں مراق کا مرض نہ تھا کہ آپ کے ہوش وحواس پر کوئی اثر پڑا ہوا اور عقل میں کمی آگئی ہو میرا تجربہ میرا مشاہدہ میرا ایمان اور میرا یقین اس بات پر شاہد ہے کہ وہ (مرزا جی) بہترین دل و دماغ رکھنے والے آدمی تھے جنون کی کوئی قسم اور کوئی رگ ان میں نہ پائی جاتی تھی بلکہ وہ جنون کا علاج کرنے والے تھے لیکن یہ بات صحیح ہے کہ معدے کی کمزوری کا مرض تھا جس کو طبعی طور پر مراق کی ابتدائی حالت کہا جا سکتا ہے

(فاروق قادیان ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۵ کالم ۳ منقول از اخبار الفضل حلفیہ بیان خلیفہ صاحب)

اللہ اکبر یہ جلال یہ انداز سبحان اللہ واہ واہ : دامن نچوڑ دوں تو فرشتے وضو کریں

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ یہ طبیب اعظم جن کی آمد اور جن کے انتظار میں ہم بے قرار تھے اور جنکے شوق دید میں ہماری یہ حالت تھی کہ

تکتے تکتے انکھڑیاں پتھرا گئیں ۔وہ نہ آئے اور آنکھیں آگئیں

آخر کون ہیں؟ سنئے یہ مرزا آنجہانی کے خلف الرشید خلف الصدق انکے دوسرے جانشین گدی قادیان کے موجودہ خلیفہ ہیں جن کی شان ...مرزا جی نے یوں بیان کی تھی کہ

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد ہی میں باتیں کیں مگر اس لڑکے نے ماں کے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں (تریاق القلوب ص ۴۱)

ہاں ہاں یہ وہی صاحب ہیں جن کی شان میں بڑے بڑے مدحیہ قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور جنہیں حضرہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے مہتم بالشان لقب سے پکارا جاتا ہے مرزا جی نے انہیں کی شان میں اللہ سے خبر پا کر کہا تھا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا ۔ دکھاؤں گا میں اک عالم کو پھیرا

ناظرین حضور (مرزا محمود) کی شان ملاحظہ ہو

چونکہ آج ہردوار پسنجر (مسافر گاڑی) پر مملکت روحانیت کا سلطان (مرزا محمود احمد) سوار ہونے والا تھا اس واسطے گاڑی کو ضرورت محسوس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے اس لئے وہ چند منٹ دیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا عذر کرتی ہوئی پہنچی۔ (الفضل ۱۳۔اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۷)

چنانچہ ایسے ہمہ صفت موصوف بزرگ جنکی روحانی مملکت اور شہنشاہیت کے سر پیر نظر نہیں آتے آج اپنی طبی معلومات کا اظہار یوں کرتے ہیں: مرزا صاحب کو ان معنوں میں مراق ہرگز نہ تھا کہ آپ کے ہوش وحواس پر کوئی اثر پڑا ہو اور عقل میں کمی آ گئی ہو

اکبر الہ آبادی نے سچ کہا تھا

بن گیا ہے طبیب اک عطار ۔ بیچ کر کچھ دوائیں ناقص و خام

حضرت سلامت! چلو آپ ہی میدان میں نکلئے۔آپ ہی جواب دیں اور میرے اس مطالبہ کو جو مدت سے شروع ہے..سے قطع نظر دلائل سے پورا کر دکھائیں۔آیئے اور مرزا جی کو مالیخولیا کے خوف ناک پنجہ سے چھڑایئے۔کاش آپ نے کوئی دلیل دی ہوتی تو میں اس پر غور کرتا۔

سنئے میرا دعوی ہے کہ لفظ مالیخولیا جب بھی استعمال میں آئے اگر اسکے استعمال سے مقصود کسی مرض کا اظہار ہو تو اس کے معنی سوائے مالیخولیا کے اور کچھ ممکن ہی نہیں کیا آپ یا آپ کا کوئی چیلہ قطع نظر اس سے کہ وہ کوئی ڈاکٹر ہو یا طبیب مولوی ہو یا فلسفی اس خاردار میدان میں نکل کر میرے مطالبہ کو پورا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔سن رکھئے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے ۔ وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

علاوہ ازیں اس فصل میں تو آپ نے بھی ملاحظہ کر لیا ہو گا کہ میں نے ہر طرح سے اس امر کا ثبوت مہیا کر دیا کیا آپ سچے دل سے اس پر غور کریں گے۔

ناظرین خلیفہ جی نے اس سلسلہ میں ایک دل چسپ طبی انکشاف بھی کیا جسے اطبا کرام کی آگاہی کے لئے درج کرتا ہوں فرماتے ہیں۔

مرزا صاحب کو معدے کمزوری کا مرض تھا جسے طبعی طور پر مراق کی ابتدائی حالت کہا جا سکتا ہے

(حوالہ مذکور)

سچ ہے :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھیئے اب کدھر گرے نزلہ ۔ مینڈکی کو بھی ہو گیا ہے زکام

آج سنا ہے کہ معدے کی کمزوری کا دوسرا نام مراق کی ابتدائی حالت ہے خلیفہ صاحب ثم حکم صاحب یہ مراق کی ابتدائی حالت کیا مرض ہے اور کس کتاب میں درج ہے ۔

چہ خوب! مراق کی ابتدائی حالت بمعنی کمزوری معدہ۔

لطف یہ کہ مراق کو جسے کمزوری معدہ سے موسوم کرتے ہیں آگے جا کر نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے ماتحت قرار دیا ہے (حوالہ مذکور)

خلیفہ صاحب آپ کو غالباً جوش خطابت اور ذوق کتابت میں یاد نہیں رہا کہ آپ کے والد مکرم اپنے سر کے مرض کو نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کا مصداق تھے ملاحظہ ہو اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵

مگر آپ اسی پیش گوئی کو معدہ کی کمزوری بمعنی مراق منطق کر کے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ مرزا جی کا معدہ بھی سر کے اندر تھا اگر مرزا جی کا وہ قول یاد نہ ہو تو دوبارہ سن لیجئے۔ ارشاد ہے

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی، یعنی مراق اور کثرت بول۔ (بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

بتایئے حضور اگر بقول آپ کے مراق عصبی کمزوری معدہ تسلیم کر لیں تو اس پیش گوئی سے تطابق کیسے اور ان دونوں میں کیا نسبت۔ سچ فرمایا ہے آپ نے ،

مجھے بھی مراق ہے۔ ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱ ۔گواہ شد ڈاکٹر شاہ نواز۔ پس

ہٹ چھوڑیئے اور بر سر انصاف آیئے
انکار ہی رہے گا میری جان کب تلک

اب میں ڈاکٹر شاہ نواز اور دوسرے مرزائیوں نیز ریویو آف ریلی جنز کے بھی مضمون نویسوں خصوصاً مولوی نور احمد لودی ننگلی جیسے طبیبوں سے جو مرزا جی کو مالیخولیا کے منہ سے بچانا چاہتے ہیں دریافت کرنے کا حق رکھتا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ں کہ کیا مرزا جی کی وہ عمارت بیخ و بن سے اکھڑ کر گر نہیں چکی جس کی نسبت بالفاظ صریح یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ

ایک مدعی الہام کی نسبت اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسے ہسٹیر یا، یا مالیخولیا، یا مرگی کا مرض ہے، تو پھر اس کے دعوی کی تردید کیلئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶-۷)

کیا آپ اپنے قول پر ابھی تک قائم ہیں اور کیا آپ اسے منسوخ قرار تو نہیں دے چکے اور پھر کیا آپ کو مرزا جی کی الہامی عمارت کی موجودگی کا ابھی شبہ ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آیئے اپنے قول کا پاس کیجئے اور صدق دل سے حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان لے آیئے خدا کا پاک دین جسے آج سے قریباً چودہ سو برس پہلے ارض مکہ میں ایک یتیم لایا تھا اب بھی یقیناً اپنی صورت میں قائم ہے ختم نبوت وحدت اسلامی کے لئے ضروری ہے آپ کیوں ایسے افراد کا تتبع اختیار کر رہے ہیں جو عدم توازن دماغی کے باعث پریشان حرکات کا باعث ہو رہے ہیں

نصیحتے	کنمت	بشنود	بہانہ مگیر
ہر آنچہ	ناصح	مشفق	بگویدت بپذیر

(صفحہ ۲۷ تا ۲۹۔ مالیخولیائے مرزا باب دوم قسط ہفتم۔)

مثلث دلائل

اثبات جنون بروئے اخلاق۔ اختلافات۔ الہامات

فصل اول: اخلاق مرزا

انك لعلى خلق عظيم کا بدترین مظاہرہ۔

بدزبان انسان شریف نہیں ہوتا (مرزا صاحب)

کسی بھی مدعی نبوت و رسالت کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ ہر بہتر چیز کا اعلی ترین نمونہ بن کر دکھلاوے اور حقیقت یہ ہے کہ انبیاء و مرسلین ہر نیک صفت میں یگانہ روزگار اور نمونہ ہوتے ہیں اور یہ ہی وہ چیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہر چیز کو متحد یانہ پیش کر نے میں سر مو باک محسوس نہیں کرتے اور انہیں اس امر کا مطلقاً اندیشہ نہیں ہوتا کہ کوئی ان پر کسی طرح بھی اور کسی رنگ میں بھی انگشت نمائی کر سکے گا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا کو عام چیلنج دیتے ہیں اور ہر طرح میدان میں للکارتے ہیں ڈنکے کی چوٹ سے پکارتے ہیں ان کی آوازوں سے ہاں ہاں برق آمیز باراں سے ایک کہرام مچ جاتا ہے مگر کوئی بھی طاقت اس حوصلہ پر ان کے مقابل نکلنے کی جرأت نہیں دکھاتی کہ ان سے نبرد آزما ہو سکے ان سے قسمت آزمائی کر سکے بالآخر انہی خوبیوں کی وجہ سے میدان انہی سلامتی اور روحانیت کے شہزادوں کے ہاتھ رہتا ہے ان بہترین خوبیوں اور اعلی ترین عادات میں سب سے بڑی اور سب سے پہلی چیز خلق ہے ایک نبی کے لئے خلق کی موجودگی امر ناگزیر ہے بد خلقی اور نبوت گویا دو ضدیں ہیں دو متضاد چیزیں ہیں ان میں رات اور دن کا سا تفاوت ہے ان میں آگ اور پانی کی سی دشمنی

فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لا انفضّوا من حولك .(آل عمران : ۱۵۹) یعنی اے محمد یہ تمہارے رب کا خاص فضل ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نہایت نرم دل خلیق ہو اور رحیم واقع ہوئے ہو ورنہ اگر تم میں خدانخواستہ مزاج کے سخت اور ترش واقع ہوتے ،تو یہ لوگ تمہارے پاس سے کبھی کے تتر بتر ہو گئے ہوتے۔

پھر حضور ﷺ کو تسلی اور تشفی آمیز طریق سے ان کی بلندی ءاخلاق کا یوں یقین دلایا گیا کہ

انك لعلى خلق عظيم یعنی اے محمد آپ یقیناً خلق عظیم پر مبعوث کئے گئے ہیں

پھر خدا نے ہی اس پیکر خلق اور مکارم اخلاق کی نوید دینے والے کے متعلق عام اعلان فرمایا کہ: لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة

اے لوگو محمد عربی کے اخلاق میں تمہارے لئے سبق پوشیدہ ہے

اسی معیار خلق کے ذیل میں مزید ہدایات کا نفاذ کرتے ہوئے ارشاد ہے

لا تسبّوا الذين يد عو ن من دو ن الله فيسبوا الله عدوا بغير علم (انعام :۱۰۸)۔یعنی اے مسلمانو! تمہیں بھی اخلاق کے اہتمام کی یہاں تک ضرورت شدید لاحق ہے کہ مشرکوں وغیرہ کے معبودوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتھروں وغیرہ کو بھی گالی مت دو ورنہ وہ بھی تمہارے حقیقی خدا کو بوجہ لاعلمی کے نشانہ سب وشتم بناویں گے۔

دوسری جگہ ایسا اعلان کرنے کے متعلق خصوصیت سے حضور ﷺ کو تاکید فرمائی۔ فرمایا

قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن ان الشیطان ینزغ بینھم ان الشیطان کان للانسان عدو مبینا (بنی اسرائیل:۵۳) (یعنی اے محمد ﷺ میرے بندوں میں اعلان کرو کہ ہمیشہ بات کرتے وقت حسن اخلاق کی نعمت کو اپنی طبیعت ثانیہ بنا رکھیں کیونکہ سخت کلامی سے شیطان ان میں عداوت کی ایک وسیع خلیج پیدا کر دے گا کیونکہ شیطان انسان کا صریحا دشمن ہے)

غرضیکہ یہ اور اسی قسم کی بیسیوں آیات مبارکہ قرآن حکیم میں بھری پڑی ہیں اللہ اکبر اس قدر شدید اہتمام کہ مشرکوں کے بالکل مصنوعی مٹی اور لکڑی کے بنے ہوئے اپنے ہاتھوں بنائے گئے معبودوں تک کیلئے بدکلامی سے روکا گیا ہے اور اس کی خلاف ورزی خدا کی نافرمانی اور محمد عربی ﷺ سے بغاوت کے مترادف ٹھہرائی گئی ہے حق تو یہ ہے کہ بدزبان اور گندہ دہن آدمی سے تہذیب وشرافت شرم وحیا معقولیت وانسانیت کانوں پر ہاتھ رکھتی ہیں اور ایسا غیر شریف اور بداندیش آدمی کسی طرح بھی عقل مند یا صحیح الدماغ کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو ایک جنبش قلم سے ہی انسانیت کی اس متاع عزیز کو کھونے کا سامان پیدا کر دے، محمد عربی سے بغاوت کرے اور خدائے قادر کے احکام کو ٹھکرا دے۔ کلام ربانی کے تاثرات خود حضور محمد عربی ﷺ کے احکام کی صورت میں بھی موجود ہیں حدیث میں ہے حضور نبی کرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو کہا:

اے معاذ دین کا اصل اسلام ہے اور دین کا ستون نماز ہے دین کے کوہان کی بلندی جہاد ہے اور ان سب چیزوں کی جڑ یہ ہے کہ اپنی زبان کو نگاہ رکھ۔

اور حضور نبی کریم ﷺ بدزبان کیلئے فرماتے ہیں: (ترجمہ) لوگ اپنی زبان کے باعث منہ اور ناکوں کے بل دوزخ میں گرائے جائیں گے (رواہ احمد ترمذی ابن ماجہ)

حضور نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا

لیس المو من بالطعا ن و لا با للعا ن و لا الفحشی و الا لبدی

یعنی طعن کرنے والا لعنت کرنے والا اور گالی دینے والا بدزبان زبان دراز ہرگز مومن نہیں ہے

...اہل ایمان مومنوں کی نشانی حضور نبی کریم ﷺ نے یوں بیان فرمائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکمل المو منین ایما نا ا حسنھم خلقا

یعنی مسلمانوں میں کامل ترین ایمان دار وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں

ایک حدیث میں فرمایا کہ مجھے تکمیل اخلاق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ فرمایا

بعثت لا تمم مکار م الا خلاق

ایک جگہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: انّی لم ابعث لعانا

میں لوگوں پر لعنت بھیجنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا

حضرات! غور فرمایئے آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ آپ کے سامنے ہیں۔ یہ ساری کی ساری اس امر پر مصرح ہیں کہ بد خلق اور بد زبان انسان یقیناً ایمان دار نہیں ہوتا۔ بلکہ خلاف ازیں وہ گمراہ ایمان سے خالی شرافت سے معرا، اللہ کا نافرمان اور محمد عربی ﷺ کا باغی ہے۔ تاریکی کے گڑھے میں اس کی عقل زائل ہو چکی ہے، وہ فاتر العقل ہے، مخبوط الحواس ہے، ماؤف الدماغ ہے، اور اپنی حواس باختگی اور پاگل پن کی وجہ سے کلام ربانی حدیث نبوی شرافت تہذیب انسانیت کو سمجھنے سے عاری ہے۔

ص ۳۲ ...مالیخولیائے مرزا قسط ہشتم۔ باب دوم

حضور محمد عربی ﷺ کی با اخلاق زندگی پر خود حدیث سے شہادت ملتی ہے ذیل میں دو حدیثیں نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو

عن انس قا ل لم یکن رسو ل اللہ ﷺ فحاشا و لا لعا نا و لا سبّا با۔ (بخاری)۔ (یعنی حضور ﷺ کسی پر لعنت نہ کہتے تھے کسی کو برا بھلا نہ کہتے تھے اور نہ ہی کسی کو گالی دیا کرتے تھے)

عن عا ئشة قا لت لم یکن رسو ل اللہ ﷺ فا حشا و لا متفحشا و لاسخا با فی ا لا سواق و لا یجز یا السیئة السیئة و لکن یعفو و یصفح ۔(سنن تر مذی)

اس حدیث سے حضور نبی کریم ﷺ کی صفات میں حدیث بالا سے اور دو تین خصوصیات زائد بیان کر دیں کہ حضرت مذکورة الصدر باتوں کے ساتھ ہی فضول گوئی وغیرہ سے بچتے اور بدی کے عوض بدی نہ کرتے بلکہ معاف کر دیا کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب حضور ﷺ کے قول وفعل سے یہ امر ثابت ہے کہ بدزبانی تحریق شرافت نہیں بلکہ اللہ اور رسول سے بغاوت اور نافرمانی ہے۔

شرافت کے اس اصول اور قرآن کے اس معیار کو مرزا جی نے خود بھی تسلیم کیا ہے آخر منہاج نبوت پر آپ نے آپ بھی مدعی تھے پھر بھلا اس اولین معیار سے کس طرح انکار ممکن تھا۔ فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں:

خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو تہذیب و اخلاق کے ساتھ بھی بھیجا۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۴)

اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے اخلاق کریمہ دکھا وے۔ (چشمہ مسیحی ص ۹)

گالیاں اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔ (اربعین ضمیمہ نمبر ۴ ص ۵)

بدخلق ہونا لعنتی زندگی ہے (کشتی نوح۔ ص ۱۱، ۶۵۔ ضرورۃ الامام ص ۸)...

(اس کے بعد کا صفحہ موجود نہیں اور نہ ہی اسکے بعد کا مبلغ امرتسر کا کوئی شمارہ ملا ہے۔ بہاء)

....

بشارت احمد

جناب مولوی حبیب اللہ کلرک محکمہ نہر امرتسری لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء ہے۔ نہ گرمی کی شدت ہے، نہ سردی کا زور ہے۔ شہر امرتسر کے مشرق کی طرف دروازہ مہان سنگھ ہے۔ دروازہ مہان سنگھ کے قریب ایک کوچہ ہے جس میں ایک مسجد ہے، اس جگہ کو چوڑا کھوہ (چاہ) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جگہ بازار میں ایک کشادہ کنواں تھا جو اگست ۱۹۰۸ء میں بند کیا گیا تھا اس بازار میں زنانہ مشن ہسپتال ہے۔ اس کے متصل ...اور محترم حاجی مولوی حکیم محمد علی خان صاحب حنفی نقش بندی وچشتی کا مکان اور مطب ہے۔ موسم سرما کا آغاز ہے۔ نماز مغرب ادا ہو چکی ہے۔ حکیم صاحب موصوف نماز پڑھ کر گھر کو واپس آرہے ہیں ایک مرزائی مبلغ (جو پنجاب کا باشندہ معلوم نہیں ہوتا بلکہ یوپی اس کا وطن ہے) جس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داہنے ہاتھ میں ایک بیگ ہے اور اس میں کچھ مرزائی لٹریچر ہے۔ حکیم صاحب سے پوچھتا ہے بابو حبیب اللہ کلرک دفتر نہر کا مکان کہاں ہے، میں ان سے ملنا چاہتا ہوں

حکیم صاحب: بابو حبیب اللہ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد گھر گیا ہے ابھی یہاں آ جائے گا آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔

مرزائی: میں قادیان سے آیا ہوں۔

حکیم صاحب: کیا آپ مرزائی ہیں

مرزائی: ہاں میں احمدی ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مریدوں میں سے ہوں

حکیم صاحب اپنے ایک عزیز میاں عبدالغنی (جوان سے طب پڑھتا ہے اور ان کے پاس ہی رہتا ہے) سے مخاطب ہو کر۔ غنی جاؤ بابو حبیب اللہ کو کہو کہ قادیان سے ایک مرزائی مولوی آپ کی ملاقات کے لئے آیا ہوا ہے اتنے میں خادم دین رسول اللہ مولوی حبیب اللہ حکیم صاحب کے پاس آ جاتا ہے

مرزائی: بابو صاحب السلام علیکم۔

حبیب اللہ: وعلیکم السلام

مرزائی: میرے پاس درثمین فارسی نظموں کا ایک نسخہ ہے کیا آپ اسے خرید لیں گے۔ اس کے ۱۸۰ صفحے ہیں

حبیب اللہ: بہت بہتر (چند آنے دیکر درثمین فارسی کا ایک نسخہ خرید لیا گیا)

مرزائی: میں جب کبھی امرتسر میں آیا کرتا ہوں آپ کی ملاقات کے لئے ضرور حاضر ہو جاتا ہوں

حبیب اللہ: مولوی صاحب یہ تو بتلائیے کہ آپ نے نماز مغرب کہاں ادا کی ہے

مرزائی: کٹڑہ جیمل سنگھ کے کوچہ وکیلاں میں مسجد احمدیہ ہے وہاں نماز ادا کی ہے ہم غیر احمدی امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے۔

حبیب اللہ: کیا آپ اہل سنت والجماعت (میت) کا نماز جنازہ ادا کرتے ہیں

مرزائی: ہمیں حکم ہے کہ اگر غیر احمدی مرجائے (خواہ وہ اپنا باپ یا ماں ہو) اس کا جنازہ بھی نہ پڑھو۔ غیر احمدی کا بچہ بھی مرجائے تو اس کا جنازہ نہ پڑھیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبیب اللہ:۔ کیا مرزائی لوگ اہل سنت والجماعت کے ساتھ اپنی لڑکی کا رشتہ کر دیتے ہیں

مرزائی: ہرگز نہیں۔ ہمیں حکم ہے کہ غیر احمدی کو لڑکی مت دو

حبیب اللہ: کیا آپ اہل سنت والجماعت کو مسلمان نہیں جانتے

مرزائی: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) نے فرمایا ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں (انوار خلافت۔ ص ۹)

حبیب اللہ: کیوں۔

مرزائی: کیونکہ وہ لوگ خدا کے ایک رسول و نبی کے منکر ہیں

حبیب اللہ: کیا آپ مرزائی غلام احمد کو خدا کا نبی ورسول مانتے ہیں

مرزائی: بے شک ہم احمدی لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود، مہدی، کرشن اوتار، جری اللہ فی حلل الا نبیاء ،خدا کا رسول، اللہ کا نبی، حضرت مسیح ناصری سے ہر شان میں بڑھ کر مانتے ہیں کیونکہ آپ نے لکھا (دافع البلاء میں)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

حبیب اللہ: مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے۔

مرزائی: حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر دلیل یہ ہے کہ جس طرح خدتعالی نے حضرت موسی اور حضرت عیسی اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے حضرت مسیح موعود کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے چنانچہ ایک تو آیت ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه ا حمد سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالی رسول رکھتا ہے

حبیب اللہ: اہل سنت اہ حدیث اور اہل تشیع مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت عیسی کی بشارت اسمه ا حمد کے مصداق حضرت احمد مجتبی نبی کریم ﷺ ہی ہیں اور حنفی شافعی مالکی حنبلی اہل حدیث اور اہل تشیع لوگوں کا یہی مذہب ہے

مرزائی: (۱) اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام احمد نہیں تھا اور آپ کے والدین نے آپ کا نام احمد نہ رکھا تھا بلکہ محمد رکھا تھا۔

(۲)۔میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں ان آیات میں احمد کا اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں آپ کا نام احمد تھا آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔

حبیب اللہ: (۱) میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ کسی صحیح حدیث نبوی کسی صحابی کسی تابعی یا کسی مفسر کے قول سے یہ ثابت کر دیں کہ اس بشارت اسمہ احمد کے مصداق حضرت نبی کریم ﷺ نہیں ہیں بلکہ ایک مثیل عیسی اس کا مصداق ہے۔

(۲)۔اگر آپ میں یا کسی قادیانی مولوی فاضل مبلغ میں ہمت ہے تو مرزا غلام احمد کی کسی کتاب سے یا اخبار بدر ،الحکم، تشحیذ الاذہان ، ریویو آف ریلی جنز سے مرزا صاحب کا اپنا قول دکھلا دو کہ والدین نے میرا نام احمد رکھا تھا ۔نہ کہ غلام احمد۔آپ کو ۲۴ پیسے انعام دوں گا۔

مرزائی: ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انوار خلافت ،القول الفصل ،حقیقۃ النبوۃ میں مولانا سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں اور مولانا غلام رسول صاحب راجے کی نے اخبار الفضل میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے۔

حبیب اللہ: آپ نے میرے مطالبات کا جواب نہیں دیا ہے (حکیم صاحب سے مخاطب ہو کر)حکیم صاحب آپ ہی فرما دیجئے کہ اس قادیانی نے جو کچھ کہا ہے یہ میرے مطالبات کا جواب ہے۔

حکیم صاحب: آپ کے مطالبات کا یہ جواب نہیں ہے

مرزائی: آنحضرت ﷺ کا نام احمد نہ تھا آپ کے والدین نے آپ کا نام احمد نہ رکھا تھا حبیب اللہ: مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا ہے اور نہ کسی اخبار بدر الحکم یا رسالہ تشحیذ الاذہان، ریویو آف ریلی جنز میں آپ کا یہ قول ہے کہ، میرا نام میرے والدین نے احمد رکھا تھا، نہ غلام احمد

مرزائی: حضرت مرزا صاحب کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا تھا جسکا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاں بسایا تھا اس کا نام احمد آباد رکھا ہے اگر آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا تھا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے تھا کہ اسگاؤں کا نام غلام احمد آباد ہوتا

حبیب اللہ: مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب سیرۃ المہدی کے حصہ اول میں لکھا ہے کہ دو گاؤں بسائے گئے تھے ایک احمد آباد اور دوسرا قادر آباد تھا۔ مرزا غلام احمد نے اپنے بھائی کا نام غلام قادر لکھا ہے دیکھو ازالہ اوہام حصہ اول کا صفحہ ۷۶-۷۷ کا حاشیہ

اب میں احادیث نبویہ سے اس مسئلہ کو بیان کرتا ہوں

حدیث نمبر۱

صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۱۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ سنن ترمذی ج ۲ صفحہ ۱۰۷، مسند احمد ج ۴ صفحہ ۸۰ و ۸۴، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۵-۱۱۶۔ دلائل النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲۔ مشکوۃ مترجم مطبع انوار الاسلام امرتسر صفحہ ٤٣٩ باب اسماء النبی ﷺ و صفاتہ ۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۳۷۶۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۶۔ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۰۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۹۱۔ تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵، ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۳ کشف الغطاء صفحہ ۶۲۰۔ مسفی شرح موطا جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴، ۴۵ و جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۳ پر ہے

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمیّ و انا العاقب (والعاقب الذی لیس بعدہ نبی) حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہسنا میں نے حضرت نبی کریم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ تحقیق میرے لئے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹاوے گا اللہ میرے ذریعہ کفر اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جاویں گے لوگ میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں (اور عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا)

نوٹ: واضح ہو کہ الفاظ و العاقب الذی لیس بعدہ نبی حضرت امام زہری تابعی کی طرف سے بطور تفسیر کے ہیں۔ عاقب سے مراد یہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا کوئی شخص نبی نہ بنایا جاوئے گا۔ سورہ احزاب میں آنحضرت ﷺ خاتم النبیین کہا گیا ہے خاتم پڑھو یا خاتم پڑھو اس کے معنی آخر کے ہیں اور کتاب مجمع البحار جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین جمع ہے نبی کی پس خاتم النبیین کے صحیح معنی یہ ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ آخری نبی ہیں

نیز دیکھو کتاب لسان العرب جلد ۱۵ صفحہ ۵۵ تاج العروس شرح قاموس جلد ۸ صفحہ ۲۶۷ حضرت امام حسن بصری اور امام قتادہ تابعی نے خاتم النبیین کے معنی یہ کئے ہیں، کہ آپ آخری نبی ہیں، دیکھو تفسیر ابن جریر (جامع البیان) جلد ۲۲ ص ۱۱ اور در منثور ج ۵ ص ۲۰۴۔

حدیث نمبر ۲

مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸ م مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶۲، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۹، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۹۳ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۱۲، تفسیر ابن جریر جلد ۱ صفحہ ۴۱۴، ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۴۴۹ ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۲۰ در منثور جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳ خصائص الکبری جلد ۱ صفحہ ۴۔۵، ۹، ۴۵، کتاب الشفا جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۔۱۰۳۔ شرح الشفا جلد ۱ صفحہ ۳۷۴، ۳۷۴، نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۱۶، فتح الباری جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۵، فیض الباری جلد ۱۴ صفحہ ۸۰ مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۲۰، ۲۲، زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۳ ترجمان القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، ۱۶۸، ۱۶۹، ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۷، تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۱ صفحہ ۳۲۲ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۴ و جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۳ پر ہے

عن العرباض بن سارية عن رسول الله ﷺ انه قال انی عند الله مكتوب خاتم النبيين و ان ادم لمنجدل فی طينة و ساخبر باول امری دعوة ابراهيم و بشارة عيسى و رؤيا امی التی رأت حين وضعتنی و قد خرج لها نورا اضاء لها منه قصور الشام (ترجمہ) (حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق میں خدا کے نزدیک لکھا ہوا ہوں خاتم النبیین اور تحقیق حضرت آدم البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی گوندھی مٹی میں اور اب میں خبر دوں تمکو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ حضرت ابراہیم کی دعا ہے اور خوش خبری دینا حضرت عیسی کا ہے اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب مجھ کو جنا اور تحقیق میری ماں کے لئے ایک نور ظاہر ہوا اور اس کے لئے اس نور سے شام کے محل روشن ہوئے)

نوٹ نمبر ۱۔ ایک روایت حضرت جابرؓ سے یوں آئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے خدا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا نور بنایا اس کو محدث عبدالرزاق نے روایت کیا ہے (دیکھو مواہب اللدنیہ ج اص ۱۹۔ زرقانی شرح مواہب ج اص ۵۵ ۔مدارج النبوۃ ج اص ۲۰۱۔مکتوبات مجدد الف ثانی ج ۳ دفتر سوم مکتوب ۱۲۲ص ۳۲۶، ۳۳۳)

نوٹ نمبر۲۔حضور پرنور ﷺ کا فرمانا دعوۃ ابراھیم صحیح ہے کیونکہ سورہ بقرہ میں ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ نے دعا مانگی تھی

ربنا و ابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتك و یعلمھم الکتاب و الحکمة ویزکیھم انك انت العزیز الحکیم (البقرۃ:۱۲۹)

(اے ہمارے رب ان عربوں میں ان میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے اور تحقیق تو غالب اور حکمت والا ہے)

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا۔ دعائے خلیل اور نوید مسیحا

نوٹ۳۔حضور پرنور ﷺ کا فرمانا وبشارۃ عیسی بالکل عیسی ہے کیونکہ سورہ صف میں ہے کہ عیسیٰ ؑ نے فرمایا

و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (اور میں خوش خبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد تشریف لائے گا اور اس کا اسم گرامی احمد ہوگا)

ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عیسی کی بشارت اسمه احمد۔ دیکھو تفسیر ابن جریر چھاپہ مصری جلد اول صفحہ ۳۳۱ اور تفسیر درمنثور جلد اص ۹۱۔ اور محدث ابن جریر کو مرزا غلام احمد نے رئیس المفسرین لکھا ہے۔ دیکھو مرزا کی آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۸۔ اور محدث ابن جریر کی بڑی تعریف کی ہے (دیکھو چشمہ معرفت ص ۲۵۰ کا حاشیہ)

اقوال حضرات صحابہ:

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے میں نے قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ نبویہ سے یہ بات ثابت کی ہے کہ بشارت اسمه احمد کے اصل اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبی ﷺ ہی ہیں۔ اب بعض صحابہ کرام کے اقوال مبارکہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ کتاب خصائص الکبری جلد اصفحہ ۱۶ پر ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محدث امام ابن عساکر نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ پانچ نبی ایسے ہوئے کہ جن کی پیدائش سے پہلے ان کے آنے کی بشارت دی گئی ۔

ا۔ اسحاق ۔۲ یعقوب (جیسا کہ لکھا ہے کہ ہم نے اس کو بشارت دی ساتھ اسحاق کے اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کے)۔۳۔ حضرت یحی ۔ چہارم حضرت عیسی (تحقیق اے مریم تجھے اللہ بشارت دیتا ہے اپنے ایک کلمہ کے ساتھ)۔۵۔ اور حضرت محمد ﷺ (جیسا کہ مسیح نے فرمایا تھا میں خوش خبری دینے والا ہوں ایک رسول کے ساتھ جو میرے بعد آئے گا اور اس کا اسم مبارک احمد ہوگا) پس یہ وہ نبی ہیں جن کی نسبت ان کی پیدائش سے پہلے خبر دی گئی۔

عقیدہ قادیانی:

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد کے بیٹے میاں بشیر الدین محمود نے فرمایا ہے

ا۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا م احمد تھا یا آنخضرت ﷺ کا اور کیا سورہ صف کی آیت جس میں ایک رسول کا جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی گئی ہے آنخضرت ﷺ کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے (مرزا قادیانی)

اسمہ احمد کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں ۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ آیت مسیح کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔

(کتاب انوار خلافت ص ۱۸)

۲۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسی کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے میرا اپنا دعوی ہے اور میں نے یہ دعوی یوں ہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (یعنی حکیم نور الدین) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے۔ (انوار خلافت ص ۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپکے وقت میں پورے ہوں تب بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صف؟ کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہوگئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں جیسا کہ میں آگے چل کر ثابت کروں گا (انوار خلافت ص ۲۳)

۴۔اس پیش گوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیش گوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے تمہیں یہ پیش گوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے (سوم) باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ آپ نے خود فرما دیا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا معلوم نہیں ہوتا نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ (انوار خلافت)

۵۔ اور ہمارا دعوی ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ رسول ہیں جن کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے۔

(انوار خلافت ص ۳۱)

۶۔اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی (انوار خلافت۔ص ۳۳)

۷۔اسکے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں (انوار خلافت۔ص ۳۷)

۸۔غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھیں (انوار خلافت ص ۳۹)

۹۔خود آپ نے اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے چنانچہ آپ ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۷۳۔اڈیشن اول میں تحریر فرماتے ہیں:

اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اس کی طرف یہ اشارہ ہے (مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد واحمد کی پیش گوئی ہوتی لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد تھے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں (انوار خلافت۔ص ۳۷)

۱۰۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں: (کتاب القول الفصل ص ۳۷)

۱۱۔ ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں (الفضل ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۴)

۱۲۔ میرا دعوی ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق تھے اور آپ کا نام احمد تھا (الفضل ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۷)

۱۳۔ جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اسکا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اسکا مصداق نہیں (اخبار الفضل ۲، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۶ء سے

بہائی اور مرزائی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مصرعہ زیب عنوان میں ہم نے تصرف کر کے بجائے دیوانے دو، کے،فرزانے دو، کہا ہے،تا کہ ان دونوں حضرات کے اتباع ناراض نہ ہوں۔

ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ ایرانی کے متبع تھے جس کا ثبوت ہم رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں دے چکے ہیں۔آج ہم اس کی ایک جدید مثال پیش کرتے ہیں۔ بہائی میگزین میں ایک مضمون نکلا ہے جو بظاہر بڑا خوشنما اور دلفریب ہے مگر حقیقت میں محض سراب۔ پروفیسر پریتم سنگھ جی (بہائی) نے بہائی اعتقاد اور اس کے ظہور کا زمانہ بتایا ہے۔آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> اہل بہاء کا یہ اعتقاد ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب کہ جنگ بالکل مسدود ہو جائے گی اور روئے زمین پر صلح عمومی قائم ہوگی۔اور خدا کی بادشاہت آجائے گی۔قومیں ایک دوسرے پر حملے کرنا چھوڑ دیں گی۔رنگ نسل اور زبان کے تعصّبات اور تفرقات مٹ جائیں گے۔اور سب قومیں اور نسلیں متحد ہو کر ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں گی۔نفرت اور دشمنی کا خاتمہ ہو جائے گا۔اور انسان آپس میں بھائیوں کی طرح محبت کریں گے۔اس قسم کا پیغام عکہ سے قید خانہ سے اب سے اسّی (۸۰) سال پہلے دیا گیا تھا جہاں حضرت بہاء اللہ اور ان کے بیٹے عبدالبہاء قید کئے گئے تھے۔مقدم الذکر ۲۴ سال اور موخر الذکر ۴۰ سال تک قید رہے لیکن یہ قید ان کو احکام الٰہی کی بجا آوری سے باز نہ رکھ سکی۔چنانچہ امر مبارک کا بیشتر کام اسی قید خانہ سے کیا گیا۔بہت سی کتب مقدسہ جن میں بہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احکام ہیں یہیں نازل ہوئیں ...ان میں سے ایک کتاب وہ ہے جو کتاب الاقدس کے نام سے موسوم ہے یہ عربی میں ہے اس کتاب میں شریعت اور مکمل قانون ثبت کیا گیا ہے جو اس وقت نافذ ہوگا جب کہ بیت العدل قائم ہو جائے۔ (بہائی میگزین دہلی دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

کیا اچھا دل فریب اور دل خوش کن تخیل ہے مگر جناب اتنا تو فرمایئے کہ ایک خریدار سے ہم کو قیمت نقد ملے اور دوسرا خریدار غیر محدود زمانہ تک ادھار کرے ہم کس سے سودا کریں۔ غالباً آپ بھی پہلے خریدار سے کرنے اجازت دیں گے۔ شیخ بہاء اللہ کو پیدا ہوئے آج ایک ۱۱۸ سال ہوئے اور آپ کو وفات پائے ۴۳ سال گذر گئے مگر ان مواعید کے ظہور کے لئے ہنوز روز اول ہے۔ وحدت قومی ہوئی، نہ امن وامان ہوا۔ ابھی معلوم نہیں کہ آئندہ کس زمانے میں یہ وعدہ پورا ہو برخلاف اس کے نبوت عربیہ نے دنیا میں جو منادی کرائی تھی اذا جاء نصر الله و الفتح و رأيت الناس يدخلو ن افوا جاً ج ب اس کے نتیجہ کو خورد و کلاں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو سب کے منہ سے بیساختہ یہ شعر نکلا:

وحوش و بہائم کو انسان بنایا۔ گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا

استاد سے شاگرد اچھا رہا

شیخ بہاء اللہ اور ان کے اتباع نے وحدت اقوام اور دنیا میں امن وامان کا زمانہ غیر محدود وقت تک ممتد کر کے دنیا کو انتظار میں رکھا مگر ان کے متبع مرزا صاحب قادیانی نے ہم کو انتظار میں نہیں رکھا بلکہ صاف صاف وقت بتا دیا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ ہم قادیانی بزرگ کی بابت صحیح رائے قائم کرنے کے لائق ہو گئے ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دنیا کی کل اقوام میں وحدت پیدا ہو جانے کا زمانہ اپنا زمانہ بتایا ہے چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کیلئے اسی امت سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے (چشمہ معرفت۔ص ۸۲-۸۳)

ناظرین کرام! کیسا اچھا دل فریب نظارہ ہے اور کیسا اچھا معشوقانہ وعدہ ہے جو اسی طرح پورا ہوا جس طرح عرب کا منہ زور شاعر کہتا ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو وہ دراصل وعدہ پورا کرتی ہے کیونکہ اس کے وعدہ میں یہ بھی داخل ہوتا ہے کہ وعدہ پورا نہ کرے گی)

احمدی دوستو! ساری دنیا کی اقوام خصوصاً بقول مرزا صاحب یا جوج ماجوج (انگریز و روس۔ حمامۃ البشری) تو ضرور ہی اسلامی جھنڈے تلے آ گئے ہوں گے۔

اوہو! ہم تو دور چلے گئے یہ تو بتاؤ خود تمہارے مقام مقدس، قادیان، کے ہندو سکھ عیسائی اور چوہڑے چمار وغیرہ تمہارے اسلامی جھنڈے کے نیچے آ گئے؟ ضرور آ گئے ہوں گے۔ مگر ہمارے سننے میں آیا ہے کہ انہی لوگوں (غیر مسلموں) نے بوچڑ خانہ گرا دیا تھا۔

ناظرین کرام! ہم نے جو کچھ لکھا ہے دراصل دونوں فرقوں (بہائیوں اور قادیانیوں) کی تصویر کا ایک ہی رخ ہے مناسب ہے کہ ہم دوسرا رخ بھی دکھا دیں۔ پس آپ غور سے سنیں

فن شاعری میں اعلیٰ کمال یہ ہے کہ تخیل اور تصور کو وقوعہ بنا کر دکھایا جائے عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کی خیالی ملاقات کو کس خوبی سے بیان کرتا ہوا کہتا ہے:

عجبت لمسراها و انّى تخلّصت

لدىّ و باب السجن دونى مغلق

(میں حیران ہوں کہ میں جیل میں قید ہوں اور دروازہ جیل بند ہے مگر وہ محبوبہ میرے پاس کیسے آ جاتی ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک اسی شاعرانہ تخیل میں مرزا صاحب قادیانی نے ایک بات کہہ دی تھی اب اس کو واقعات میں تلاش کرنا بے کار ہے۔ مضمون شعری کو شعری حیثیت سے جانچنا چاہیے دیکھئے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں ایک شعر یوں لکھتے ہیں:

ہم مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر ۔ پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

فن شاعری کی حیثیت میں یہ شعر موزوں اور صحیح ہے لیکن واقعہ کی حیثیت سے غلط ہے کیونکہ مرزا غلام احمد مرنے کے بعد نہ بولے تھے نہ بول سکتے تھے۔ پس اسی طرح ان بزرگوں کے کلام کو جانچنا چاہیے۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ۔ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۳، ۴)

مسیح پھر زمین پر

جناب مولانا محمد شفیع صاحب قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

اس سے قبل مضمون کا ایک حصہ تین قسطوں میں اخبار اہل حدیث ۱۱ مئی، ۱۴ جون اور ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء میں طبع ہو چکا ہے۔ اب دوسرا حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے احادیث کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے پھر جس حصے کی تشریح ضروری ہے حسب استطاعت عرض کی جائے گی۔ و اللہ المو فق والمعین

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ رومی اعماق اور بدابق میں نہ اتریں۔ اس وقت ان کے مقابلہ میں زمین کے سب سے نیک لوگ مدینہ منورہ سے لشکر بن کر نکلیں گے پس وہ جب آمنے سامنے ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور ان لوگوں (جنہوں نے کہ ہمارے آدمیوں کو قید کر لیا ہے) کے درمیان سے ہٹ جاؤ تا کہ ہم ان سے جنگ کریں۔ اس پر کہیں گے نہیں خدا کی قسم ہم آپ کے اور اپنے بھائیوں کے درمیان میں سے نہیں ہٹیں گے پس وہ آپس میں لڑ پڑینگے۔ ایک تہائی لشکر تو بھاگ جائے گا جن کی اللہ تعالی کبھی بھی توبہ قبول نہیں کرے گا اور ایک تہائی قتل ہو کر شہید ہو جائیں گے جو کہ اللہ کے نزدیک افضل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید شمار ہوں گے اور ایک تہائی فتح پالیں گے اور انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی پھر وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اس دوران میں کہ وہ غنیمت کا مال بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت سے لٹکا رکھی ہوں گی کہ شیطان چلا کر پکارے گا کہ (مسیح الدجال) دجال تمہارے گھروں میں گھس پڑا ہے پس وہ نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ بات جھوٹ نکلے گی ہاں جب ملک شام میں پہنچیں گے تو دجال نکل پڑے گا اس دوران میں جب کہ وہ لڑائی کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے صفیں درست کر رہے ہوں گے اور نماز کے لئے تکبیر ہو رہی ہوگی تو عیسی بن مریم اتریں گے اور انہیں امام بن کر نماز پڑھائیں گے۔ جب خدا کا دشمن (دجال) حضرت عیسی کو دیکھے گا تو ایسا پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے اگر وہ اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو ضرور سارے کا سارا ہی گھل جائے لیکن اللہ تعالی اسے حضرت عیسی کے ہاتھوں ہی قتل کروائے گا اور عیسی لوگوں کو اس (دجال) کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے (صحیح مسلم۔ باب الملاحم)

حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اگر وہ نکل پڑا اور میں موجود ہوا تو آپ کی طرف سے میں اس سے جھگڑوں گا اور اس کے خروج کے وقت اگر میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی خود ہی جھگڑا نپٹا لے گا میرا اللہ ہر مسلمان کا رکھوالا ہے۔ وہ دجال ایسا جوان ہے کہ اس کے بال گھنگریالے ہیں اور اس کی آنکھ اصل جگہ سے بہت بلند ہے گویا کہ عبدالعزی بن قطن سے ملتا جلتا ہے پس جس مسلمان شخص کو ملے اسے اس کے خلاف سورہ کہف کی شروع کی آیتیں پڑھنی چاہییں کیونکہ ان آیتوں سے تم اس (دجال) کے فتنہ سے بچے رہو گے۔

دجال ملک شام اور ملک عراق کے درمیانی علاقہ سے خروج کریگا اور دائیں اور بائیں فساد پھیلاتا جائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس دن۔ پہلا دن سال کے برابر دوسرا دن مہینہ کے برابر تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی (۳۷) دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نمازیں ہمارے لئے کافی ہوں گی ۔فرمایا نہیں ۔ وقت کا اندازہ کر کے نماز پڑھ لینا۔ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کا زمین میں چلنا پھرنا کیسا ہوگا ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس بادل کی طرح ہوگا جس کو ہوا اڑائے پھرتی ہے ۔ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا وہ اسپر ایمان لے آئیں گے پھر آسمان کو حکم دے گا بارش ہوگی زمین پر سبزیاں اگیں گی ان کے مویشیوں کے بڑے بڑے کوہان ہوں گے بہت دودھ ہوگا اور ہر پہلو سے موٹے تازے ہوں گے پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے اس پر ان سے ناراض ہوکر چلا جائے گا وہ لوگ کنگال ہو جائیں گے اور ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا پھر ایک ویرانے پر سے گذرے گا اور اسے خزانہ پھینک نکالنے کا حکم دے گا خزانے اس کے پیچھے ایسا ہی ہو لیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنی رانی کے پیچھے روانہ ہو پڑتی ہیں ۔ پھر ایک جوان آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار سے دو ٹکڑے کر کے دور پھینک دے گا پھر اسے آواز دے گا تو وہ جواب دے گا اور خوشی کے مارے مسکرا رہا ہوں اس دوران میں اللہ تعالی عیسی بن مریم کو بھیج دے گا پس وہ دو رنگدار چادروں میں لپٹے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں نازل ہوں گے کہ آپ کے سر مبارک سے موتیوں کی طرح قطرے ٹپک رہے ہوں گے ۔جس کافر کو آپ کی سانس کی ذرا بھر بھی ہوا پہنچے گی وہ مر جائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا وہاں تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نگاہ کام کرے گی ۔اب حضرت عیسی دجال کی تلاش میں نکل پڑیں گے حتی کہ اسے باب لد میں جا لیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے ۔اس کے بعد عیسی اس قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا اس قوم کی گرد جھاڑیں گے اور انہیں جنت میں اعلی درجہ پانے کی بشارت دیں گے ۔اس دوران میں اللہ حضرت عیسی کی طرف وحی کرے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کیونکہ اب ایسی قوم نکلنے والی ہے کہ جس کا مقابلہ کوئی شخص نہیں کرسکتا ۔اللہ یاجوج ماجوج کو نکالے گا اور وہ ٹڈیوں کی طرح بلند جگہوں سے میدان میں اتر پڑیں گے ان کی پہلی پارٹی بحیرہ طبریہ پر سے گذرے گی اور اسکا سارا پانی چٹ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گی اور جب دوسری پارٹی آئے گی تو کہیں گے کہ اس میں تو شاید کبھی ہی پانی ہوا ہوگا۔ جب وہ بیت المقدس کے پہاڑ خمر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو مار ڈالا ہے اب ہمیں آسمان والوں کو قتل کرنا چاہیے سو وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور اللہ ان تیروں کو خون آلودہ کر کے واپس زمین پر گرا دے گا اب اللہ کا نبی یعنی حضرت عیسی اور اس کے ساتھی گھرے رہیں گے حتی کہ ایک بیل کا سر سو ڈالر سے بھی زیادہ گراں ملے گا اس سے تنگ آ کر (عیسی) اللہ کا نبی اور اسکے ساتھی یاجوج ماجوج کی ہلاکت کیلئے دعا مانگیں گے تو اللہ یاجوج ماجوج کی گردنوں پر ایک کیڑا بھیج کر انہیں ایک ہی دفعہ ہلاک کر دے گا۔ پھر اللہ کا نبی اور اس کے ساتھی کوہ طور سے نیچے اتر آئینگے مگر زمین پر ایک بالشت بھر ایسی جگہ نہ ہوگی کہ جو یاجوج ماجوج کے مردوں کی بدبو سے خالی ہوگی۔ پس اللہ کا نبی عیسی بن مریم اور اسکے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالی لمبی لمبی گردنوں والے غالباً سیمرغ بھیجے گا جو کہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو کہیں کا کہیں پھینک دیں گے۔ اور ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو وہ ہبل میں پھینک دیں گے مسلمان لوگ یاجوج ماجوج کے تیروں ترکشوں اور کمانوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے

اس کے بعد اللہ تعالی ایسے زور کا مینہ برسائے گا کہ جس سے اینٹوں کے بنے ہوئے مکانات اور خیمے وغیرہ بہ جائیں گے اور زمین ندی نالوں کی طرح پانی سے بھر جائے گی پھر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد زمین کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے پھل اگائے اور ویسے ہی پہلے کی طرح خیر و برکت سے بھر جائے بلکہ اس وقت یہ حالت ہوگی کہ ایک انار جو بہت سے لوگ (جماعت) کھا سکیں گے اور اس کے چھلکے کے سایہ میں آرام کر سکیں گے اور دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی کے دودھ سے ایک بڑا گروہ سیر ہو سکے گا اور ایک دودھ دینے والی گائے سے ایک بڑا کنبہ سیر ہو سکے گا اور ایک دودھ دینے والی بکری کے دودھ سے ایک گھر کے سارے افراد سیر ہو سکیں گے پھر اس دوران میں ہی ہوں گے کہ اللہ تعالی ایک عمدہ اور خوش گوار ہوا چلائیں گے جس سے کہ مومنوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغلوں میں کچھ نکل آئے گا اور ہر مومن کی جان قبض کر لی جائے گی اور صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کہ گدھوں کی طرح دولتیاں جھاڑتے پھریں گے پس یہی لوگ ہیں کہ جن پر قیامت قائم ہوگی۔

اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے مگر دوسری روایت تطرحهم بالنهبل سے سبع سنین تک ترمذی نے روایت کیا۔

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ قیامت تک اللہ کی راہ میں حق کی خاطر جہاد کرتا رہے گا اور غالب رہے گا حتی کہ عیسی نازل ہوں گے اور مسلمانوں کا امیر حضرت عیسی سے کہے گا کہ آپ (عیسی) ہمیں نماز پڑھا دیں۔ تو عیسی جواب میں کہیں گے، نہیں، بعض تمہارا اوپر بعض کے امیر ہے اللہ نے اسی امت کو شرف بخشا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسی بن مریم زمین پر اتریں گے پھر شادی کریں گے اولاد ہوگی اور ۴۵ سال تک ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے پس قیامت کے دن میں اور حضرت عیسی ایک ہی مقبرہ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے درمیان سے اٹھ کھڑے ہوں گے اسے ابن جوزی نے کتاب الوفا میں نقل کیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۴۔۶)

چیلنج بنام خلیفہ قادیانی

میں اپنے ایمان کو قائم رکھ کر کہتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد کو دعوی مسیح موعود میں غیر صادق جانتا ہوں

بخدمت جناب میاں بشیر الدین محمود صاحب خلیفہ قادیانی ۔

میں نے آپ کو بذریعہ اخبار اہل حدیث ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء چیلنج دیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو میں آج تک آپ کے جواب کا انتظار کرتا رہا ہوں جس کے باعث اب میں دوبارہ آپ کو بذریعہ چیلنج دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے تحریر کردہ چیلنج کا جواب دیویں، جو یہ ہے:

تسلیم ! آپ کا اخبار مورخہ ۲، اکتوبر ۱۹۳۵ء الفضل میری نظر سے گذرا جس کے ص ۲ کالم ا سطر ۱۳ تا ۱۸ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی اس کی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کرے گا اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے

ا۔ کہ وہ کون سی مقدس عبرانی کتابیں ہیں ۔۲۔ ان کا کیا نام ہے ۔۳۔ اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں ۔۴۔ ان کے مصنف کون تھے ۔۵۔ کہاں اور کون سے صفحہ پر ہے۔

اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوی مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔

راقم ۔ مسیح ناصری کا ادنی خادم: ایم طفیل مسیح ۔ مسیحی امرتسری ۔ تحریر ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۶)

احرار اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان میں جلسہ مرزائیاں دسمبر کے آخری ہفتے ایام تعطیلات میں ہوا کرتا ہے اس دفعہ چونکہ احرار بھی وہاں آتے جاتے تھے (ہمارے خیال میں) گورنمنٹ نے احرار کا وہاں جانا اس لئے بند کیا تھا کہ جلسہ مرزائیاں میں دونوں جماعتوں کا تصادم نہ ہو جائے (ہمارے خیال میں) ایسا کرنا حکومت کا فرض تھا اس لئے جونہی جلسہ مرزائیہ ختم ہو گیا حکومت نے احرار پر سے پابندی اٹھالی ۔لیکن اگر ہمارا خیال صحیح ہے یعنی دونوں جماعتوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصادم کے خوف سے احرار کو روکا گیا تھا تو اب کوئی وجہ نہیں کہ احرار کو قادیان میں جلسہ عام کرنے کی اجازت نہ دی جائے اصول مساوات اسی کا متقاضی ہے۔ یہ بھی ہمارا خیال ہے کہ حکومت اپنا فرض ہم سے زیادہ محسوس کرتی ہے حکومت کے حق میں یہ بات بہت ہی ناموزوں ہے کہ اسے مرزائی نواز کہا جائے اور وہ واقعہ میں بھی کسی فریق کے حق میں خاص نوازش کرتی ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۱۵)

مسیح پرست دنیا میں ابھی ہیں؟

(قابل توجہ جماعت قادیانیہ ولاہوریہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا صاحب غلام احمد صاحب قادیانی بڑے دانا بزرگ تھے۔ آپ دل خوش کن دعاوی سے مسلمانوں کو خوش کر دیا کرتے تھے ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ گھبراؤ نہیں میں عنقریب دنیا کو کفر و شرک سے پاک کروں گا خاص کر عیسائیوں کا بحیثیت عیسائی بیج ناس کر دوں گا۔ کوئی شخص دنیا میں مسیح کو خدا ماننے والا نہ رہے گا چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (مسیح) نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

ایک موحد مسلمان کے لئے کیسا دل خوش کن وعدہ ہے کہ ساری دنیا سے شرک و کفر اٹھ جائے اور مسلمان متقی پرہیز گار بن جائیں۔ اللہ اللہ!

ہمارے بزرگ تو دعا کرتے کرتے گذر گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

یہ دعا مرزا صاحب کی طفیل قبولیت کا جلوہ دکھاتی تو ہمارے لئے عید سے زیادہ خوشی ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی مسیح کے پجاری بلند آواز سے مسیح کی عبادت کا اعلان کر رہے ہیں چنانچہ عیسائی رسالہ المائدہ (لاہور دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۲۱۔۲۲) میں کرسمس ڈیز کے متعلق ایک نظم چھپی ہے اس میں مسیح کی پیدائش کا مضمون یوں لکھا ہے:

سلامی اس کا ہوں جو خود سلام دیتا ہے
سلامتی کا مبارک پیغام دیتا ہے
خدا کا کلمہ سر طور عرش سے اب تک
ہر اک کلیم کو اپنا کلام دیتا ہے
جو اپنے دل میں جگہ دے مسیح عیسی کو
وہ اپنے پہلو میں اس کو مقام دیتا ہے
ہیں عابد اس کے ہم وہ ہمارا ہے معبود
ہم اس کو سجدہ کریں وہ سلام دیتا ہے

(پادری فنڈر نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کو پہاڑ پر انا ربك کہنے والا مسیح تھا شعر بالا میں کلیم سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ثناء اللہ)

احمدی دوستو! یہ نظم اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی سامنے رکھ کر واقعات پر نظر ڈالو اور مرزا صاحب کا دوسری دعوی سنو۔ خدا تعالی کو حاضر ناظر جان کر سنو دل کے کان کھول کر سنو۔ بلکہ ہم صاف لفظوں میں کہے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اس کے کلام پر یقین رکھ کر سنو! آپ فرماتے ہیں:

میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں۔ اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

مرزائی مبلغو! کیا آپ ہمیں اجازت دینگے کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے وعدوں اور ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفا کو سامنے رکھ کر یہ عربی شعر پڑھیں جو محبوبہ سعاد کے حق میں ہے

کانت مواعید عرقوبٍ لها مثلاً

وما مواعیدها الا الاباطیل

مسیحی دوستو! مرزا صاحب کے وعدے جھوٹے اور دعوے باطل مگر آپ لوگ بھی اپنا روئے مبارک ذرہ شریعت کے آئینہ میں دیکھئے کیا یہی وہ تعلیم ہے جس کے پھیلانے کے لئے خدا کی انبیاء آئے تھے۔ کیا یہی وہ تعلیم ہے جس کی بابت حضرت مسیح نے خود فرمایا تھا:

ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ دے تجھ کو (اکیلا سچا خدا) اور یسوع کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں (یوحنا ۱۷:۳)

یعنی لا الہ الا اللہ مسیح رسول اللہ کا اعتراف کریں

اے دوستو! آؤ اس واحد خدا کی صرف اسی کی عبادت کریں جس کی عبادت کے لئے سب انبیاء کرام بلاتے رہے جس کی عبادت کا آخری پیغام لے کر وہ آیا جس کی بابت حضرت موسیٰ اور عیسیٰ فرما گئے تھے جس کی تشریف آوری کا انتظار حواریان مسیح کو بھی تھا۔ ملاحظہ ہو اعمال کا تیرا باب جس کے متعلق مولانا حالی مرحوم نے لکھا ہے:

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا۔ دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۲ ص ۳)

کشف الظنون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس نام کا ایک رسالہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری جماعت مرزائیہ کے رکن اعظم نے لکھا ہے جس میں مرزا صاحب سے جنون اور مراق کو دو طرح سے دفع کیا ہے سب سے اہم اور مفید ترین صورت یہ ہے کہ ان کے کام کے پیش کر کے لکھا ہے کہ ایسے کلام کسی مجنون اور مراقی سے نہیں ہو سکتے۔ ہمارے خیال میں یہ کتاب ایک متن کی طرح جیسے علم فقہ میں قدوری، اس لئے اس کی شرح کی ضرورت ہے کیونکہ مصنف کشف نے اپنے دعاوی پر دلائل نہیں دیئے بطور مثال ہم ان کا ایک دعوی پیش کر کے اس کی شرح کرتے ہیں۔ مصنف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف لکھتے ہیں کہ:

آپ (مرزا) ہر ایک منکر دعا کو بڑے زور سے للکارتے ہوئے فرماتے ہیں

آنکہ گوئی گر دعا ہارا اثر بودے کجا ست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زمن اسرار قدرت ہا ئے حق
قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعاء مستجاب

(کشف الظنون۔ص ۳۶)

یعنی اے منکر دعا، میرے پاس آکر دعائے مستجاب کا نمونہ دیکھ لے۔

ہمارے خیال میں یہ طریقہ کلام بہت اچھا ہے کیونکہ یہ استدلالی طریق نہیں بلکہ معائنہ ہے لیس الخبر کا لمعا ئنۃ ۔

مصنف نے مرزا صاحب کے اس زبردست دعوی کے ثبوت میں کوئی واقعہ پیش نہیں کیا اس لئے یہ دعوی باوجود زبردست ہونے کے معلق رہا لہذا ہم بطور مثال اس کی تشریح کرتے ہیں مثلاً حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کی تھی کہ:

اے میرے آقا میرے بھیجنے والے میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔

ر بنا افتح بينها و بين قو منا با لحق و انت خير الفا تحين .

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین کرام! یہ ایک ایسی دعا ہے کہ اس کی قبولیت کا الہام بھی حضرت ممدوح کو ہوا تھا اجیب دعوۃ الدا ع ۔اخبار بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو اسی پرچہ بدر میں مرزا صاحب نے اس دعا کو مستجاب (قبول شدہ) فرمایا تھا اب دیکھئے دعا کے الفاظ ایک مرتبہ پھر پڑھ جایئے اور واقعہ بھی سامنے رکھئے کہ کون مر گیا اور کون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ رہا۔ پھر انصاف کیجئے کہ اس دعا کی قبولیت میں کسی کو شک ہوسکتا ہے؟ ہمارے خیال میں مصنف ممدوح اس طرح اپنی کتاب کے دعاوی کو مدلل کریں تو کتاب بہت مقبول ہوگی اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ دفتر اہل حدیث کی طرف سے بابو حبیب اللہ کلرک یا منشی محمد عبداللہ معمار مصنف محمدیہ پاکٹ بک کو یہ خدمت سپرد کی جائے۔ و ما ذلك علی اللہ بعزیز

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۲ ص ۴)

بارقۃ السیف۔۵

حضرت مولانا ابوالقاسم سیفؒ بنارسی لکھتے ہیں: مسئلہ حیات عیسیٰ کی مخالفت میں مرزائی لوگ شرح فقہ اکبر مصری کے حوالہ سے ایک محرف حدیث یوں نقل کرتے ہیں ۔

لو کان عیسی حیّا لما وسعه الا اتباعی (احمدیہ ڈائری۔ص ۳۲۹) ۔

یعنی حضرت عیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے حالانکہ شرح فقہ اکبر کے تمام قدیمی نسخوں میں روایت مذکورہ یوں مرقوم ہے لو کان موسی حیاً .. الخ ۔ دیکھو طبع لاہور جو مرزا صاحب کے دعوی نبوت سے بہت پیشتر طبع ہوکر شائع ہوئی تھے۔ پھر مطبع مجتبائی دہلی میں ۱۳۰۷ھ میں طبع ہوئی پھر اسی مطبع میں ۱۳۱۴ھ میں چھپی ۔ ان تمام نسخوں میں لو کان موسی حیاً ہے۔ البتہ ۱۳۲۳ھ میں جو نسخہ مصر میں طبع ہوا پھر اسی کی نقل ۱۳۲۷ھ میں دوبارہ مصر میں شائع ہوئی ان دونوں میں تمام قدیم مطبوع اور قلمی نسخوں کے خلاف لو کان عیسی حیاً شائع ہوا ہے۔ یہ تحریف یا تو کسی کی کارستانی ہے (کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں) یا مطبع والوں کی غلطی اور مصحح کی کوتاہ نظری سے ہوئی ہے۔

اگر یہ عبارت صحیح ہو اور ملا علی قاری نے درحقیقت لو کان عیسی حیاً ہی تحریر کیا ہو، تو ان کی اوپر کی عبارت کے خلاف ہوتا کیونکہ وہ حدیث مذکور کے پیشتر متصل لکھتے ہیں: عند نزول عیسی من السماء یعنی حضرت عیسیٰ کا نزول آسمان سے وہ ثابت کرتے ہیں اور اسی کی دلیل میں حدیث مذکور پیش کرتے ہیں۔ پس اگر دلیل یہ ہو کہ عیسیٰ مرگئے اگر زندہ ہوتے تو دین محمدی کی پیروی کرتے اور دعوی یہ کہ وہ آسمان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوں گے تو ماشاء اللہ دعوی ودلیل میں کیسی تقریب تام ہوگی؟ پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی۔

پس مصری نسخہ میں یقیناً تحریف ہوئی ہے کیونکہ دلیل دعوی کے مخالف ہے علاوہ ازیں ملا علی قاری نے حدیث مذکور لکھ کر اپنی شرح شفاء کا حوالہ بھی دیا ہے لکھتے ہیں؛ و قد بینت و جه ذ لك... فی شر ح الشفاء

پس دیکھنا چاہیے کہ ملا صاحب نے اپنی شرح شفا میں کیا لکھا ہے؟

ملا صاحب کی شرح شفا استنبول میں ۱۳۰۹ھ میں شرح فقہ اکبر مطبوع مصر سے بہت پہلے طبع ہوئی ہے اس کی جلد اول فصل سابع میں لکھتے ہیں:

و الیه اشار ﷺ بقو له حین ر أ ی عمر انه ینظر فی صحیفة من التوراة لو کا ن موسی حیاً لما وسعه الا اتبا عی

(ج ا ص ۱۰٦)۔ یعنی حضرت عمرؓ جب توراۃ پڑھتے ہوئے دربار نبوی میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو اس حالت میں دیکھ کر فرمایا کہ اگر موسی زندہ ہوتے تو ان کے لئے بجز میری پیروی کے اور کچھ بن نہ آتا۔

دیکھو یہاں صاف صاف لفظ موسی بجائے عیسی موجود ہے اسی کو ملا صاحب نے شرح فقہ اکبر میں نقل فرمایا ہے تو شرح فقہ اکبر کی عبارت میں بھی بجائے لفظ عیسی، کے لفظ موسی چاہیے جیسا کہ ہندی اور قلمی نسخوں میں موجود ہے۔ پس مصری نسخہ یقیناً غلط اور محرف ہے۔

یہی ملا علی قاری اپنی موضوعات کبیر، جو ۱۲۸۹ھ میں طبع ہوئی تھی، میں لکھتے ہیں:

و یقو یه حد یث لو کا ن موسی حیاً لما وسعه ا لا اتبا عی (ص ٦٧)

یہاں بھی عیسی کی بجائے لفظ موسی تحریر کیا ہے۔

ملا صاحب اپنی ممدوح اپنی چوتھی کتاب مرقات شرح مشکوۃ مطبوعہ مصر میں ارقام فرماتے ہیں:

و لو کان ای موسی کما فی نسخة حیاً ای فی الد نیا

(ج ا ص ۲۵۱)۔ یعنی موسی اگر دنیا میں زندہ موجود ہوتے۔

یہاں بھی لفظ موسی بصراحت مرقوم ہے

اسی طرح مسند احمد بیہقی دارمی اور مشکوۃ وغیرہ کتب حدیث میں لو کا ن موسی حیاً وارد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ملا علی قاری نے انہیں حوالوں سے اپنی تمام تصانیف میں لو کان موسی حیاً نقل کیا ہے پھر یہ کیونکر باور کیا جاسکتا ہے کہ شرح فقہ اکبر میں وہ لو کان عیسی نقل کریں گے

لہذا مثل آفتاب نیم روز واضح ہو گیا کہ مصری نسخہ میں عیسی غلط طبع ہو گیا ہے جس سے مرزائیوں کا بظاہر فائدہ ہو گیا اور بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

محمدیوں کو احمدیوں کے اس مغالطہ سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۲ ص ۵)

اخبار مجاہد کا پریشان خواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار مجاہد لاہور مجلس احرار کا آرگن ہے مجلس احرار وہ جماعت ہے جس کا اعلان ہے کہ میں شیعہ، سنی، اہل حدیث وغیرہ سب سے مرکب ہوں (مجاہد ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء)۔ اسی حیثیت سے ہم آج اس کا ذکر کرتے ہیں ورنہ جس بات کا ذکر کرنا ہے وہ اگر کسی اور اخبار میں شائع ہوتی تو ہم ذکر نہ کرتے۔

مجاہد (۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء) میں ایک خواب لکھا ہے جس میں ہمارے نقطہ نظر سے دو باتیں قابل غور ہیں ایک تو نفس خواب جو کہ بناوٹی ہے دوم اس میں ہمارے ذکر میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔

خواب کا مضمون یہ بتایا گیا ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت کی ایک کانفرنس ہے اس میں وہ یا ان کے نمائندے اپنا اپنا مقصد اور کارگذاری کی روداد سنا رہے ہیں۔ اس بیان میں مضمون نگار خواب بین نے رنگا آمیزی سے نمک مرچ لگا کر اپنے ہم مذاق ناظرین کو چند منٹوں تک ہنسایا ہے۔ پہلے ہم نفس خواب کے متعلق عرض کرتے ہیں کیونکہ یہ شرعی مسئلہ ہے حدیث میں ارشاد ہے:

انّ من افری الفری القرآن ان یرِی الرجل عینیه مالم تریا (بخاری) یعنی کسی پر افترا کرنا کرنا سخت گناہ ہے۔ ان سب افتراءات سے بڑا افتراء جھوٹا خواب بنانا ہے کیونکہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ ہے

یعنی جھوٹا خواب بنانا بھی دراصل خدا پر افتراء کرنا ہے جو بڑا افتراء ہے۔ مجلس احرار کے اہل علم حضرات اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کوملحوظ رکھ اس خواب ساز کے حق میں غور کریں کہ جن جھوٹے مدعیان کا اس نے نقشہ دکھایا ہے بحکم حد یث خود بھی ان میں داخل ہے یا نہیں۔ہم اس میں کچھ نہیں کہتے لها ما کسبت و علیها ما اکتسبت

اس کے بعد ہم خواب مذکور کے اس حصے پر نظر کرتے ہیں جس میں ہم پر سخت ترین حملہ بلکہ افتراء کیا ہے۔حملہ تو یہ ہے کہ ہم دونوں (ثناءاللہ امرتسری وابراہیم سیالکوٹی) کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہم مرزائیوں سے بحث مباحثہ روٹی کمانے کے لئے کرتے تھے۔پھر احرار کی بابت لکھا ہے کہ انہوں نے بحث مباحثہ کی بجائے ڈنڈا استعمال کیا۔ ہم اس بات کے تو قائل ہیں کہ احرار ڈنڈہ استعمال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کے ڈنڈے میں عصاء موسوی کی برکت دے لیکن یہ بات کہ احرار نے مناظرات بند کر دیئے ، ہم اس دعوی کو واقعات کی روشنی میں غلط دیکھتے ہیں

پہلا گواہ: انجمن سیف الاسلام دہلی کے جلسہ میں مرزائیوں کے دونوں اصناف کے ساتھ مناظرہ ہوا۔جلسہ میں مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار،مولوی عطاءاللہ شاہ امیر احرار موجود تھے(اخبار احسان لاہور ۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

دوسرا گواہ: مولوی نور محمد صدر احرار کا مناظرہ عمر دین مرزائی کے ساتھ ہوا۔ (مجاہد ۴، اکتوبر ۱۹۳۵ء)

تیسرا گواہ: مجلس احرار(ہوتی) کی طرف سے مرزائی مبلغ کو دعوت مناظرہ دی گئی ۔(مجاہد ۴۔اکتوبر ۱۹۳۵ء)

چوتھا گواہ : مولوی لال حسین اختر جن کو احرار اپنا مبلغ کہتے ہیں مرزائیوں سے جگہ جگہ مباحثات کرتے پھرتے ہیں یہاں تک کہ افریقہ میں بھی ان کو بھیجا گیا اور ان کی کاروائی کو (چاہے وہ شخصی ہو) احرار اپنا ہی کام بیان کرتے رہے۔

ان شہادات سے ثابت ہوتا ہے کہ احرار بھی مناظرات مرزائیہ کو حرام قطعی نہیں جانتے بلکہ اگر ضرورت بود روا باشد پر عمل کرتے ہیں ۔یہی ہمارا طریق ہے۔

ہاں فرق اتنا ہے کہ ہمارا مناظرہ کتابی ہوتا ہے احرار کے مناظرہ میں بقول ان کے ڈنڈہ:

ہر کسے را بہر کارے ساختند

جملہ معترضہ: ہم اہل حدیث گروہ کے مناظرہ میں کبھی تلخی یا سخت کلامی نہیں ہوئی۔جماعت مرزائیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ہمارے حسن سلوک کے شکریہ کی بجائے کفران نعمت کیا تو خدا کی غیرت نے احرار کو بصورت تازیانہ ان پر مسلط کیا۔ سچ ہے: شامت اعمال ما صورت حرّ ان گرفت

بہرحال بوقت ضرورت ہم اب بھی مباحثہ کو تیار ہیں گو بفحوائے قتل داؤد جالوت جماعت اہل حدیث کے داؤد نے قادیانی جالوت مار دیا حمداللہ وشکراللہ تاہم بحکم: سپاہیو! لڑوگے؟ ہمارا کام کیا؟ ہم پروقت تیار ہیں چنانچہ دسمبر ۱۹۳۵ء کے ایام جلسہ مرزائیہ میں بھی اشتہار مناظرہ دیا تھا جو اہل حدیث ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۱۱ پر درج ہو چکا ہے لیکن ادھر سے بحکم: چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند کوئی جواب نہیں آیا۔ کیوں؟ انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

افتراء علینا:

اختلاف رائے ہو یا مخالفت اس میں تو انسان معذور ہو سکتا ہے لیکن افتراء کرنے یا بہتان لگانے میں معذور نہیں ہو سکتا صاف ارشاد ہے:

و الذین یؤذون المومنین و المؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً و اثماً مبیناً . جو لوگ کسی مومن ناکردہ گناہ پر بہتان لگا کر تکلیف دیتے ہیں وہ بڑا بہتان اور صریح گناہ اٹھاتے ہیں

احرار کے اہل علم واقعات پر غور کر کے فیصلہ کریں کہ حقیقت کیا ہے۔ مجاہد کے خواب ساز نے بناوٹی کانفرنس میں قادیانی نمائندہ کی تقریر میں اشارۃً ہمیں مطعون بنانے کو یوں لکھا ہے (گویا قادیانی نمائندہ کہتا ہے):

حضرات ہم ان مولویوں کو جو ہم سے مناظرہ کیا کرتے تھے شکرگذار ہیں کہ انہوں نے احرار کے مقابلہ پر ہماری امداد فراخ دلی کے ساتھ کی مولوی ثناءاللہ نے اعلان کر دیا کہ میں اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی احرار کانفرنس میں ہرگز ہرگز شامل نہ ہوں گے کیونکہ احرار نے ہمارا مشورہ ضروری نہیں سمجھا اس کا مطلب یہ تھا کہ اہلحدیث ٹائپ کے مسلمان اس یلغار میں شامل نہ ہوں۔ مقدمہ کے دوران میں بھی ہم ان سے مدد لیتے رہے۔ (اخبار مجاہد ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۸)

خواب ساز مفتری (یہ لفظ حدیث مرقومہ سے مستنبط ہے ہمارا نہیں۔ ثناءاللہ) نے مقدمہ میں قادیانیوں کو ہماری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدد دینے کا اشارہ کیا ہے محض جھوٹ بہتان اور افتراء ہے۔ ہاں واقعہ یہ ہے کہ ہم نے مقدمہ احرار میں احرار کو وہ مدد دی جو کسی نے نہیں دی نہ کوئی دے سکتا تھا جس کا اظہار آج ہم اس جھوٹے افتراء کے دفعیہ کے لئے کرتے ہیں جو احراری اخبار مجاہد اور اس کے مفتری خواب ساز نے ہم پر لگایا ہے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب سے ہمارے ذاتی اور خاندانی مراسم ہیں ان کا کوئی بھی کام ہو ہم اس میں مدد کرتے ہیں اور کریں گے۔ انشاء اللہ

اسلئے مقدمہ کے دوران وہ خود مع مولوی محمد قاسم شاہجہان پوری صاحبان آئے اور مرزائی لٹریچر کی اعانت چاہی، تو ہم نے بحکم قرآن ان استنصرو کم فی الدین فعلیکم النصر ذخیرہ لٹریچر مرزائیہ کھول دیا۔ آپ جو کچھ لے جا سکتے تھے لے گئے۔ اس کے بعد پھر ان کا طلبی کا خط آیا چونکہ وہ خط مفتری مذکور کے افتراء کی بیخ کنی کو کافی ترین ہے اس لئے ہم اسے بھی درج کرتے ہیں جو یہ ہے:

امرتسر سٹیشن :۹ جنوری ۱۹۳۵ء۔ مکرمی محترمی السلام علیکم:

حکیم محمد غوث کو یہ رقعہ دے کر خدمت میں بھیجتا ہوں ۱۹۲۹ء کا ریویو آف ریلی جنز ان کو آج ہی عنایت فرما دیں۔ اس کی سخت ضرورت ہے۔ بار بار آپ کو تکلیف اس لئے دیتا ہوں کہ اور کوئی صاحب نظر نہیں آتے الفضل کا سارا فائل اس وقت تک محفوظ ہے اور اس وقت کام دے رہا ہے میں انتخاب نہیں کر سکتا کہ کون سا رکھوں اور کون سا واپس کروں سب ہی کام دے رہا ہے۔ رہنے دیں یہ کام بھی آخر اہمیت رکھتا ہے۔ والسلام۔ دعا گو عطا اللہ بخاری

ناظرین! غور کریں کہ ہم نے کانفرنس احرار کو چھوڑا، یا احرار نے ہم کو چھوڑا۔ بے شک احرار نے ہم کو چھوڑا۔ جس کی وجہ ہم جانتے ہیں: مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز

ناظرین! یہ ہے ہماری مدد جو ہم نے اپنی حیثیت کے مطابق مقدمہ احرار میں کی۔ جس کی بابت امیر احرار خود معترف ہیں کہ کسی دوسرے سے یہ مدد طلب نہیں ہو سکتی نہ کوئی دے سکتا ہے سچ ہے اور بالکل سچ ہے:

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانے میں جب دوسرا نہیں ملتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بات ہم کہہ چکے ہیں کہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب سے ہمارے مراسم خاندانی ہیں وہ ہمارے عزیز ہیں ان کی وجہ سے یہ اعانت کچھ قابل ذکر نہیں مگر مجاہد نے ہم پر افتراء کر کے ہمیں صفائی پیش کرنے پر مجبور کر دیا الی اللہ المشتکی

مولانا ابراہیم صاحب نے بھی قادیانیوں کو کوئی مدد نہیں دی۔ ہاں خزانہ احرار میں قریباً ڈیڑھ سو روپیہ جمع کر کے بھیجا جس کی رسید مجاہد میں چھپ چکی ہے۔ یہی ان کا گناہ ہے۔

ہاں یہ صحیح ہے کہ ہم دونوں احرار کے جلسہ قادیان میں نہیں گئے تھے جس کی بابت ہمارا اعلان ہو چکا تھا جس میں مفتری خواب ساز نے تحریف کر کے اپنے ناظرین کو دھوکہ دیا ہے ہم وہ الفاظ سارے نقل کر دیتے ہیں:

> جلسہ قادیان جو عنقریب ہونے والا ہے، لوگ میری شرکت کی بابت سوال کرتے ہیں۔ ان کو واضح ہو کہ بانیان جلسہ نے اپنی کسی مصلحت کے ماتحت نہ مجھ سے مشورہ لیا نہ دعوت دی۔ مولانا ابراہیم صاحب کے خط سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا۔ ان حالات میں ہماری شرکت نہ ہوگی

(اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

اس اعلان کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک لڑکا امرتسری ثناء اللہ نامی کراچی میں کلرک ہے۔ احرار نے اپنے اشتہار جلسہ کے مدعوین میں اس کو مولوی ثناء اللہ لکھا تھا۔ اس پر بعض احباب نے دریافت کیا تو ہم نے یہ نوٹ شائع کیا تھا جس کا ہمیں افسوس ہے کیونکہ مولوی میر محمد صاحب بھانبڑی نے بعد جلسہ قادیان ہم کو بتایا کہ آپ کی عدم شرکت کی وجہ سے لوگ مع امدادی چندہ کے واپس چلے گئے۔ و اللہ اعلم

اس کے علاوہ ہم اکابر احرار سے پوچھتے ہیں کہ سیالکوٹ میں آپ نے جو کانفرنس کی اس میں ہم کو خاص کر مولانا ابراہیم صاحب کو جو خود سیالکوٹ میں تھے اور چند روز قبل ایک امدادی رقم بھیج چکے تھے آپ نے کانفرنس میں دعوت دی؟

سچ بولنا گناہ نہیں۔ آپ کے بڑے سکرٹری صاحب جو کئی ہفتے پہلے جا کر استقبالیہ کمیٹی کا کام کرتے تھے اتنا بیان شائع کریں کہ حقیقت کیا ہے کیا ہم دونوں کو یا ہم میں سے کسی ایک کو شرکت کی دعوت دی؟ ناظرین احرار اور غیر احرار اللہ غور کریں کہ کوئی جماعت یا کوئی شخص بھی ایسا ہے جو اپنے معاونین سے ایسی سرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہری کرے اورالٹااس پرالزام دھرے۔

مجاہد!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا۔یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

اطلاع: جب تک مجاہد کے منتظم اعلی اس مصنوعی خواب اوراس کے افترائی مضمون سے بیزاری کا اعلان نہ کریں ہم مجبور ہیں کہ اس مضمون میں ان سب کوشریک جانیں حضرت شیخ سعدی بھی فرماتے:

نہ سگ دامنِ کاروانے درید
کہ دہقاں ناداں کہ سگ پر درید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ءمطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ اص ۳۔۵)

مسیح پھر زمین پر

جناب مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

قتل دجال:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسی ،دجال کواپنے نیزے سے قتل کریں گے بلکہ نیزے کواس کے خون سے آلودہ کردکھائیں گے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں عیسی کواس کام کے لئے منتخب کیا گیا؟

جواباً عرض ہے کہ دنیا میں سنت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ باطل جس رنگ اورروپ میں دنیا پر چھایا ہوتا ہے اس سے ملتا جلتا رنگ وروپ ایک خدا کا بندہ لے کرآتا ہے جوکہ باطل کوآ کر مٹادیتا ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ باطل ایک ملمع کی طرح عارضی ہوتا ہے جوکہ ذرا سے تاؤ سے اتر جاتا ہے اورحق جوکہ ایک ٹھوس اورحقیقت اس کے رگ وریشہ میں بسی ہوئی ہوتی ہے وہ قائم رہتا ہے

قل جاء الحق و زهق البا طل انّ البا طل كا ن ز هو قاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اے محمد کہدیں کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ تحقیق باطل مٹ جانے والا ہے)

جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کو جادوگروں کے مقابلہ میں لاٹھی سے اژدھا بننے کا معجزہ دیا گیا کیونکہ جادوگر رسیوں اور لاٹھیوں ہی سے جادو کے ذریعہ سانپ بنا کر لوگوں کو مسحور کر لیتے تھے اور ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کو قرآن مجید جو نہائت ہی فصیح و بلیغ کلام ہے بطور معجزہ دیا گیا کیونکہ عرب میں اس قت فصاحت و بلاغت کا بڑا زور تھا۔

دجال کو یہ استدراج حاصل ہوگا کہ وہ ایک شخص کو قتل کر کے زندہ کر سکے گا جیسا کہ حدیث میں آیا

فیو شر بالمیشا رین مفر قة حتی یفرّق بین ر جلیه قا ل ثم یمشی الد جا ل بین القطعتین ثم یقو ل له قم فیستوی قا ئماً (مشکوة باب العلا ما ت بین یدی السا عة و ذکر الد جا ل ص ٤٦٦)

اب اس قسم کے استدراج (باطل) کے لئے ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ ویسے ہی خدا کے معجزہ لے کر آئے اور اس حق کے ذریعے باطل کو دور کر سکے ۔سو خدا کے حکم سے مردہ زندہ کرنے کا معجزہ

و اذ تحی المو تی با ذنی (قرآن)

(اور اے عیسی وہ وقت یاد کر جب کہ تو میرے حکم سے مردے زندہ کرتا تھا)

سوائے عیسیٰؑ کے اور کسی کو نہیں دیا گیا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ دجال (جس سے نوحؑ سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء ڈراتے آئے ہیں) کے مقابلہ میں عیسیٰؑ کو بھیجا جائے کیونکہ اس کے مقابلہ کے لئے ایسا ہی شخص زیادہ موزوں ہوسکتا ہے۔

اب پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ایک سابق پیغمبر کو اس کام کے لئے مامور کیا جاتا ہے ؟

سو اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت ہمارے پیغمبر محمد ﷺ پر ختم ہو چکی ہے کیونکہ دین اسلام جو ابتداء سے چلا آتا ہے ہمارے پیغمبر ﷺ کے دور میں مکمل ہو گیا

کما قا ل الله تعا لی: الیو م اکملت لکم د ینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم ا لاسلا م دیناً (آج میں، خدا، نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین چن لیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قال رسو ل الله ﷺ : لا نبی بعدی ختم بی النبیو ن

(حدیث)(میرے بعد کوئی نبی نہیں۔مجھ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا گیا)

اب کوئی نبی نہیں آ سکتا اس لئے عیسی کو دوبارہ دجال کے مقابلے میں بھیجا جائے گا اور وہ خدا کے حکم سے غالب ہوں گے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ ضروری تھا کہ ایک سابق پیغمبر کو بھیج کر دجال قتل کروایا جائے کیوں نہ امت محمدیہ میں سے کسی کو اس کے قتل کے لئے چن لیا جاتا؟

سو عرض ہے کہ نبوت تو محمد ﷺ پر ختم ہو چکی اور کوئی نیا نبی تو ہو نہیں سکتا (کما مرّ) اور فتنہ دجال ایک بڑا بھاری ہی فتنہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما بین خلق آ دم الی قیا م السا عة امر اکبر من الد جا ل

(مسلم) (آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی اور فتنہ نہیں)

جس کو کوئی نبی ہی دور کر سکتا ہے کسی امتی کو یہ طاقت نہیں مل سکتی کہ وہ اسے فرو کر سکے کیونکہ ایک امتی کو اس کے پیغمبر سے بڑھ کر بطور کرامت کے کچھ نہیں مل سکتا ہاں ایک نبی کو دورے نبی سے بڑھ کر بہت کچھ مل سکتا ہے

کما قا ل الله تعا لی : تلك الرّ سل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من كلّم الله و رفع بعضهم در جا ت و آ تینا عیسی بن مریم البینا ت و ایّد نا ه برو ح القدس (البقرة:۲۵۳)

(یہ اللہ کے رسول ہیں فضلیت دہ ہم نے بعض کو اوپر بعض کے۔بعض ان میں سے وہ ہیں کہ اللہ نے ان سے کلام کی اور بعض کے درجے بلند کئے اور وی ہم نے عیسی بن مریم کو روشن دلیلیں اور مدد کی ہم نے اس کی حضرت جبریل سے)

پس اس سے معلوم ہوا کہ مردہ زندہ کرنے کی کرامت ایک امتی یعنی امت محمد ﷺ کو نہیں مل سکتی کیونکہ ہمارے رسول ﷺ کو مردہ زندہ کرنے کا معجزہ نہیں ملا ۔ اور و انّـه لعلم للسا عة (وہ قیامت کے لئے نشان ہے) کے ماتحت وہ قیامت کے نشانات میں سے بھی ہے اور زندہ آسمان پر اٹھایا جا چکا ہے اسے دوبارہ زمین پر نازل کر دیا جائے اور مسیح دجال جس کو مردہ زندہ کرنے کا استدراج حاصل ہے اسے مردہ کو زندہ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے معجزے سے عاجز کردے اور اسے قتل کردے۔

دجال سے تمام انبیاء حضرت نوحؑ سے لے کر ہمارے پیغمبر ﷺ تک سبھی ہی ڈراتے آئے ہیں

ان عبد الله بن عمر قال قام رسول الله ﷺ فی الناس فأثنی علی الله بما هو اهله، ثم ذکر الدجال. فقال:

انی لأنذرکموه و ما من نبی الّا و قد انذره قومه، و لکنی سأقول لکم فیه قولًا لم یقله نبی لقومه: انه اعور. و ان الله لیس بأعور (صحیح بخاری حدیث نمبر ۷۱۲۷)

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ہر نماز میں یہ دعا مقرر کردی کہ ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگا کریں

و اعوذ بك من فتنة المسیح الدجال (اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں)

عن عروة: انّ عائشة قالت: سمعت رسول الله ﷺ یستعیذ فی صلاته من فتنة الدجال (صحیح بخاری۔ حدیث نمبر ۷۱۲۹)

سو ایسی خطرناک شخصیت کے لئے خدا کی مخلوق میں سے سب سے زبردست اور اعلیٰ گروہ یعنی انبیاء میں سے کوئی شخص ہونا چاہیے تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہی چاہا کہ حضرت عیسیٰؑ کو جو کہ اللہ کی طرف سے سچے مسیح ہیں ایک جھوٹے مسیح یعنی مسیح الدجال کے مقابلہ میں بھیجا جائے اور وہی اس کے فتنہ کو روک کر اسے قتل کردے اور قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا کا اعلان کردے۔

اب ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ انبیاء سے کیوں صرف حضرت عیسیٰؑ کا انتخاب کیا گیا؟ سو عرض ہے کہ دجال کے قتل کیلئے انبیاء میں صرف حضرت عیسیٰؑ کا اس واسطے انتخاب ضروری ہوا تاکہ اشتراک اسمی (یعنی دونوں مسیح کے نام سے موسوم ہوں گے) سے جو غلطی پیدا ہوا سے اسی ہی نام والے سے دور کیا جائے یعنی ایک شخص ایک نام سے جھوٹا دعوی کرتا ہے تو ضروری ہے اس جھوٹے کو سچے نام والا آکر سچے دعوے سے مٹا دے۔

کیونکہ دجال مسیح کے نام سے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا بلکہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح استدراج سے مردہ زندہ کر دکھانے کے شعبدے بھی دکھائے گا۔ پس ضروری ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ جو خدا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچے مسیح ہیں وہ آ کر جھوٹے مسیح کو آ کر قتل کر دیں اور قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً کے مصداق سچ اور حق کو قائم کر دیں۔

حضرت عیسی کی پہچان:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ سے مسلمانوں کے امام نزول کے وقت یہ کہیں گے کہ آیئے ہمیں نماز پڑھایئے اور وہ جواب میں کہیں گے کہ یہ شرف اللہ نے اسی امت کو بخشا ہے، تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ابن مریم (عیسیٰؑ) امت محمدیہ کا فرد نہیں ہوں گے بلکہ غیر امت محمدیہ میں سے ہوں گے اور وہ کون ہیں؟ اور وہی ہیں جن کا ذکر قرآن میں آتا ہے۔ اور ایسا سن کر کسی صحابی کو تعجب نہیں ہوتا تو وہ پوچھ لیتے کہ یہ ابن مریم کون ہونگے؟ کیونکہ صحابہ کا قاعدہ تھا کہ جس بات کو وہ نہ سمجھتے، فوراً رسول اللہ ﷺ دریافت کر لیتے۔ جیسا کہ ابھی حضرت نواسؓ بن سمعان والی حدیث میں گذر چکا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا پہلا دن سال کے برابر ہوگا، تو کیا ایک ہی دن کی نمازیں کافی ہونگی۔ جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اندازے سے نمازیں پڑھ لیا کریں الغرض ماہرین علم حدیث سے یہ امر مخفی نہیں دوسرے یہ بات بھی ہے کہ صحابہ کو معلوم تھا کہ قرآن مجید میں حضرت عیسی کے متعلق و انّہ لعلم للسّاعۃ موجود ہے اس لئے وہی ہستی ہوسکتی ہے لاغیرہ

اس سے ایک اور بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ دو الگ الگ ہستیاں ہوں گی اور دونوں حضرات کی برکت سے پھر اسلام کا بول بالا ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ص ۵۔۶)

بارقۃ السیف۔۶

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

ریش و برودت:

یہ مسئلہ میرے خیال میں اتنا اہم نہیں کہ اس پر قلم اٹھایا جائے۔ زمانہ ماضی وحال میں اس مسئلہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی واردو میں متعدد کتب ورسائل لکھے جا چکے ہیں۔اور ہر قسم کے شبہات کے کافی جوابات دیئے جا چکے ہیں۔لیکن کلکتہ کے ایک اخبار میں تین اعتراضات ایسے کئے گئے ہیں جن کے جوابات اب تک شائع نہیں ہوئے۔اس لئے میں نے اپنے مضمون میں انہیں تین امروں کی طرف توجہ کی ہے۔ بعو ن الله

ا۔ پہلا اعتراض یہ ہے کہ ڈاڑھی بڑھانی کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ سامی نسل کے تمام مذہب والے (عرب بت پرست یعنی مشرکین ، اور یہود و نصاری سب ہی) ڈاڑھیاں رکھتے تھے صرف غیر سامی النسل جو تھے وہ ڈاڑھیاں کتراتے یا منڈاتے تھے اسی لئے حدیث میں مجوس کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے جو سامی النسل نہ تھے۔

یہ خیال اور تحقیق محض غلط اور قصور نظر کا نتیجہ ہے۔حدیث صحیحین میں خالفوا المشر کین کا لفظ بھی وارد ہے جس سے معلوم ہوا کہ عرب بت پرست بھی باوجود سامی النسل ہونے کے داڑھیاں نہیں رکھتے تھے، جب تو ان کی مخالفت کا حکم دیا گیا۔مسند بزاز میں صاف وارد ہے

عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل النبی ﷺ انّ اھل الشر ك یعفو ن شوا ر بھم و یھفو ن لحا ھم فخالفو ھم (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین مونچھیں بڑھاتے اور ڈاڑھیاں صاف کرتے ہیں تم اے مسلمانو! ان کا خلاف کرو)

اسی طرح یہود ونصاری بھی جو سامی النسل تھے ڈاڑھیاں نہیں رکھتے تھے مسند احمد میں آیا ہے:

عن ابی اما مۃ مر فوعاً ان اھل الکتا ب یقصّو ن عثا نیتھم و یو فرو ن مبا لھم فقصوا سبا لکم و فروا عثا نیتکم و خالفوا اھل الکتا ب و عن ابی ھر یرہ مر فوعاً اعفوا اللحی و جزوا الشوا ر ب و لا تشبھوا با لیھود و النصاری (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہود ونصاری اپنی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں کاٹتے تھے پس تم اے مسلمانوں !مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔اور اس کا الٹا کر کے یہود ونصاری کے مشابہ نہ بنو)۔

مسند احمد کی دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ سامی النسل یہود ونصاری ڈاڑھیوں کے دشمن تھے ۔اور بزاز وصحیحین کی حدیثوں سے مشرکین عرب (سامی النسل) کی ڈاڑھیوں سے دشمنی ثابت ہوئی ۔پس واضح ہوگیا کہ یہ شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ اپنی مونچھیں پست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرائیں اور اپنی ڈاڑھیاں بڑھائیں۔ لہذا اس حکم کے عامل صرف مسلمان تھے اور کوئی نہیں۔

۲۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جن روایات میں خمس من الفطرة یا عشر من الفطرة آیا ہے۔ اس میں فطرت سے مراد عرب کا مزاج وطبیعت ہے۔

فطرت کے یہ معنی بالکل بناوٹی اور خلاف تصریحات محدثین واہل لغت ہیں۔ معترض چونکہ اقوال الرجال کو نہیں مانتا، اس لئے اس کی تسکین کے لئے کتاب وسنت سے معنی نقل کئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں فطرت کے معنی الدین القیم ساتھ ہی مذکور ہیں۔ حدیث میں صراحۃً وارد ہے

عن ابی هريرة قال قال النبی ﷺ من فطرة الاسلام اخذ الشارب و اعفاء اللحی رواه ابن حبان فی صحيحه عن ابن عمر مرفوعاً انا آل محمد نعفی لحانا و نحفی شوار بنا رواہ الدیلمی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مونچھیں کاٹنی اور ڈاڑھیاں بڑھانی اسلامی فطرت ہے ہم محمد والے ڈاڑھیاں بڑھاتے ہیں اور مونچھیں پست کرتے ہیں۔

ایک اور روایت میں عشر من فطرتی و فطرة ابراهيم آیا ہے

اور ایک روایت میں من السنة وارد ہوا ہے۔ (نووی)

معلوم ہوا کہ حدیث میں فطرت کے معنی دین اسلام، سنت انبیاء، اور طریقہ محمدیہ ہے کما ثبت من الاحاديث

۳۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈانے یا کترانے پر کوئی سزا یا وعید حدیث میں نہیں آئی ہے۔

یہ بھی معترض کے قصور نظر کا نتیجہ ہے۔ سنئیے! طحاوی میں ہے

قال النبی ﷺ من قطع شعرة من لحيه او من تحت لحية لا يستجاب دعاءه و لا تنزل عليه الرحمة و الا ينظر الله اليه نظر رحمة و تسميه الملائكة ملعوناً و هو عندالله بمنزلة اليهود والنصارى (طحاوی)

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنی داڑھی سے خواہ نیچے سے ہی ایک بال کاٹے گا اس کی دعا قبول نہ ہوگی اس پر رحمت نازل نہ ہوگی نہ خدا اس پر رحم کرے گا۔ فرشتے اس کا نام ملعون رکھتے ہیں اور وہ خدا کے نزدیک یہود ونصاری کے برابر ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سنئیے

قال ﷺ من قصر او حلق لحية فهو ملعون و مردود فی الدنیا و الآخرة (شرح قنیه) (آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنی ڈاڑھی کترائے (یعنی ایک مشت کی مقدار سے کم کرے) وہ دنیا مے ملعون اور آخرت میں مردود ہے)۔

اور لیجئے ایک روایت میں یوں ہے:

لیس له عند الله خلاق (طبرانی کبیر) ۔(خدا کے ہاں اس کا کچھ نہیں)

ایک اور روایت میں ہے:

لم ینل شفاعتی و لم یشرب من حوضی (ابن عساکر)

(اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی، نہ وہ میرے حوض کوثر سے پانی پئے گا

اس سے زیادہ وعید اور سزا کیا چاہیے؟

خاتمہ: عشرت پسند، مغرب زدہ مسلمانوں میں چونکہ قرآن وحدیث کی کوئی عزت نہیں ہے، لہذا ان کے لئے مغرب کے ہی ایک ڈاکٹر کی تحقیق پیش کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ یہ لوگ اس کو سن کر ضرور ایمان لائیں گے۔

واشنگٹن کے ڈاکٹر آرتھر میکڈانلڈ کا مضمون نیویارک کے طبی رسالہ میڈیکل ریکارڈ بابت ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا ہے کہ:

ڈاڑھی منڈانے سے چہرہ کے عصبی اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں اور دانتوں اور جبڑے اور پھیپھڑے کی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں بالآخر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو طویل عمر نصیب نہیں ہوتی

آج کل کے ایک امریکن محقق کا نظریہ ہے کہ:

ڈاڑھی مونڈنے میں کم از کم فی ہفتہ ایک گھنٹہ وقت ضائع ہوتا ہے اس طرح سال میں ۵۲ گھنٹوں کا نقصان ہوتا اس نظریہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ امریکہ میں بہت لوگوں نے ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کی ہے

(ہند، کلکتہ ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء)

یہ تو نقصان وقت کا بیان تھا۔ پیسوں کا نقصان جس قدر ہوتا ہے ملاحظہ ہو۔ تمام ڈاڑھیاں منڈانے والوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعداد جو معمورہ عالم میں ہیں اگر ۳۶ کروڑ فرض کر لی جائے اور فی ہفتہ ہر ڈاڑھی منڈانے والے کا خرچ ۲۔ آنے مان لیا جائے، تو سارے ڈاڑھی منڈوں کا خرچ ہر سال کا دو ارب ۳۱ کروڑ ۴۲ لاکھ ۸۵ ہزار ۱۴۱۷ روپے چار آنے ہوتا ہے۔ یہ ہے مسلمانوں کا اسراف۔ خدا ہم مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے اور اپنے رسول کی سنت کی محبت ہمارے قلوب میں بھر دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ ص ۶۔۷)

مسلمانان عالم کے نام مسلمانان برلن کی اپیل

مسلمانان برلن کا ایک عام اور عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۵ء بسر کردگی جماعت اسلامیہ برلن میں ہوا۔ جلسہ کی کاروائی چھ بجے شام سے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ درمیان میں مسلمانان عالم مقیم برلن نے نہایت دلچسپی سے تمام کاروائی کو سنا۔ اور ان کو اصل اور پوری کیفیت سے آگاہی ہوئی جو حقیقت میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے یہاں برلن میں اپنا جال پھیلا رکھا ہے اور صرف احمدی فرقہ کی اسلام کی آڑ میں تبلیغ کی جاتی ہے مسلمانان عالم نے اس اس کو بھی ثابت کر دیا۔ اور احمدیوں کا تبلیغ کرنا بلا کسی نتیجہ کے ہے اور نہ ہی ان کی تبلیغ سے اسلام کی عزت بڑھی بلکہ اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ لغو اور جھوٹ کا پروپیگنڈہ کر کے اسلام کی آڑ میں یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیا اس کو فراموش کر دے کہ یہ فرقہ ضالہ احمدی ایسے شخص کو مجدد خیال کرتا ہے جس کے متعلق تمام عالم نے کفر اور مرتد کا فتوی دے دیا ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ص ۱۶)

برلن میں فتنہ احمدیہ

جرمنی میں جب سے احمدیہ فرقہ اشاعت اسلام کے لئے وارد ہوا ہے، اس وقت سے ان کا بہترین اشاعت اسلام اس میں ہے کہ وہ مسلمانان برلن میں نا اتفاقی پیدا کریں اور ہندوستان میں باطل اور لغو پروپیگنڈہ کر کے اشاعت اسلام کے نام سے اپنا پیٹ پالیں، یہی نہیں بلکہ عیش کی زندگی بسر کریں۔ یہ رویہ ایک عرصہ سے ان احمدیوں کا برلن میں جاری ہے۔

جماعت اسلامیہ برلن جو ۱۹۲۲ء سے برلن میں نہایت کامیاب خدمت انجام دے رہی ہے، ان سے ہمیشہ اپنا اسلامی فرض خیال کرتے ہوئے ان احمدیوں سے استدعا کی کہ وہ باطل اور جھوٹ پروپیگنڈہ کر کے مسلماناں عالم کی محنت کی کمائی کو برباد نہ کریں مگر ان احمدیوں نے کبھی پرواہ نہیں۔ راقم: حبیب الرحمان قریشی جنرل سکرٹری جماعت اسلامیہ برلن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ص ۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سر اقبال اور محمد علی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

امرتسر کی انجمن ترقی تعلیم نے جس کام کا آغاز کیا ڈاکٹر سر اقبال اس کی پیروی انجمن حمایت اسلام لاہور میں کرنی چاہتے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ انجمن ترقی تعلیم امرتسر نے اپنے ممبروں کی فہرست سے مرزائی ممبروں کو نکال دیا۔ ڈاکٹر اقبال صدر انجمن حمایت اسلام نے تحریک پیش کی ہے کہ انجمن کو مرزائیت کے ہر قسم کے اثر سے پاک کیا جائے، ورنہ میرا استعفا منظور کیا جائے۔

اس پر مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ انجمن کی ممبری اور خدمات میں جماعت احمدیہ کا قادیانی صنف داخل نہیں لاہوری صنف کے لوگ ہیں اس لئے ہم بتاتے ہیں کہ ہمارے عقاید ایسے نہیں کہ ہم کسی اسلامی انجمن سے خارج کئے جائیں۔ بڑا مسئلہ جس کی وجہ سے مسلمان احمدیت سے سخت نفرت کرتے ہیں نبوت مرزا کا مسئلہ ہے۔ سو ہم واضح طور پر بتاتے ہیں کہ نہ ہم مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں نہ مرزا صاحب نے خود نبوت کا دعوی کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے چند عقائد امور عامہ کی شکل میں بیان کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے خود مرزا صاحب اپنے دعوی کے انکار کی وجہ سے کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے تھے کیونکہ وہ مدعی نبوت نہ تھے۔

ہماری رائے میں قادیانی اور لاہوری اصناف کے فیصلے کے لئے سب سے بہتر منصف خود مرزا صاحب ہی ہو سکتے ہیں ان کے حق میں ان سے بہتر بلکہ ان جیسا بھی کوئی نہ ہوگا۔ اس لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ دونوں پارٹیاں غور سے سنیں:

احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسی اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہوسکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا یظھر علی غیبہ احد الّا من ارتضی من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قوت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہوسکتا ہے بجز اس شخص کے جو اسکا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہے تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے ایک ہی فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی صفائی سے پوری ہو جاتی

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰۔۳۹۱)

ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب آیت قرآنیہ سے اس امر کا ثبوت دیتے ہیں کہ نبی کے واسطے امور غیبیہ پر بکثرت اطلاع پانا ضروری ہے یعنی جس کو بکثرت اطلاع ملے وہ نبی ہے اور یہ وصف ساری امت محمدیہ میں (بجز مرزا صاحب) کسی بزرگ کو حاصل نہیں۔ اسلئے مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے کوئی نبی نہ ہوسکا، نہ ہوا۔ اگر ہوئے تو مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہوئے۔ اسی لئے نبوت مرزا ایک ایسا وصف ہے جو مخصوص بمرزا ہے۔

لاہوری جماعت مرزا غلام احمد صاحب کو محض مجدد کہتی ہے۔ وہ انصاف کرے کہ محض مجدد تو امت میں بہت سے ہوئے ہیں جن کو محمدی و احمدی سب تسلیم کرتے ہیں۔ پھر ان میں کیا کمی تھی کہ وہ نبی کے لقب سے محروم رہے اور مرزا صاحب قادیانی میں کیا مزیت تھی کہ وہ نبی ہو گئے۔

بہر حال یہ ایک سوال ہے۔ نبی ہوئے، یا نہ ہوئے۔ اس سے ہماری بحث نہیں۔ سب سے مقدم یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنا ہے کہ جس آیت سے مرزا صاحب قادیانی دلیل لائے ہیں وہ مجددین کے حق میں ہے یا انبیاء ورسل (سلام اللہ علیہم) کے حق میں۔

کچھ شک نہیں کہ انبیاء کرام کے حق میں ہے پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش کردہ دلیل سے یہی ثابت ہے کہ وہ اپنے ادعاء نبوت کا ثبوت پیش کرتے ہیں جس پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

یار ما امسال دعوائے رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

نوٹ

مولوی محمد علی صاحب نے جو عقاید لکھے ہیں ان کی طرف سے ہمیشہ پیش ہوتے ہیں، اور ہماری طرف سے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ انہی شائع کردہ عقاید کے جوابات اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۳۳ء میں مفصل درج ہو چکے ہیں مگر ہمیں اس بحث کی طوالت میں جانے کی ضرورت نہیں جبکہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ہمارے سامنے ہیں کیونکہ: مدعی لاکھ پہ بھاری ہے شہادت تیری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۴ ص ۶۔۷)

مسیح پھر زمین پر

جناب مولوی محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰؑ کا نزول دمشق میں:

حضرت عیسیٰؑ کا دمشق یعنی علاقہ شام و فلسطین میں اتارا جانا کیوں ضروری ہوا؟

سو جواباً عرض ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اسی علاقے سے آسمان پر چڑھائے گئے اسی لئے پھر اسی علاقے میں اتارا جانا ضروری ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کا دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر منارہ پر اترنا اور سر کے بالوں سے قطروں کا ٹپکنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب عیسیٰؑ دمشق کی جامع مسجد کے منارہ پر دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے، تو آپؑ کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان کی طرف سے نازل ہوں گے، نہ کہ کسی ملک یا شہر سے آکر دمشق میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص زمین کے کسی حصہ سے سفر کر کے آتا ہے، تو اس پر گرد وغیرہ کے نشانات پائے جاتے ہیں، مگر جو شخص آسمان سے نازل ہوگا اس پر آسمانی نشانی یعنی پانی کا اثر پایا جائے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ پانی ہمیشہ آسمان ہی سے برستا ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

و انزل من السماء ماء فأخرج به من الثمرات رزقاً لكم فلا تجعلوا لله انداداً و انتم تعلمون ۔ (البقرة: ٢٢)۔

و ما انزل الله من السماء من ماء فاحيا به الارض بعد موتها و بث فيها مل كل دابة .(البقرہ:١٦٤)

غرض بے شمار آیات قرآنی اور مشاہدہ صاف صاف بتا رہا ہے کہ پانی ہمیشہ آسمان ہی سے برسا کرتا ہے۔

فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر اترنا صاف بتا رہا ہے کہ عیسیٰ اس بستی (یعنی آسمان) سے آرہے ہیں کہ جہاں فرشتے سکونت رکھتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی شادی، اولاد، وفات اور تدفین:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زمین پر اتریں گے، شادی کریں گے، اولاد ہوگی، پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے دو دور ہیں۔

زندگی کے پہلے دور میں حضرت عیسیٰؑ نے نہ تو شادی کی، نہ ہی اولاد ہوئی، نہ ہی وفات پائی، اور نہ ہی دفن ہوئے۔ ہاں زندگی کے دوسرے دور میں تلافی مافات کریں گے۔

اگر یہ مطلب نہ لیں تو پھر ایسی عام باتوں کا ذکر کرنا جو کہ روزانہ دنیا میں ہوتی رہتی ہیں (یعنی لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی کرتے ہیں، اولادیں ہوتی ہیں، وفات پاتے ہیں، اور دفن کئے جاتے ہیں) ایک بے معنی سا ہو جاتا ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ و ما ینطق عن الھوی ان ھو الّا و حی یو حی کی شان سے بعید ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زمین پر نہیں ہیں بلکہ زمین سے دوسری طرف یعنی آسمان پر تشریف فرما ہیں، اور قیامت کے نزدیک زمین پر اتریں گے۔ اور دوسرے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ابھی وفات نہیں پائی کیونکہ اگر وفات پائی ہوتی تو ان کی قبر کا پتہ ہوتا، اور محمد ﷺ ان کا آئندہ زمانے میں وفات پانے اور اپنے ساتھ مدفون ہونے کا ذکر نہ فرماتے۔ اور صحابہ اس حدیث کو روایت ہی نہ کرتے بلکہ صحابہ جو یہود سے مسلمان ہوئے تھے انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کا محمد ﷺ کے ساتھ دفن ہونا تورات سے بھی نقل کیا ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے:

و عن عبد اللہ بن سلا م قا ل مکتو ب فی التو راۃ صفۃ محمد و عیسی بن مر یم ید فن معہ قا ل ابو مو دود و قد بقی فی البیت مو ضع قبر (مشکوۃ ص ۵۰۷ باب فضائل سید المرسلین ﷺ (ترجمہ) (حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی دفن کئے جائیں گے۔

ابو مودود جو کہ اس حدیث کا ایک راوی ہے اور مدینہ کا باشندہ ہے کہتا ہے کہ جس گھر یعنی حجرہ میں محمد ﷺ کی قبر مبارک ہے وہاں ایک قبر کی جگہ باقی پڑی ہے)۔

اب گویا حضرت عیسیٰؑ کا محمد ﷺ کے ساتھ دفن ہونا اللہ کے کلام (تورات) سے بھی ثابت ہو گیا و الحمد للہ علی ذا لك

دوسرے یہ بات بھی سب لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی زندگی کے پہلے دور میں شادی نہیں کی جس کا نتیجہ اولاد ہوتی ہے جو نہ ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے آپؑ کے دوبارہ نازل ہو کر زندگی کے دوسرے دور میں شادی کرنے کا ذکر فرمایا ہے، تاکہ لوگوں پر یہ بات بالکل واضح اور روشن ہو جائے کہ یہ وہی مسیح ابن مریم آئے گا جو کہ پہلے ہو چکا ہے اور آسمان پر اٹھایا جا چکا ہے اور کوئی نیا مسیح نہیں آئے گا بلکہ وہی پہلا مسیح ابن مریم ہو گا جس نے اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی نہیں کی تھی اور وہ آسمان پر اٹھایا گیا۔اب دوبارہ نازل ہوکر شادی کرے گا اور اولاد ہوگی۔

پھر اپنی عمر طبعی کو پہنچ کر حضرت عیسیٰؑ وفات پائیں گے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کئے جائیں گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور تورات شریف میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

خاتمہ: مجھے یہ مضمون لکھنے کی ضرورت کیوں پڑی۔سوعرض ہے کہ آج کل عام طور پر دیکھا جارہا ہے کہ لوگ اپنی ناقص عقل کے بل پر خدا اور خدا کے رسول محمد ﷺ کے احکام کو اور پیش گوئیوں کو طرح طرح کی تاویلوں بلکہ تحریفوں سے ٹال رہے ہیں اور جھوٹے مدعیوں کو مختلف موڑوں اور توڑوں سے سچا کرنے میں شب و روز لگے ہوئے ہیں، حالانکہ اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ نے جو کچھ بطور پیش گوئی کے یا بطور حکم کے فرمایا ہے، وہ بالکل درست اور بجا ہے۔اور ہر پیش گوئی اپنے لفظوں میں پوری ہوتی رہتی ہے اس میں کسی تاویل اور تحریف کی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ میں قبل ازیں ایک پیش گوئی کو اس کے اپنے الفاظ میں پورا ہونا ثابت کر چکا ہوں اور وہ مضمون جس میں مذکورہ پیش گوئی کا پورا ہونا ثابت کیا گیا ہے آپ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۴ھ کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں بعنوان چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

میرا یقین ہے کہ جیسا وہ پیش گوئی اپنے لفظوں میں پوری ہوئی انشاء اللہ حضرت عیسیٰؑ والی پیش گوئی بھی اپنے لفظوں میں اپنے وقت پر پوری ہو کر رہے گی۔

عرض: سب سے آخر میری یہ عرض ہے کہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ وہ جب اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ کا کوئی فرمان یا پیش گوئی سنے، تو دل سے اس کے سچا ہونے کا یقین کرلے۔ہاں اگر اس کی لم یا کنہ کا کھوج لگانا چاہتا ہے تاکہ اسے مزید اطمینان حاصل ہو تو وہ ایسے طریقہ پر کھوج لگائے کہ جس سے انکار یا تحریف نہ نکلے بلکہ وہ ایسی توجیہ ہو جو کہ دوسری آیات اور احادیث کے مخالف نہ ہو، اور نہ ہی کسی آیت یا حدیث پر زد پڑتی ہو۔اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو والعلم عند اللہ کہہ کر خاموش ہو رہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ذی قعد ۱۳۵۴ھ نمبر ۳۳ جلد ۱۴ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارقۃ السیف ۔ ۷

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

مشہور حدیث لا نبی بعدی نے خاتم النبیین کے بعد کسی جدید نبی کا امکان بھی باقی نہیں چھوڑا تھا۔ باوجود اسکے ہر صدی میں بعض مخبوط الحواس حضرات نے جھوٹی نبوت کا دعوی کر ہی ڈالے۔ اور اپنے خلاف آیات واحادیث کی الٹی سیدھی تاویلیں کر ہی ڈالیں۔

اس صدی کے متنبّی امت (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کہا کہ حدیث لا نبی بعدی میں لفظ بعد ،مخالفت کے معنی میں ہے۔ یعنی نبی ہمیشہ آتے رہیں گے لیکن میرا مخالف کوئی نہ ہوگا۔ سب میری موافقت کریں گے۔ اس دعوی پر دو دلیلیں پیش کیں:

دلیل اول: سورۃ جاثیہ میں آیا ہے بای حدیثٍ بعد اللہ و آیاتہ یؤمنون (پ۲۵) اللہ کے بعد کا کیا مطلب؟ کیا اللہ کے فوت ہوجانے کے بعد؟ یا اس کی غیر حاضری میں؟ نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ اللہ کے خلاف اور کون سی باتیں ماننے کے قابل ہیں؟۔ (احمدی پاکٹ بک۔ص ۵۳۵)

جواب: لغت عربی میں بعد کے معنی مخالفت کے نہیں لکھے ہیں، نہ اہل زبان سے اس کی کوئی نظر موجود ہے۔ زبان عربی بحمداللہ زندہ زبان ہے اور اس کے جاننے والے ابھی صفحہ ہستی پر موجود ہیں۔ لیکن جو لوگ دمشق کے معنی قادیان، دجال کے معنی ریل گاڑی کریں، کسر صلیب سے فروغ صلیب، احمد سے غلام مراد لیں۔ وہ بعد کے معنی مخالفت چھوڑ کر کچھ اور کرلیں، تو کون ان کا منہ بند کرسکتا ہے؟

اب حدیث لا نبی بعدی کے معنی دوسری حدیثوں سے ملاحظہ ہوں۔

صحیح بخاری میں ہے: لم یبق من النبوۃ۔ (مشکوۃ ص ۳۸۶)

یہاں بعد کا لفظ موجود نہیں ہے لیکن ہر قسم کی نبوت کی نفی ہے۔ کوئی نیا نبی نہ موافق آئے گا نہ مخالف۔

مسلم شریف میں ہے: انّی آخر الانبیاء (ص ۴۴۶۔ ج ۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اگر کوئی نبی نیا (گو موافق ہی سہی) آ جائے تو آپ کی آخریت باقی نہیں رہتی

سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی میں ہے :

انا خا تم النبیین لا نبی بعدی (مشکوۃ۔ص۴۵۷)

یہاں لا نبی بعدی کے ساتھ ہی وصف خاتم النبیین بھی مذکور ہے جو بعد کے معنی مخالفت کے لینے کی تردید کرتا ہے کیونکہ نئے موافق نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی ہے۔

مسند احمد اور سنن ترمذی میں ہے:

انّ الرّ سا لۃ و النبوّۃ قد انقطعت فلا رسو ل بعدی و لا نبی (ابن کثیر۔ج۸ص۸۹)

یہاں بعد کے معنی مخالفت کے لینے کی تردید انقطعت سے ہو رہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (موافق ومخالف ہر قسم کی) رسالت ونبوت بند ہوگئی۔ پس میری رسالت ونبوت کے بعد نہ تو کوئی رسول ہی ہوگا اور نہ نبی۔

اب سورۃ جاثیہ کی آیت مذکورہ کی تحقیق سنیئے :

قرآن مجید عربی زبان ہے اس زبان کو جاننے کے کے لئے بہت سے فنون (جو قرآن مجید کے خادم ہیں) حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ منجملہ ان کے ایک فن علم معانی کا ہے۔ اس علم میں ایک باب ایجاز کا ہے جس میں لفظ اصل مراد سے کم لیکن کافی ہوتا۔ اس کی دوسری قسم ایجازِ حذف ہے، جس میں کچھ محذوف ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ اسی قبیل سے ہے اور بعد اللہ میں بعد کا مضاف الیہ محذوف ہے۔ چنانچہ تفسیر معالم وتفسیر خازن میں ہے: ای بعد کتاب اللہ ۔

اور تفسیر جلالین وتفسیر بیضاوی وتفسیر کشاف وتفسیر سراج منیر وابوالسعو د وتفسیر فتح البیان وتفسیر ابن جریر میں ہے: ای بعد حد یث اللہ و ھو القر آن

یعنی کس بات پر اللہ کی بات کے بعد اور اس کی آیتوں کے بعد ایمان لائیں گے؟

اس کی تائید دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے۔ سورہ اعراف ومرسلات میں ہے

فبایّ حد یث بعدہ یو منو ن .(پ۹ ، پ ۲۹)

ای فبای کلا مٍ یو منو ن بعدہ۔ (ابن کثیر) (یعنی کس کلام پر اس کلام کے بعد ایمان لائیں گے؟)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں بعد کی اضافت اللہ کی طرف بہت سے مقامات میں موجود ہے اور ہر جگہ اس کا مضاف الیہ محذوف ہے اسی سورۃ جاثیہ میں ہے:

فمن یھدیہ من بعد اللہ (پ۲۵) ای بعد اضلال اللہ ایاہ (جلالین بیضاوی مدارک کشاف ابوالسعود وغیرہ) یعنی کون ہدایت دے گا اسے بعد گمراہ دینے خدا کے اسے)۔

سورہ شوریٰ میں ارشاد ہے ومن یضلل اللہ فما لہ من ولیّ من بعدہ (پ۲۵) ای بعد اضلال اللہ ایاہ (خازن معالم مدارک جلالین) یعنی جس کو اللہ گمراہ کردے اس کا کوئی ولی نہیں ہے بعد گمراہ کردینے اللہ کے اسے۔

سورہ فاطر میں ہے وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ (پ۲۲) ای بعد امساکہ (جلالین بیضاوی مدارک کشاف) یعنی خدا اپنی جو رحمت روک لے تو کوئی اس کا جاری کرنے والا نہیں ہے بعد روک لینے اللہ کے۔

نیز اسی سورۃ میں ہے: ان امسکھما من احد من بعدہ (پ۷) ای من بعد امساکہ (فتح البیان ابو السعود کشاف مدارک) (یعنی آسمان وزمین کو کوئی تھام نہیں سکتا بعد تھام لینے اللہ کے)۔

سورہ آل عمران میں ہے وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ (پ۴) ای بعد خذلانہ (جلالین بیضاوی مدارک کشاف ابوالسعود) یعنی اگر خدا تم کو ذلیل کردے تو کون تمہاری مدد کریگا بعد ذلیل کردینے اللہ کے تم کو

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی بعض دعائیں جو حدیثوں میں آئی ہیں ان میں ایجازِ حذف ہے دعا نوم میں وارد ہے

انت الآخر فلیس بعدک شیء (مسلم ج ۲ ص ۳۴۸)

ای بعد آخریتک (مرقاۃ ج ۳ ص ۱۰۸) یعنی تو ہی آخر ہے تیری آخریت کے بعد کوئی شئے نہیں ہے ۔

دوسری دعا میں آیا ہے:

فلا شیء بعدہ (مسلم ج ۲ ص ۳۵۰) ای بعد امرہ بالفناء ۔

اسی طرح حدیث لا نبوۃ بعدی (مسلم ج ۲ ص ۲۷۸) کے معنی ہیں۔ لا نبوۃ بعد نبوتی یعنی میری نبوت کے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔

مرزائیوں کی دوسری دلیل:

صحیح بخاری میں آیا ہے آپ نے فرمایا کذابین یخرجان بعدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پ۱۴،پ۱۷)یعنی دو جھوٹے نکلیں گے میرے بعد۔

حالانکہ مسیلمہ اور اسود عنسی دونوں آپ کی زندگی میں ہی مدعی نبوت بن کر آپ کے مقابلہ میں ظاہر ہو گئے تھے پس لامحالہ اس حدیث میں بعد کے معنی مخالفت کے ماننے پڑیں گے یعنی دو جھوٹے میری مخالفت میں خروج کریں گے۔(احمدیہ ڈائری)

جواب: ا۔یہاں بھی وہی ایجازِ حذف ہے اور بعد کا مضاف الیہ محذوف ہے ای یخرجان بعد نبوتی (فتح الباری پ۲۸ص۵۰۷)یعنی میری نبوت کے بعد دونوں کا ظہور ہوگا چنانچہ مسیلمہ اسود عنسی کا ظہور آپ کے نبی ہو چکنے کے بعد ہی ہوا نہ قبل۔

اس محذوف پر قرینہ صحیح بخاری کی دوسری حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: الکذا بین اللذین انا بینھما (پ۱۷ ،پ۲۸)یعنی وہ دونوں جھوٹے مدعی نبوت کہ ان دونوں کے درمیان میں موجود ہوں اسی معنی کو واضح کرنے کے لئے امام بخاری نے حدیث یخر جا ن بعدی کے متصل ہی انا بینھما کی روایت ذکر کی ہے دیکھو کتاب المغازی پ ۱۷۔

۲۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ جملہ یخر جا ن بعدی میں بعدی کا لفظ کسی راوی نے بڑھایا ہے فلا عبرۃ بہ۔اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ امام بخاری نے دو مقامات پر لفظ بعدی کو ذکر ہی نہیں کیا بلکہ حذف کر دیا ہے اور حدیث کو یخر جا ن پر ختم کر دیا ہے دیکھو باب قصہ اسود عنسی پ۱۷۔اور باب اذا طار الشیء فی المنا م ،پ ۲۸۔پس اصل الفاظ انا بینھما کا متعین رہا۔

حاصل کلام یہ کہ کتاب و سنت و لغت عرب میں لفظ بعد مخالفت کے معنی میں نہیں آتا و ھو المراد فا لحمد للہ

اجرائے نبوت پر مرزائیوں کی ایک اور دلیل

سورہ حج کے آخری رکوع میں ہے: اللہ یصطفی من الملا ئکۃ رسلاً و من الناس

اس میں یصطفی فعل مستقبل ہے جس سے انسانوں میں آئندہ پیغمبروں کا آنا صاف ثابت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(احمدیہ پاکٹ بک ص ۴۹۷)

جواب: آیت مذکورہ میں فعل یصطفی مستقبل کے لئے نہیں ہے بلکہ اس میں حکایت ہے حال ماضی کی جیسے آیت فریقاً تقتلون (پ ا۔ بقرہ) میں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اے یہودیو! تم آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والے پیغمبروں کو قتل کرو گے بلکہ زمانہ گذشتہ کے حال کی حکایت فرمائی ہے۔ اسی طرح آیت مذکورہ میں اللہ نے اپنی سنت ماضیہ بیان فرمائی ہے اور اس پر قرینہ اور دلیل قرآن مجید کی وہ دوسری آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان مصطفیٰ اور برگزیدوں کا نام لے کر بیان فرما دیا ہے چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کر کے فرمایا

و من يرغب عن ملة ابراهيم الّا من سفه نفسه، ولقداصطفينا ه في الد نيا ۔ و انه في ا لآ خرة لمن الصا لحين (البقرہ:۱۳۰)

موسیٰ کو خطاب فرمایا: يا موسى انى اصطفيتك على الناس (الاعراف:۱٤٤)

حضرت ابراہیمؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ کا ذکر کر کے فرمایا

و انهم عند نا لمن المصطفين ا لا خيار (ص:٤٧)

آل عمران میں فرمایا: ان اللہ اصطفى آ د م و نو حاً و آ ل ابرا هيم و آ ل عمرا ن على العالمين (آل عمران:۳۳)۔

انہیں پیغمبروں کا اجمالی تذکرہ آیت اللہ يصطفى.. الخ میں ہے

اور آیت سورۃ انعام اللہ اعلم حيث يجعل رسا لته (پ۸) میں بھی۔

اس میں بھی فعل یجعل استقبال کے لئے نہیں ہے بلکہ حال ماضی کی حکایت ہے۔ جس پر قرینہ او تی رسل اللہ فعل ماضی ہے جو اس سے قبل متصل ہی مذکور ہے۔ کافروں نے گذشتہ رسولوں جیسی باتیں چاہی تھیں انہیں رسولوں کی بابت حيث يجعل رسا لته فرمایا گیا ہے نہ یہ کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی آئے گا اور نہ کسی پیغمبر کے آنے کی کوئی ضرورت ہی ہے۔ باقی جواب محمدیہ پاکٹ بک میں از صفحہ ۳۲۶ تا ۳۳۰ ملاحظہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کی ایک اور دلیل:

سورہ آل عمران میں ہے ما کا ن الله لیذر المو منین علی ما انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیّب و ما کا ن الله لیطلعکم علی الغیب و لکن الله یجتبی من رسله من یشاء (آل عمران:۱۷۹) اس میں بھی یجتبی فعل مستقبل ہے جس سے آئندہ زمانہ میں رسولوں کا آنا ثابت ہوتا ہے (احمدیہ پاکٹ بک ص ۴۹۹)

جواب: اس آیت میں بھی یجتبی زمانہ مستقبل کے لئے نہیں بلکہ اس میں بھی حکایت ہے حال ماضی کی۔ دلیل اس پر وہ دوسری آیتیں ہیں جن میں ان مجتبی رسولوں کا نام لے لے کر بیان کر دیا گیا ہے فرداً فرداً بھی اور یکجائی طور پر بھی ۔فرداً فرداً ملاحظہ ہو۔ حضرت آدم کے لئے اجتباہ سورۃ طہ میں آیا ہے۔ حضرت ابراہیم کے لئے اجتباہ سورہ نحل میں مذکور ہے۔ حضرت یونسؑ کے لئے اجتباہ سورہ قلم میں موجود ہے۔ یکجائی طور سے دیکھئے سورہ مریم میں دس پیغمبروں (زکریا یحیی عیسی ابراہیم اسحاق یعقوب موسی ہارون اسماعیل ادریس) کے ذکر کے بعد آیا ہے ممن هدینا و اجتبیناه (پ۱۶) اور سورہ انعام میں اٹھارہ پیغمبروں (ابراہیم، اسحاق، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسی، ہارون، زکریا، یحی، عیسی، الیاس، اسماعیل، الیسع، یونس، لوط) کا تذکرہ کر کے فرمایا

اجتبینا هم و هدینا هم الی صرا ط مستقیم (پ ۷)

انہیں رسولوں کا تذکرہ اجمالاً آیت

لکن الله یجتبی من رسله۔(پ۴) میں آیا ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا خالی کر گئے

تلك امة قد خلت . (بقرہ)

کوئی آسمان پر زندہ اٹھالیا گیا اور کوئی زیر زمین دفن کر دیئے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے بعداب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا، باقی جواب محمدیہ پاکٹ بک میں از صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲ ملاحظہ فرمایئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳۔ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۵ ص ۶۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتخاب الاخبار:

انجمن حمایت اسلام لاہور نے کثرت رائے سے پاس کردیا ہے کہ مرزائی (ہر دو صنف) انجمن مذکور کے ممبر نہیں رہ سکتے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳۔ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۵ ص ۲)

انجمن حمایت اسلام اور مرزائیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کچھ دنوں سے باغیرت ممبران انجمن مذکور نے تحریک اٹھائی ہے کہ اس انجمن کو مرزائیت کے عنصر سے صاف کیا جائے یعنی کوئی مرزائی انجمن کا ممبر نہ رہ سکے گا

لاہوری جماعت مرزائیہ نے سارے عیوب قادیانی پارٹی کے سر تھوپ کر اپنے آپ کو پاک صاف بتایا اس پر انجمن کی طرف سے لاہوری جماعت کے امیر پر چند سوالات پیش ہوئے مولوی محمد علی نے بحثیت امیر جماعت احمدیہ لاہور مذکورہ سوالوں کے جواب دیئے۔ جوابات کیا ہیں، اخفائے حق کی مکمل سعی ہے۔ مسئلہ نبوت مرزا کے متعلق تو اخبار اہل حدث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء میں ہم لکھ چکے ہیں۔ آج مسئلہ اقتداء پر کچھ لکھتے ہیں۔ مولوی محمد علی پر سوال ہوا جو مع جواب درج ذیل ہے:

سوال: کیا مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یہ حکم دیا ہے کہ سوائے اپنے اماموں کے کسی دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں؟

جواب: یہ حکم نہیں کہ کسی دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ البتہ یہ حکم ہے کہ جو لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں یا دجال اور مفتری قرار دیتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

اصل بات ہم بتاتے ہیں۔ اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مرزا صاحب متوفی کے لفظوں میں۔ اس مضمون کا ایک سوال خود مرزا صاحب قادیانی کے سامنے پیش ہوا تھا۔ سوال کرنے والا کوئی غیر شخص نہ تھا، بلکہ ایسا شخص تھا جو مرتے دم تک لاہوری جماعت کا رکن اعظم رہا ہے۔ سوال کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خاں صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں۔ (فتاوی احمدیہ۔ص ۱۹)

ناظرین غور کریں کہ سوال میں لفظ (اجنبی) موجود ہے جس کے معنی آپ لوگ جانتے ہیں کہ ایسا شخص جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں تصدیق یا تکذیب نہیں کرتا محض ناواقف ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے مرزا صاحب نے منع کر دیا ہوا ہے جس کے متعلق مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو:

جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا :اول تو کوئی ایسی جگہ میں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں ورنہ ہرگز نہیں اکیلے پڑھ لو خدا تعالی اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔ (فتاوی احمدیہ۔ص ۱۹)

حضرات! مرزا صاحب کا یہ حوالہ دیکھ کر بتائیے کہ مولوی محمد علی کا یہ کہنا کہ:

احمدی یقیناً غیر احمدی کے پیچھے نماز ادا کر سکتا ہے (جواب نمبر ۵ بجواب سوال نمبر ۵ ،از میاں عبدالمجید صاحب بیرسٹرایٹ لاء)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم کے سراسر مخالف اور محض دفع الوقتی ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کا اپنا فتوی ہے کہ مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو (حوالہ مذکور۔فتاوی احمدیہ)

نوٹ:

ہمیں (اس بزرگ) مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے شکایت نہیں بلکہ انجمن سے ہے، جس نے ان جوابات کو تنقید کے لئے کسی ماہر لٹریچر کے سامنے پیش نہیں کیا۔اگر کر دیتی تو ایسا غیر معقول فیصلہ نہ کرتی جو مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی طرح دفع الوقتی پر مبنی ہے۔(انجمن حمایت اسلام کا ریزولیوشن بروایت مولوی محمد علی یہ ہے کہ انجمن ہذا کو احمدیت سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی انجمن کی پالیسی احمدیت نوازی کی ہو سکتی ہے)

کس قدر مقام حیرت ہے کہ فرقہ کا بانی تو نماز میں اقتداء غیر سے نہ صرف منع کرے بلکہ اس کو منشاء الٰہی کیخلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دے مگر پیرو کار مولوی محمد علی جیسے امیر قوم اس سے انکار کردیں تو سوائے اس کے کیا کہا جائے:

زمانہ باتو نسازد تو بازمانہ بساز

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۶ ص ۴-۵)

احرار کے مجاہد کا خواب پریشاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

لاہور کی مجلس احرار کے آرگن مجاہد ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء میں ایک مصنوعی خواب شائع ہوا تھا جس میں خواب بین نے جھوٹے نبیوں کی کانفرنس بلا کر مرزا صاحب قادیانی کے ذکر میں ہم دونوں (ثناء اللہ امرتسری، ابراہیم سیالکوٹی) کو مقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ میں قادیانیوں کا مددگار بتایا تھا۔ ہم نے اس خواب پر دو طرح سے تنقید کی۔ ایک تو مذہبی حیثیت سے بتایا کہ حدیث شریف میں جھوٹا خواب بنانے والے کو مفتری اکبر فرمایا گیا ہے۔ دوسرے ہم نے اپنا ذاتی طرز عمل بتایا تھا جس میں مفصل بیان کیا گیا تھا کہ ہم نے قادیانیوں کو مدد نہیں دی، بلکہ احرار کو مدد دی تھی۔ (اس کے بعد ہم نے صاف لفظوں میں لکھا تھا کہ جبتک مجلس احرار اس خواب سے بیزاری کا اعلان نہ کرے ہم اس مصنوعی خواب کی اشاعت کو بقول سعدی

نہ سگ دامنِ کاروانے درید ۔ کہ دھقاں ناداں کہ سگ پرورید

سمجھیں گے)۔

ہمارے خیال میں اس جواب کو مجاہد کے ذمہ دار افسروں نے صحیح سمجھا۔ اسی لئے مولوی داؤد صاحب غزنوی کو دفتر اہل حدیث میں بھیجا۔ آپ نے آ کر اپنا ایک نوٹ بغرض اشاعت ہم کو دیا۔ ہم نے کہا یہ تو ہماری ذات خاص کے متعلق ہے۔ حدیث شریف کے بموجب جو افتراء علی اللہ کیا گیا ہے کی تردید مجاہد میں ہونی چاہیے۔ موصوف نے کہا تردید بھی ضرور ہو جائے گی۔

مولوی داؤد صاحب موصوف تو سفر حجاز کو چلے گئے۔ امید ہے ان کے بعد انچارج دفتر اس فرض کو ادا کردیں گے۔ خط معذرت درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باسمہ عزوجل ۔ مکرم ومحترم مولانا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخبار مجاہد کی ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں ایک مضمون انبیاء کانفرنس کے عنوان سے جو شائع ہوا، اوراس میں بعض کلمات آپ کے متعلق استعمال کئے گئے ۔ نائٹ اڈیٹر کی غلطی سے وہ مضمون شائع ہوگیا۔

مجلس کواس کی اشاعت کا دلی افسوس اور رنج ہے آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔ مجلس احرار تو ہراس شخص کوعزت کی نظر سے دیکھتی ہے جس نے فتنہ مرزائیت کے استیصال کے لئے کچھ بھی خدمت سرانجام دی ہو آپ نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں وہ عدیم النظیر ہیں اس لئے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مجلس کی طرف سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جس میں آپ کی تخفیف کا شائبہ بھی ہو میں امید کرتا ہوں کہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے ہم مشترکہ طور پر کام کر کے اسلام کی ایک اہم خدمت سرانجام دے سکیں گے۔ والسلام،

محمد داؤد غزنوی جنرل سکرٹری مجلس احرار اسلام ہند۔ یکم فروری ۱۹۳۶ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۶ ص ۵)

کھلی چٹھی بنام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان

مولوی قادر بخش خطیب جماعت اہل حدیث پٹیالہ لکھتے ہیں:

کیا مرزا محمود صاحب اس آیت پر عمل کریں گے اعدلوا هو اقرب للتقوى . الآیہ

۲۰ شوال ۱۳۵۳ھ کو محمد حسین صاحب مرزائی امام وخطیب جماعت مرزائیہ نے شہر پٹیالہ میں بندہ (قادر بخش) کے ساتھ ختم نبوت پر مناظرہ کیا تھا اور مناظرہ اس بات پر ختم ہوا تھا کہ اگر خـا تم کا معنی کسی لغت کی کتاب میں آ خـر هـم ثابت ہوجائے تو محمد حسین مرزائی مرزائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوجائے گا ورنہ یک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدروپیہ بطور انعام ادا کرے گا۔ چنانچہ مناظرہ گاہ میں حاضرین کے روبرو مجمع البحار سے خاتم کا معنی بعینہ آخر ھم دکھلایا گیا۔ اس پر مرزائی مناظر محمد حسین صاحب نے بھی تسلیم کرلیا کہ حوالہ بالکل درست ہے اور جو اس کے حواری تھے انہوں نے بھی تسلیم کرلیا۔

اس پر بندہ (قادر بخش) نے کہا کہ آپ شکست نامہ تحریری دیں تاکہ اس کا مرافعہ آپ کے خلیفہ تک ہوسکے۔

چنانچہ حاضرین میں سے مرزائی صاحبان نے اور دیگر حاضرین بڑی فراخ دلی وحوصلہ سے شکست نامہ تحریر کردیا جس کو تقریباً عرصہ ایک سال کا ہوتا ہے۔ لیکن محمد حسین صاحب مرزائی ابھی تک مرزائیت کو چھوڑ کر مسلمان نہیں ہوا، اور نہ حسب تحریک صدروپیہ بطور انعام ادا کیا ہے۔

لہذا آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ چونکہ انکے خلیفہ ہیں اسلئے ان سے حسب تحریر مبلغ یک صد روپیہ دلادیں اگر وہ اس رقم کو از خود ادا نہ کرسکتا ہو تو آپ کچھ انتظام کرے رقم دلادیں۔ لیکن اس رقم میں کسی مسکینہ کا مال نہ ہو جیسے لودہانہ کے انعامی مباحثہ کی سہ صد رقم میں مسماۃ فاطمہ کے پچاس روپئے تھے جو منشی قاسم علی نے ان سے لے کر تین سو پورا کیا تھا۔ اثبات دعوی کے لئے مرزائی مناظر کے حواریوں کی تحریر درج کی جاتی ہے۔

منشی محمد حسین احمدی نے اقبال کرلیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی مولوی صاحب نے لغت کے حوالہ سے آخرھم دکھلا دیئے ہیں جو حسب شرائط نامہ ٹھیک ہیں ۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ؟ ۔

گواہان: بقلم خود حسین خان۔ العبد میاں امام الدین گلٹ ساز۔

العبد محمد صدیق۔ العبد بابو شیر محمد خان احمدی۔ العبد مستری فتح محمد۔ العبد شبیر حسین احمدی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

کیا سارا ہندوستان مرزائی ہوگیا؟

(قادیانی اور لاہوری مرزائیوں سے سوال)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

احمدی دوستو! ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ کسی سوال کا جواب دینے سے جھجکا نہیں کرتے۔ ہم یہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں کہ ہماری بات قبول کرنے پر تم لوگوں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ باوجود اس کے ہم آج ایک ضروری بات پیش کرتے ہیں لیکن تمہارے مزاج کا اندازہ کر کے اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ خاص مرزا کے الفاظ سامنے رکھ کرتا کہ ہم دیکھیں کہ ہمارے سوال کا جواب تمہارے پاس کیا ہے۔ یہ نکتہ یاد رکھو کہ غلط جواب دیتے ہوئے گو تم بہت سی باتیں کہہ جاؤ اور بہت کچھ لکھ جاؤ لیکن خدا کے نزدیک وہ قبول نہیں ہوگا وہاں تمہیں کہا جائے گا اقرأ كتا بك كفى بنفسك اليو م عليك حسيباً

پس سنو! آج کل ہمارے ملک پنجاب میں خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً طاعون بفضلہ تعالی معدوم ہے۔ نہ کسی اخبار میں طاعون کا ذکر ہوتا ہے، نہ سرکاری رپورٹوں میں۔ لہ الحمد۔ اب سنیئے! اپنے مجدد اپنے نبی ورسول مرزا غلام احمد قادیانی کا قول:

> خدانے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جوان کے دلوں میں ہیں یعنی جب وہ تک خدا کے مامور اور رسول (یعنی خود بدولت ۔ثناء) کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگا۔ (رسالہ دافع البلاء۔ص ۵)

پس ہمارا سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے سب باشندوں نے رسول قادیانی کو مان لیا اگر نہیں مانا تو کیا قادیان کے لوگوں نے مان لیا؟ ہاں یہ بھی بتا دیجئے کہ پنجاب کے احرار بھی مرزا صاحب کی رسالت پر ایمان لے آئے؟ اگر لے آئے تو پھر کیوں ہر جمعہ کو خطبہ ان کے نام کا پڑھا جاتا ہے؟ صاد صاف جواب دو اور یمان سے بتاؤ کہ جو عذاب بقول تمہارے نبی اور رسول (مرزا) کے انکار کی وجہ سے آیا تھا وہ اسی انکار پر اصرار کرنے سے کیسے ہٹ گیا اور اس قول مرزا کے کیا معنی ہیں جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے واقعات سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ الہام غلط ہے۔ مگر ہم اس پر رائے زنی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں آپ لوگوں کے جواب کا انتظار ہے دیکھیں کہ آپ لوگ حق گوئی اختیار کرتے ہیں یا اس شعر کے مصداق بنتے ہیں:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۷ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوالات مرزائیہ متعلقہ حیات مسیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم بارہا تحریراً وتقریراً اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ مرزائیوں کے ساتھ ہمیشہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی غلط پیش گوئیوں ان کے کذبات واختلافات ان کی باطل مسیحیت پر گفتگو ہونی چاہیے ۔یہ وہ اصل الاصول ہے جس کے ٹوٹنے کی صورت میں مرزائیت کا تمام تانا بانا ادھر کر رہ جاتا ہے۔نہ اس کے بعد مسئلہ حیات مسیح پر بحث کی حاجت، نہ ختم نبوت پر مناظرہ کی ضرورت۔

اور بات بھی حق ہے کہ بفرض محال مسیح فوت ہو گئے ہوں اور نبوت جاری ہو تو کیا اس سے وہ صاحب، مسیح موعود بننے کے حق دار ہو جائیں گے جن کی جملہ متحدیانہ پیش گوئیاں غلط بلکہ اغلط ثابت ہوئیں۔جن کے تمام اصول دفعی الوقتی اور خود غرضی پر مبنی، تحریرات میں صدہا کذبات ہزارہا اختلافات خدا وانبیاء کی توہین انتہائی درجہ کی غیر شریفانہ گالیاں بھری پڑی ہوں ۔اس طرہ پر طرفہ یہ کہ ان کی جسمانی صحت بھی مراق وہسٹیریا، درد گردہ، ذیابیطس، سل ودق ونامردی جیسی نامراد امراض کے باعث قابل رحم ہو:

بت کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی

حیات مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا بودا یا کمزور نہیں کہ ہم اس کے اثبات سے قاصر ہوں قرآن پاک کی بکثرت آیات، احادیث نبویہ کی بیسیوں بینات اس پر شاہد عادل ہیں ایسی کہ خود مرزا غلام احمد صاحب نے اس بحث میں اپنی کمزوری کا احساس کرتے ہوئے بدیں الفاظ میدان چھوڑا تھا:

۱۔مجھ کو اس پہلو (حیات ووفات مسیح) سے بالکل نومیدی ہوئی پس خدا نے میرے دل میں ڈالا کہ میں دوسرا پہلو اختیار کروں جو اصل بنیاد میرے دعوی کی ہے یعنی سچے ملہم ہونے کا ثبوت۔

۲۔ اب پھر اسی بحث کو چھیڑنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے۔

(یہ دونوں حوالے اس شخص کو بتائے جائیں گے جو دفتر اہل حدیث اشاعت فنڈ کے لئے ۲۔آنے بھیجے گا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس ان اعلانات کے بعد خود مرزا صاحب یا ان کی جماعت کا اس مسئلہ کو چھیڑنا جیسا کہ حال ہی میں کسی مرزائی نے ہمارے بعض امرتسری احباب کے روبرو ۳۵ سوال، اس مسئلہ کے متعلق تحریراً پیش کئے ہیں بقول مرزا صاحب قادیانی سوائے شرارت اور بے ایمانی کے اور کوئی معنی نہیں رکھتے۔

مگر ہم بفضلہٖ ہر وقت اور ہر رنگ میں مرزائیت کی خانہ برانداز تحریک کی دھجیاں فضا حق میں بکھیرنے کو آمادہ ہیں۔ ولہذا ان سوالات کے جوابات آئندہ اخبار میں درج ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۸ ص ۵۔۶)

بارقۃ السیف ۔ ۸

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

امکان نبوت کی تردید:

گذشتہ شعبان میں پنجاب سے دو سوال بغرض جواب میرے پاس آئے تھے جو قادیانیوں کی پاکٹ بک صفحہ ۵۰۱ میں بھی موجود ہیں ان کے جوابات حسب ذیل بھیجے گئے ۔ پہلا سوال جس کی دو شقیں ہیں، یہ ہے:

آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا سورہ نساء کی اس آیت سے ممکن معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصد يقين و الشهداء و الصالحين (پ۵) .

اطاعت خدا ورسول سے مطیع اگر صدیق وشہید وصالح بن سکتا ہے تو نبی بھی بن سکتا ہے۔

جواب: اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باب نبوت کو آیت خاتم النبيين (احزاب) میں مسدود فرما دیا ہے اس لئے مطیع نبی نہیں بن سکتا اور باب صدیقیت وشہادت وصالحیت کو کھلا رکھا ہے۔ ارشاد ہے

و الذين آمنوا با لله و رسله اولئك هم الصد يقون و الشهداء (پ۲۷ ، حديد)

والذين آمنوا و عملوا الصا لحات لند خلنهم فى الصا لحين (پ ۲۰ عنكبوت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی خدا تعالی اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے اور عمل صالح کرنے والوں کو صدیق شہید اور صالحوں کا رتبہ ملیگا۔ اسلئے مطیع صدیق وشہید اور صالح بن سکتا ہے

مرزائیوں کی دلیل مذکور سے اگر مطیع نبی بن سکتا ہے تو جامع ترمذی کی حدیث

عن ابی سعید قال قال النبی ﷺ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء (مشکوۃ ص ۲۳۵)

کی بنا پر ہر سچے امانت دار تاجر کو بھی نبی ہونا چاہیے۔ حالانکہ حدیث وآیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے روز ہر پکے فرمان بردار اور سچے تاجر کو نبیوں صدیقوں اور شہداء کی معیت ورفاقت مرحمت فرمائے گا جیسا کہ آیت مذکورہ کے آخر میں خود صراحت فرمادی ہے و حسن اولئك رفیقاً ۔ یہ معیت محض رفاقت لاغیر اور یہ قیامت کے روز ہوگی جیسا کہ دیگر حدیثوں میں یہ صراحت مذکور ہے۔ مسند احمد میں ہے:

عن معاذ بن انس قال قال النبی ﷺ من قرأ الف آیة فی سبیل الله کتب یوم القیامة مع النبیین و الصدیقین و الشھداء والصالحین۔

یعنی جو شخص فی سبیل اللہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے قیامت کے دن اسے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی۔

و عن عمرو بن مرّة الجھنی قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال یا رسول الله شھدت ان لا اله الا الله و انك رسول الله و صلیت الخمس و ادیت زکوة مالی و صمت رمضان فقال من مات علی ھذا کان مع النبیین و الصدیقین و الشھداء یوم القیامة ھکذا و نصب اصبعیه (مسند احمد)

یعنی ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ میں کلمہ پڑھ چکا ہوں۔ نمازیں پڑھتا ہوں۔ زکوۃ دیتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ ان اعمال پر جس کو موت آجائے وہ قیامت کے دن نبیوں صدیقوں اور شہیدوں کی معیت اور صحبت میں اس طرح ہوگا جیسے یہ دونوں انگلیاں۔

اسی لئے مفسروں نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يجعله مرا فقاً لهم (ابن کثیر) .مرا فقه اکر م الخلا ئق (بیضاوی)

مرافقة اقرب عباد الله (کشا ف) . الحضور معهم (جلالین)

ان سب علماء نے مع کے معنی رفاقت اور حضور کے کئے ہیں۔ حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں:

اذا اراد وا الز يارة و التلا فی قد روا علیه فهذا هو المراد من هذه المعية .

(تفسیر کبیر ، کذا فی ابی السعود)

یعنی مطیعین جب نبیوں سے ملنا چاہیں گے تو مل سکیں گے، مع سے مراد یہی ہے۔

اس تفصیل سے سوال کی دوسری شق کی بھی حل ہو جاتی ہے جو یہ ہے:

جنت میں انبیاء کے درجے بہت بلند ہوں گے خاص کر آنحضرت ﷺ کا درجہ تو سب سے اعلی و بالا ہوگا صدیق اپنے درجوں میں ہوں گے شهداء اپنے درجوں میں اور غریب مومن جنت کے کسی نچلے درجہ میں ہوں گے، تو معیت اور رفاقت کہاں ہوئی؟

یہی سوال سب سے پہلے حضرت ثوبانؓ صحابی نے کیا تھا۔ انہیں کے جواب میں آیت مذکورہ اتری تھی۔ حدیث میں ہے:

انه قال للنبی ﷺ لا نرا ك يو م القيا مة لا نك فی الجنة فی الدر جا ت العلی ۔ فقال ﷺ انت معی فی الجنة (در منثور)

انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کو قیامت کے دن نہیں دیکھ سکیں گے کیونکہ آپ جنت کے بلند درجوں میں ہوں گے آپ نے فرمایا تمہیں جنت میں میری معیت ملے گی۔

قا ل حبشیّ للنبی ﷺ ارأيت ان آمنت و عملت الی الکا ئن معك فی الجنة قال نعم (طبرانی کبیر) ایک حبشی نے پوچھا اے رسول خدا! اگر میرا ایمان صحیح اور عمل صالح ہو، کیا جنت میں مجھے آپ کی معیت نصیب ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ہوگی۔

قال رجل انی ا حب الله و رسو له فقا ل انت مع من ا حببت

(بخاری و مسلم) (یعنی ایک صحابی نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جس سے تو محبت کرتا ہے اس کی معیت میں تو ہوگا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و فی الترمذی عن انس قال من احبنی کان معی فی الجنة (مشکوۃ ص۴۲، ص ۴۱۸) (اورانس کی روایت میں ہے کہ جو مجھ سے محبت رکھے گا جنت میں میری معیت میں ہوگا)

و عن سھل قال قال النبی ﷺ انا و کافل الیتیم فی الجنة ھکذا و اشار بالسبابة والوسطی ۔رواہ البخاری (مشکوۃ ۴۱۴)(آپ ﷺ نے فرمایا میں اوریتیم کا فیل جنت میں اسطرح ہوں گے جیسے یہ دونگلیاں (اشارہ سے دونوں کو اکٹھی کرکے بتایا)

وعن ربیعة قال قلت یا رسول الله اسألك مرافقتك فی الجنة قال فاعنی علی نفسك بکثرة السجود۔ رواہ مسلم (مشکوۃ ص۷۶) (یعنی ربیعہ صحابی نے کہا کہ میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا خواہاں ہوں آپ نے فرمانا نفلیں بہت پڑھا کرتم کو میری رفاقت ملے گی)

اب حدیثوں اوران جیسی بہت سی حدیثوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غریب مومن جنت کے اندر خواہ کیسے ہی نچلے درجہ میں ہوگا اسے آنحضرت ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی۔آیت مذکورہ بالا کا مطلب بھی یہی ہے

دوسرا سوال:

آیت مذکورہ میں اگر مع کو من کے معنی میں مان لیا جائے جیسا کہ آیات مندرجہ ذیل میں ہے تو ہر مطیع، نبی بن سکے گا۔

جواب: کلام عرب میں مع بمعنی من نہیں آتا۔نہ ان آیتوں میں مع بمعنی من آیا ہے جو ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں اسلئے کہ اگر مع بمعنی من آیا کرتا تو خود مع پر من داخل نہ ہوتا حالانکہ کلام عرب میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔

لغت کی مشہور کتاب مصباح المنیر میں مع کے بیان میں ود خول من علیه نحو جئت من معه یعنی عرب جئت من مع القوم بولتے تھے۔پس مع پر من کا داخل ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ خود مع کبھی من کے معنی میں نہیں ہوتا۔

اب مرزائیوں کی دلیل والی آیتیں ملاحظہ ہوں

شیطان کے متعلق سورہ حجر میں وارد ہے : ابی ان یکون مع الساجدین (پ۱۴)

سورہ اعراف میں ہے: لم یکن مع الساجدین ۔(پ۸)۔دیکھو دونوں جگہ لفظ ساجدین آیا ہے لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری آیت میں بجائے مع کے من آیا ہے۔

جواب: اس کا یہ ہے کہ قرآن مجید میں ایک ہی واقعہ متعدد مقامات میں باسلوب مختلفہ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں ایک خاص غرض اور حکمت ہوتی ہے

سنیئے !ابلیس لعین نے ایک ہی قصور نہیں کیا تھا، بلکہ تین جرم اس سے سرزد ہوئے تھے:

ا۔اس نے تکبر کیا تھا اسکا ذکر سورہ ص میں ہے استکبر ت ام کنت من العا لین۔

۲۔اس نے اللہ تعالی کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی اس کا بیان سورہ اعراف کی آیت ذیل میں ہے لم یکن من السا جد ین

۳۔ اس نے جماعت سے مفارقت کی تھی اسکا حال سورہ حجر کی آیت ذیل میں ہے

ابی ان یکو ن من السا جد ین

کما فی فتح البیا ن ابلیس اللعین قد ادر ج فی معصیة وا حدة ثلا ث معا صی مخا لفة ا لامر ، و مفارقة الجماعة و ا لاستکبار .. الخ ۔

پس مع ہرگز من کے معنی میں نہیں ہے بلکہ دونوں کے فائدے الگ الگ ہیں۔

سوال نمبر دو کی دوسری شق:

منافقین کی توبہ کی بابت سورہ نساء میں مذکور ہے:

الا الذین تابوا..فاولئک مع المومنین (پ۵)

کیا یہ توبہ کرنے والے خود مومن نہیں ہیں بلکہ مومنوں کے ساتھ ہیں؟ نہیں بلکہ وہ مومنوں میں سے ہیں۔پس ثابت ہوا کہ مع بمعنی من آتا ہے

جواب: اس کا یہ ہے کہ المومنین میں الف لام عہد کا ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شروع سے ہی خالص مومن تھے کبھی ان سے نفاق سرزد نہیں۔ان کی معیت میں وہ لوگ جنت میں ہوں گے جو پہلے منافق تھے پھر توبہ کرکے مومن بنے۔تفسیر ابوالسعود و تفسیر جمل میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مـع المو منين المعهو دين الذين لم يصدر عنهم نفاق ا صلاً منذآ منوا ۔ معهم فی الد ر جا ت العا لية من الجنة .

ترجمہ اس بیان ہو چکا

تفسیر ابن جریر میں ہے

يـد خـلهـم مع المو منين محل الكرا مة يسكنهم معهم مسا كنهم فی الجنة یعنی اللہ داخل کرے گا ان تائبین کو خالص مومنوں کے ساتھ کرامت کے محل میں اور بسائے گا ان تائبین کو ان مومنون کے ساتھ جنت میں ان کے مسکنوں میں۔

فتح البیان میں ہے؛ او لئك مصا حبو ن للمو منين

اور تفسیر مدارک و تفسیر کشاف میں ہے :فهم اصحا ب المو منين و رفاقهم -یعنی یہ توبہ کرنے مومنوں کی صحبت اور رفاقت میں ہوں گے

معلوم ہوا کہ مع اپنے اصل معنی مصاحبت کیلئے آیا ہے نہ بمعنی من۔

شق سوم سوال نمبر دو:

آیت آل عمران وتوفنا مع الابرار (پ۴) میں مع کو اگر من کے معنی میں نہ لو گے تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جب نیکوں کی جان نکلے تو ان کے ساتھ یا اللہ ہماری بھی جان نکال لینا وھو کما تری حالانکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو نیک بنا کے مار۔ہم کو نیکوں سے کر۔پس ثابت ہوا کہ مع بمعنی من ہے۔وھوالمطلوب

جواب اس کا امام رازیؒ نے یوں دیا ہے

وفـا تهـم مـعهـم هی ان يمو توا علی مثل اعمالهم حتی يكو نوا فی در جا تهم يـوم الـقيـا مة، قـد يـقول الر جل انا مع الشا فعی فی هذه المسئلة و ير يد به كونه مساوياً فی ذلك الاعتقا د

(تفسیر کبیر) یعنی ابرار کے ساتھ توفی کے معنی یہ ہیں کہ ان کے عملوں جیسے عمل پہ موت آئے تا کہ روز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت ان کے سے درجوں میں ہوں۔ عالم شخص بولتا ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی کے ساتھ ہوں اوراس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرا اوران کا عقیدہ ایک ہے(نہ یہ کہ میں انکے ساتھ پیدا ہوا یا پڑھتا رہا)

اس لئے جملہ محققین مفسرین نے مــع کو یہاں بھی مصاحبت کے لئے ہی تحریر کیا ہے تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک، تفسیر کشاف، سراج منیر اور ابوالسعو دمیں ہے

مخصوصین بصحبتهم .

ابن جریر لکھتے ہیں: ای ا حشر نا محشر هم و معهم

ابن کثیر فرماتے ہیں: ای الحقنا با لصا لحین

تفسیر جمل میں ہے: محشورین مع ا لا برار .

خلاصہ مطلب یہ کہ اے اللہ! ہمارا حشر ان نیک لوگوں کی صحبت اور معیت میں کر۔ اللهم آ مین

پس ثابت ہوا کہ یہاں بھی مع بمعنی من نہیں ہے اور نہ کہیں بھی آیا ہے۔ و الله اعلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۸ ص ۶۔۸)

مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں

سائل مولانا محمد جمیل مفتی اعلی ریاست مانگرول کاٹھیاواڑ

۱۔ دہریت واحمدیت میں کیا فرق ہے۔

۲۔ نیچریت واحمدیت میں کیا امتیاز ہے ۔

۳۔ مادیت واحمدیت میں کیا تبائن ہے۔

آپ کی تفسیر وتاویل اور کتب احمدیہ کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان میں کوئی فرق کوئی امتیاز کوئی تباین نہیں ہے، سب ایک ہیں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اسلام اور قرآن سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ بعض باتیں آپ کی تفسیر میں قدرت خدائے تعالی اور عقل انسانی کے تو خلاف ہیں ہی مشاہدہ کے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاف ہیں۔ مثلاً انسان کا مچھلی کے پیٹ میں زندہ نہ رہنا، اور اتنی بڑی مچھلی کا جس میں سالم انسان گھس سکے نہ رہنا، اور اتنی بڑی مچھلی کا جس میں سالم انسان گھس سکے نہ ہونا، حالانکہ بہت سے مشاہدے ہیں کہ کئی روز بعد آدمی مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکلے اور تا حال زندہ ہیں۔ کلکتہ ہی کا واقعہ ہے۔

نیز کرہ کا نہ ٹوٹنا، حالانکہ امریکہ میں ستارہ کے دو ٹکڑے علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور لوگوں نے فوٹو بھی لئے ہیں۔ آپ نے خواہ مخواہ معجزہ شق القمر اور یونس کے مچھلی کے پیٹ میں نہ رہنے سے انکار کر کے آیات قرآن سے انکار کیا ہے۔ یہی احمدیت ہے۔ یہی دہریت ہے۔ یہ ہی نیچریت ہے۔ اسلام اور قرآن کہتا ہے: واللہ علی کل شیء قدیر۔ فافہم

۲۔ آپ اپنے ہر ایک اخبار اور تحریر و پمفلٹ میں ہمیشہ علماء پر سبّ و شتم کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا ایک ٹریکٹ مجریہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۵ء مجھ کو ملا جس میں آپ نے یہ فقرہ لکھا ہے: ایک دیوانگی کا شغف۔

آگے آپ لکھتے ہیں:

الا ماشاءاللہ ساری امت خوارج کے رنگ میں رنگین ہو گئی ہے۔

آپ نے اپنی خارجی جماعت احمدیہ کو مستثنیٰ کر کے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر دیا ہے (مرزا صاحب مسلمانان دنیا کا شمار ۹۰ کروڑ لکھتے ہیں۔ تحفہ گولڑویہ طبع اول۔ ص ۶۷۔ ثناء اللہ) اور اتنا نہ معلوم ہوا کہ خوارج خارج شدہ کو کہتے ہیں۔ دنیا کے ستر کروڑ محمدیوں میں سے مٹھی بھر احمدی خارج ہو کر احمدیت کے بانی ہوئے ہیں نہ کہ محمدی احمدیت سے خارج ہوئے ہیں۔ تو احمدی جماعت خوارج کی جماعت ہے، نہ کہ محمدی۔ شقاق و نفاق تو مسلمانوں میں خود ڈالیں اور الزام علماء پر۔

اچھا یہ تو فرمایئے کہ آپ اور آپ کے پیر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علماء میں داخل ہیں یا خارج۔

آپ نے ایک آیت اور ایک حدیث علماء کے سامنے پیش کی ہے۔ کیا یہ آیت اور حدیث مرزا صاحب کو یاد نہ تھی، یا مرزا صاحب کی وحی نے اسے منسوخ کر دیا تھا۔ کیا آپ کو یہ آیت اور حدیث یاد نہیں جو مرزا صاحب کی تصانیف کی اشاعت کر کے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر و جہنمی بنا رہے ہو۔ آپ نے فی الحقیقت کافر گر مرزا کی پوری اتباع کی ہے مگر ذرا دب کر۔ مرزا صاحب صاف و صریح فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہراک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اوراس نے مجھے قبول نہیں وہ مسلمان نہیں ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

ایضاً۔ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دوقسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے

ایضاً۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

ایضاً۔ کافر کا لفظ مومن کے مقابلہ پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے

۱۔ایک یہ کہ کفر ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے۔اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا

۲، دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔(ص۱۷۹)۔

کیوں احمد یو! تم اپنے مرشد کے فتوے کے مطابق دنیا کے مسلمانوں کو ایسا ہی مانتے ہو۔ یہ حوالہ جات مرزا صاحب قادیانی کی آخری تصنیف حقیقۃ الوحی کے ہیں اس کے بعد کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔ جواب تو دو کون کافر بنا رہا ہے۔

حاشیہ اربعین نمبر۴ صفحہ ۶۔ ایضاً۔اب دیکھو کہ خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو .. مدار نجات ٹھہرایا ہے۔

کیوں احمد یو! تمہارے نزدیک تمہارے مسیح موعود کے فتوے کے مطابق محمد ﷺ کی وحی اور تعلیم اور بیعت مدار نجات ہے یا نہیں۔ اگر نہیں اور ضرور نہیں تو تم دنیا کے کروڑھا مسلمانوں کو کافر بنا رہے ہو یا نہیں ۔اگر نہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی گندی کتابوں کی اشاعت کیوں کرتے ہو۔

معیار الاخیار صفحہ ۸۔ مجھے (مرزا) خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

چونکہ مرزا صاحب اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی سمجھتے تھے اس لئے اپنی امت ضالہ کو حکم دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اربعین نمبر۳ صفحہ ۲۸۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو

کیوں احمدیو! تمہارا عقیدہ اور عمل اپنے پیر کے فتوے پر ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو بقول مرزا صاحب تمہارے عمل حبط ہو گئے اور تم احمدی نہیں رہے اور حرام قطعی کے مرتکب ہوتے ہو۔ کیوں مرزا صاحب کو حکم مانتے ہو یا نہیں۔

اب فرمائیے کہ مرزا صاحب نے تو دنیا کے کروڑ ہا مسلمانوں کو کافر و جہنمی و شیطان بنایا اور تم نے گول مول کر کے خوارج بنایا۔ آیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب کے نہ ماننے والے کلمہ گو اہل قبلہ کافر جہنمی ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو علماء کو کیا کہتے ہو اپنے کافر گر پیر اور اپنے آپ کو کہو اور اگر تم کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر نہیں سمجھتے تو تم حسب قو ل مرزا احمدی رہتے ہو یا نہیں۔ اگر رہتے ہو تو مرزا غلام احمد صاحب جھوٹے یا تم جھوٹے۔ اللہ کے بندو! مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہو۔ یا تو صاف صاف کہہ دو کہ ہم مرزا قادیانی کے قول کے مطابق سب غیر احمدیو ں کو کافر جہنمی جانتے ہیں ورنہ صاف کھلا کھلا اعلان کر دو کہ ہم احمدیت سے توبہ کرتے ہیں اور محمدیوں میں شامل ہوتے ہیں۔

۱۔ یہ بھی بتلایئے کہ آپ کی تحریرات واقوال پہلے کے سچے ہیں یا پچھلے

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۷، و ۱۲۴۔ آنحضرت ﷺ ذوالبروز ہیں یعنی آپ حضرت موسیٰ کے بھی بروز ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کے بھی۔

مسلمانو! غور کرو احمدیوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ بھی بروزی نبی ہیں۔

اشتہار تبلیغ الحق صفحہ ۴۔ حضرت عیسی، حضرت الیاس کے بروز ہیں

تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷۔ حضرت عیسی، حضرت آدم کے بروز ہیں۔

ریویو فروری ۱۹۰۷ء ۔ حضرت یوسف کو جزوی نبوت عطا ہوئی

مرزا غلام احمد اور احمدیوں کے نزدیک سردار دو جہاں خاتم النبیین محمد ﷺ و حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ بروزی نبی تھے اور حضرت یوسفؑ جزوی نبی۔ ان میں سے مستقل نبی ایک بھی نہ تھا۔ از روئے تعلیم قرآن ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان کا منکر (نہ ماننے والا) کافر ہے مولوی محمد علی اور سب احمدی کہتے ہیں کہ ہم مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب کو مستقل نبی نہیں مانتے بلکہ بروزی اور جزوی نبی مانتے ہیں۔اور رسول تو دو کے یا ایک کے بروز ہوتے تھے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آدم سے لے کر محمد ﷺ تک سب کے بروز ہیں (صاف ظاہر ہے مرزا قادیانی احمدیوں کے نزدیک سب رسولوں سے افضل ہیں۔معاذاللہ)

فرمایئے مولوی محمد علی صاحب! محمد رسول اللہ ﷺ وحضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ وحضرت یوسف بروزی وجزوی نبی تھے اور آپ کے عقیدہ میں مرزا غلام احمد بھی بروز انبیاء وجزوی نبی ہیں۔نتیجہ صاف ہے مذکورہ انبیاء بروزی وجزوی کے منکر کافر ہیں تو مرزا صاحب کے منکر بدرجہ اولیٰ کافر۔پھر تم کیسے نبی کے منکر کو کافر نہیں کہتے۔ تمہارے پہلے بیانات مندرجہ ریویو اردو ۱۹۱۰ء وپیغام صلح سے صاف ظاہر ہے کہ تم مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں عظیم الشان نبی مانتے ہو۔اب اگر نہیں مانتے تو ایک نبی کے انکار سے کافر ہوتے ہو۔

میرے سوالات کا جواب دو۔ ورنہ میرے رو برو مرزا غلام احمد جو مسلمان تو درکنار ایک سچا راست باز انسان ہی ثابت کردو ۔

مسلمانوں ان احمدیوں کے دھوکہ سے بچو اور ایمان کو مضبوط کرو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٦ مارچ ۱۹۳٦ء مطابق ۱۲ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۹ ص ۵۔٦)

دجال کون ہے

من انداز قدرت رامے شناسم

حکیم عبدالرحمٰن خلیق صاحبؒ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

عنوان بالا میری جانب سے ایک مضمون اخبار اہل حدیث امرتسر مارچ ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا تھا جس میں زمانہ حال کے دجال کے متعلق بعض دل چسپ حقائق بیان کئے گئے تھے۔آج پھر ناظرین کی توجہ اس مسئلہ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں لیکن دونوں میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔وہ یہ کہ سابقہ مضمون میں میں نے کتب لغت سے دجال کی معنوی پوزیشن واضح کرکے اس کی تائید میں بعض دجالی واقعات سے استشہاد کیا تھا، لیکن آجکی فرصت میں حضور سید عربی فداہ ابی و امی کے ایک فرمان کو معیار فیصلہ قرار دے کر کچھ عرض کیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ دجال کی ماہیت اور اس کے لغوی معنی کے لحاظ سے دونوں مضامین کی نوعیت ایک ہی ہے اور حضور کے فرمان میں دجال بھی دجل ہی سے ماخوذ ہے، مگر طرز بیان دوسرا ہے۔ حدیث ہے:

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباءکم فایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم (حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں ایسے ایسے دجال فریبی اور جھوٹے پیدا ہوں گے کہ تمہیں (مسلمانوں) کچھ اس قسم کی حدیثیں (بنا کر) سنائیں گے کہ اس سے پہلے تم لوگوں نے بلکہ تمہارے باپ دادوں نے بھی کبھی نہ سنیں ہوں گی پس تم ایسے دجال صفت کذابوں سے بچو نہ ان کے قریب پھٹکو نہ انہیں اپنے قریب پھٹکنے دو، تاکہ تمہیں گمراہ نہ کرسکیں)

حضور ﷺ کے اس فرمان سے بالصراحت جو کچھ مفہوم ہے وہ یہ ہے کہ دجالوں کی پرفریب پوزیشن و عام کے سامنے ایسی ایسی محیر العقول جدید اور خود ساختہ باتیں رکھنا ہے جنہیں سن کر یا تو قطعی طور پر ناواقفی کا اظہار کیا جائے گا کیونکہ ان کا وجود ہی انہی دجالوں کی ذہنی پیداوار کے قبیل سے ہے یا پھر حیرانی و استعجاب کی بہتات سے انسانی طبائع مختلف قسم کی پیچیدگیوں اور مخمصوں کا شکار ہو جائیں گی۔

اب ہم نے واقعات کی رو سے یہ ثابت کرنا ہے کہ حضور ﷺ کی فرمودہ صفات فی زمانہ کس ہستی کی پیشانی پر ایک چمکتا ہوا درخشاں نشان ہیں۔ مگر ہم صرف واقعات سے بحث کریں گے اور چند چیزیں ناظرین کے سامنے رکھیں گے۔ ہمارا مقصد خصوصیت سے کسی کا نام لینا نہیں۔ البتہ اگر ہماری تصریحات کسی خاص فرد پر منطبق ہو کر اسے خواہ مخواہ نشانہ بحث بنا دیں تو اس میں ہمارا کچھ دخل نہیں اس چیز کا فیصلہ کرنا کہ ان جملہ صفات دجل کے حامل کون ذات شریف ہیں، ناظرین کی فراست پر چھوڑا جاتا ہے۔

چلتے چلتے ایک اور بات کو تصریح سے عرض کر دوں کہ حدیث مذکورۃ الصدر میں الفاظ یاتونکم من الاحادیث وارد ہیں احادیث سے مراد جیسا کہ اکثر محدثین بیان کرتے ہیں حضور ﷺ کے فرمودات ہیں مگر بعض محققین کا خیال ہے کہ یہاں لفظ حدیث محض فرمودات حضور ﷺ سے ہی مختص نہیں بلکہ اس میں عمومیت پائی جاتی ہے ہم دونوں باتوں کو درست سمجھ کر اس بحث میں دونوں طریق سے اتمام حجت کریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس سنئیے !

حدیث نبوی میں دجل و تلبیس کا نمونہ:

۱۔ حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے وقت حج روکا جائے گا (اعجاز احمدی ص۲۔ ایام الصلح ص۸۷۔ اربعین نمبر۳ ص ۱۵) (محض جھوٹ اور دجل ہے)

۲۔ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا امام ہوگا۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق) (یہ بھی جھوٹ ہے)

۳۔ آنحضرت ﷺ حدیث میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالی مجھے قبر میں میت نہیں رہنے دے گا، بلکہ زندہ کر کے اپنی طرف اٹھالے گا۔ (ازالہ اوہام۔ ص۲۴۹)

کہیے ناظرین ! یہ بات بھی آپ نے کبھی مصنف ازالہ اوہام سے پہلے کسی اور کی زبان سے سنی تھی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ لم تسمعوا انتم و لا آباء کم۔

۴۔ حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے وقت عورتوں کو بھی الہام ہوں گے اور بچے بھی نبوت کریں گے۔ (ضرورۃ الامام۔ ص ۵)

یہ حدیث بھی کم از کم آج تک کتب حدیث سے نہیں مل سکی۔ ممکن ہے یہ کمی آئندہ کسی زمانہ میں صاحب موصوف کے حوار یین کے ہاتھوں پوری ہو جائے۔

حضرات: یہ ہیں وہ احادیث جو نہ مسلم نے نہ ہمارے آباء نے سنیں۔ پس: بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

دجل و تلبیس کا عام مظاہرہ:

مدعی نبوت (مرزا غلام احمد قادیانی) لکھتا ہے:

۱۔ میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہوگا اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی نہیں دکھائے گویا خدا خود زمین پر اتر آئے گا (حقیقۃ الوحی۔ ص۱۵۴)

ناظرین! دیکھئے وہی انداز تقریر ہے جو تماشہ گر لوگ کرتب دکھلانے سے قبل دکھایا کرتے ہیں اس دل فریب بلکہ پرفریب گفتگو سے حدیث بالا کی صداقت کو ملاحظہ کیجئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ میں نے سوتے میں اپنے کو اللہ دیکھ کر یقین کرلیا کہ میں واقعہ میں خدا ہوں پھر میں نے زمین و آسمان پیدا کئے اور آسمان کو ستاروں سے زینت بخشی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۶۴)

۳۔ خدا میرے مسکن میں نازل ہوگا۔ (البشری۔ص ۵۶)

کیوں نہ ہو یا تیك من كل فج عميق کی پیش گوئی ربنا عا ج کے ہی تو راستوں کی خاک چھاننے سے پوری ہوگی

۴۔ میرے لڑکے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔ (تریاق القلوب۔ ص ۴۱)

سوال یہ ہے کہ آپ نے وہ باتیں پیٹ پر کان رکھ کر سنیں ؟

اچھا تو صاحبزادہ نے کیا کہا۔ خیر ہمیں کیا۔ کسی جگہ کان رکھ کر سنی ہوں، ہمارا مقصد تو واضح ہے کہ یہ باتیں بالکل نئی ہیں اور ان کی ذات شریف کی پر فریب گفتگو دجالانہ چالیں حدیث بالا کی صداقت کو پکار پکار کر واضح کرتی ہیں کیونکہ حدیث میں دجال اور کذاب کی صفت یہ وارد ہے کہ

يا تو نكم من الا حا ديث بما لم تسمعوا انتم و لا آ باء كم

(یعنی دجال ایسی ایسی پر فریب گفتگو سے لوگوں کے متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالیں گے کہ لوگوں نے بلکہ سننے والوں کے باپ دادوں نے بھی اس قسم کی باتیں نہ سنی ہوں گی)

پس یہ باتیں ہم نے انہی ذات شریف سے سنی ہیں۔ اب اپنے ناظرین کو یہ تکلیف دوں گا کہ وہ اپنی فراست سے بتادیں کہ یہ ذات شریف کون بزرگ ہیں؟ تاکہ ان کی خدمت میں باقاعدہ یہ تحفہ عرض کیا جائے:

تو جہاں جاکے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۲ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۹ ص ۷۔۸)

مرزا صاحب کی متحدیانہ پیش گوئی غلط ہوئی

(فی کل شیء له آیة تدل علی انه کا ذب)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات! واقعات کسی کے ماتحت نہیں ہوتے کوئی آدمی چالاکی سے کتنی طمطراق کرے واقعات پر اس کا اثر نہیں پڑ سکتا۔ دنیا کی رفتار کی مثال ریل اور جہاز کی ہے۔ ریل میں بیٹھے ہوئے آدمی چاہے کتنی کوشش کریں کہ ریل ہمارے حکم کے ماتحت ہو جائے مگر ریل ان کے ماتحت نہیں ہوگی بلکہ وہ ریل کے ماتحت رہیں گے۔ جہاں تک جائے گی ان کو لے جائے گی۔

مرزائی سپیکر، مناظر اور مصنف بڑی چالاکی سے زمانہ کو اپنے ماتحت کرنا چاہتے ہیں لیکن زمانہ کا اثر ایسا ہے کہ ان کی زبان سے بے ساختہ کبھی کبھار سچ نکل جاتا ہے مرزا صاحب نے ایک الہام یوں لکھا تھا:

لانبقی لک من المخزیات ذکراً

اس الہام کا ترجمہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ میں یہ ہے:

ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔

(الوصیت ص۲)

اس کے علاوہ آپ نے دنیا کی ساری عمر سات ہزار سال بتا کر لکھا تھا:

اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔

(مقدمہ چشمہ مسیحی صفحہ ب)

ان دونوں عبارتوں کو دیکھ کر ہر انصاف پسند فیصلہ کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی ہی میں ان کے لئے راستہ صاف ہو جانا چاہیے تھا۔ تمام ملک میں ان کی مخالفت مٹ جاتی ان کی فتح و نصرت کے نقارے بجتے چاروں طرف سے آواز آتی

نشهد ان الرسو ل القا دیا نی جر ی الله فی حلل الا نبیاء

(قادیانی اعتقاد کا مظہر یہ کلمہ ہے)۔

مگر واقعہ کیا ہے؟ مرزا صاحب کی زندگی کا خاتمہ جس رنگ میں ہوا تھا وہ تو لاہور میں دیکھنے والوں کو معلوم ہے کہ کسی قسم کی گندی چیز نہ تھی جو جنازہ پر نہ ڈالی گئی ہو۔ کوئی گندی گالی نہ تھی جو نہ دی گئی ہو (گو ہم اس قسم کی کاروائی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناپسند کرتے ہیں مگر واقعات ہماری مرضی کے تابع نہیں) جسے ان کے انتقال کے بعد آج تک ۲۷ سال ہو چکے ہیں۔

آج بھی کیا حال ہے۔ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قادیان کے جلسہ لیگ میں ایک بڑے لیکچرار کی تقریر کے الفاظ پیش کرتے ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امت مرزائیہ پر ہنوز روز اول بلکہ اس سے بھی بدتر اس شعر کا مصداق ہے

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

وہ تقریر یہ ہے:

چودھویں صدی کے وسط آخر کے احمدی کی مظلومیت ایک خوں چکاں داستان، اور ایک دردانگیز کہانی ہے۔ قرون اولی کی تواریخ کی ورق گردانی اس حقیقت پر شاہد ہے کہ ترقی کرنے والی جماعت دنیا کی تاریخ کو بدل دینے والی قوم اپنے ابتدائی مراحل میں آرام وآسائش سکون اور طمانیت کی زندگی بسر نہیں کرتی بلکہ اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر باب صبر آزما حادثات کا مرقع ہوتا ہے۔ ظاہری آنکھیں اس مایوس کن نظارہ کو دیکھ کر یہ فیصلہ دے دیتی ہیں کہ اب اس قوم کی تباہی و بربادی لازمی اور اس کا خاتمہ یقینی ہے مگر یہ مصائب اور شدائد اہل بصیرت کی نظر میں عظیم الشان تغیرات کا پیش خیمہ ہوتے ہیں ۔ یہ رنج والم کی تاریکیاں ظلم وستم کی آندھیاں دراصل تباہی وہلاکت کی خبر دینے والی نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالی کے عظیم الشان فضلوں اور اس کی بے انتہا رحمتوں کے بادل ہوتے ہیں۔

اسی نوعیت کا یہ انقلابی دور ہے جس میں سے اس وقت جماعت احمدیہ گذر رہی ہے۔ بے شک اس وقت ہم پر ظلم کے بادل اُمڈ آئے ہیں افکار (تفکرات؟) وآلام کی تاریکیاں جمع ہیں۔ مگر ہمارے دلوں کے اندر وہ برقی طاقتیں مخفی اور وہ نورانی جلوے پنہاں ہیں جن کے ذریعے یہ سب بادل پھٹ جائیں گے اور فتح ونصرت کا سورج ہم پر طلوع ہو جائے گا۔ بے شک آج اس ظلم کی کیفیت ظالم کے ہاتھ اور دل پر اس کے اکثریت کے پندار کے باعث اثر انداز نہیں ہوتی مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مظلوموں کے دلوں سے نکلی ہوئی آہیں عرش خداوندی کو ہلا کر چھوڑیں گی اور دنیا میں وہ تغیرات ضرور رونما ہوں گے جن کے متعلق آج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(الفضل قادیان ۴ مارچ ۱۹۳۶ء ص ۳)

ناظرین کرام! کس قدر پر از غم داستان ہے جو اس قتباس میں سنائی گئی ہے واقعہ اس سے بھی زیادہ دل فگار ہے۔ باوجود اس کے ہم راستی سے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے دعاوی میں کمزور ثابت ہوئے لیکن مرزائی لوگ محبت مرزا میں پختہ کار ہیں، کیونکہ ان کا دلی اعتقاد ہے

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۹ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۰ ص ۴۔۵)

آخری فیصلہ منظوم

مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

بعد تحمید خالق انسان۔ اور نعت رسول انس و جان
عرض کرتا ہے یہ عزیز فقیر۔ پیش صاحب دلاں روشن جان
کہ دعا کی تھی میرزا صاحب۔ کہ اے خدا بانی زمین و زماں
گر میں کاذب ہوں موت دے مجھ کو۔ رکھ ثناء اللہ کو با امن و اماں
گر وہ جھوٹا ہے موت دے اس کو۔ میں رہوں زندہ وخرم و شاداں
سال کے بعد مر گیا جھوٹا۔ قبر میں جا بسا وہ چھوڑ جہاں
اب ستائیس سال اس کو ہوئے۔ ہو گیا زیر خاک اس کا مکاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرزائیوں پہ شاق گذری موت۔کھل بلی مچ گئی بہ مرزائیاں
جب گئے قادیاں خطوط الموت۔میرزا کا ہوا جو کذب عیاں
بس اٹھا پھر اڈیٹر فاروق۔نام قاسم علی مگر ناداں
اس کو اتنی سمجھ نہیں آئی۔کیا کروں گا میں بحث و برہاں
بحث کے واسطے ہوا تیار۔ہاتھ میں لے کے اپنا تیر و کماں
اس نے امرتسری کو للکارا۔لودیانہ تھا جنگ کا میداں
بس ثناء اللہ آ گیا فوراً۔کیا جھجکتا کبھی ہے شیر ژیاں
پونڈ تھے بیس رقم انعامی۔جمع کی قاسمِ دلیر و جواں
گر ثناء اللہ غالب آ جائے۔رقم سر پنچ اس کو دے گا وہاں
بس ثناء اللہ آ گیا غالب۔رقم لے کر ہوا وطن کو رواں
میرزائی رہا وہاں مبہوت۔اس ہزیمت سے ہو گیا حیراں
قادیان میں یہ جب خبر پہنچی۔قادیان میں اٹھا تھا شور و فغاں
پھر کیا تھا شکست جب کھائی۔فتح بعد از شکست کب آساں
گر کوئی کسر ہے ہزیمت میں۔پھر وہی گوئے اور وہی میداں
قادیانی ہو یا ہو لاہوری۔آؤ جلدی بہ حجت و برہاں
چاہو لاؤ خلیفہ جی کو تم۔یا امیرِ محرف قرآن
اپنے گھر میں ہی کر کے وہ تحریف۔خوش ہوا کون پوچھے اس کو وہاں
اس نے قرآن کو بگاڑا ہے۔ہے مقلد وہ نیچری کا عیاں
لاؤ ان دونوں سے کسی کو تم ۔بحث کے واسطے بہ صدق بیان
فیصلہ جب خدا نے آپ کیا۔جو نہ مانے گا کب ہے وہ انساں
ڈرتے امرتسری سے مرزائی۔آتے ہر گز نہیں سوئے میداں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ثناء اللہ کی گرفت شدید۔اس سے رہتے ہیں خائف و ترساں

فاتح قادیان لقب اس کو۔ہے بلاشبہ شان کے شایاں

آپ زندہ تھے جب بڑے صاحب۔اس زمانہ میں یہ کیا فرماں

کہ نہ آئے گا یہ ثناء اللہ۔بہر تحقیق قادیان میں یہاں

جب یہ کی پیش گوئی مرزا نے۔پہنچا یہ فاتح شتاب وہاں

پھر نہ نکلا مقابلہ کو وہ۔تھا وہ ڈرپوک اور سست جہاں

پھر بلایا تھا اس کو مہر علی۔بہر تفسیر پر نہ آیا وہاں

نام اس کا تو ہے جری اللہ۔رکھ لیا اپنے گھر میں احمدیاں

پر نہ تھی اس میں جرأت و ہمت۔بحث سے بھاگتا تھا یہ لسّاں

مدعی تھا دعاوی باطلہ کا۔صدق کا ان میں کچھ نہ نام و نشاں

تھا کبھی بنتا وہ مثیل مسیح۔تھا کبھی بنتا نوح صاحب طوفاں

تھا کبھی بنتا مرسل و مامور۔تھا کبھی موسیٰ کلیم آں یزداں

اور کبھی آدم و خلیل اللہ ۔اور موسیٰ کلیم آں یزداں

اور کبھی احمد و محمد بھی۔ایسے کلمات سے خدا کی اماں

ایسا بے ہودہ گو کہاں دیکھا۔پھر یہ بنتا ہے مرسل یزداں

جیب میں میرے سو حسین کہے۔کربلا میری سیر ہے ہر آں

اور حسینؓ سے میں بہتر ہوں۔اس کے اس قول سے ہے کبر عیاں

کیا ہوئی کربلا یہ قادیاں بھی۔جس میں آرام کے تھے سب ساماں

قورمہ اور پلاؤ روٹی بھی۔روغن زرد و گوشت بریاں

اور بادام روغن و عنبر۔اور مشک ختن بھی دیکھی وہاں

ہوتی تیار آپ کی خاطر۔اک مفرح برائے قلب و جناں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور بستر بھی آپ کا تھا نرم۔جس پہ سوتے وہ خرم و شاداں
کیا یہ چیزیں وہاں (کربلا میں) مہیا تھیں۔از برائے حسینؓ مرد جواں
کربلا میں حسین شہید ہوئے۔آپ کی اپنے گھر میں نکلی جان
جنگ کے نام سے یہ ڈرتا تھا۔پھر شہادت نصیب اس کو کہاں
اس لئے لکھ دیا جہاد حرام۔پڑھ کے دیکھو الزالۃ الاوہام
ایک ہو کام جو ہے فرض عین۔اس کو کہتا حرام ہے بے جاں
کیا خدا کے رسول ایسے تھے۔جیسے یہ شخص ہے وہ ویسے تھے
فرض اللہ کو جو حرام کہے۔وہ جہنم میں بس مدام رہے
عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے۔کچھ ہوئے ہیں مرید بجاں
ان میں ہرگز نہیں سمجھ ذرا۔بلکہ ان میں نہیں کچھ ایمان
اس کے پیرو ہوئے ہیں کچھ علماء۔چار پائے بصورت انساں
ان کی عقلوں پہ ہیں پڑے پتھر۔آگ لی مول چھوڑ کر کے جناں (جنت)
عاقبت ہوگئی خراب ان کی۔ہائے افسوس ہے یہ سخت زیاں
ہو خموش اے عزیز تو کب تک۔ان کو سمجھائے یہ نہیں انساں
ہے نہیں مطلقاً مجھے امید۔توبہ کر کے جو ہوں یہ با ایماں
یہ تو سمجھائے بھی سمجھتے نہیں۔ان کی گمراہی کا یہی ہے نشان
ان میں ہرگز نہیں ہے عقل و خرد۔حمق ان میں ہے بے حد و پایاں
سچ کہا ہے خدا نے قرآن میں۔ہو گئے بہرے یہ سنیں گے کہاں
مہر ان کے دلوں پہ لگ چکی ہے جب۔اور آنکھوں پہ پردۂ غشیاں
آؤ مرزائیو خدا سے ڈرو۔ایک دن چھوڑ جاؤ گے یہ جہاں
موت کے جب فرشتے آئیں گے۔اور کہیں گے نکالو اپنی جاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم اکڑتے زمیں میں تھے ناحق۔اور خدا پر تھے باندھتے بہتاں
ہے بلا شک یہ فرقہ بہتانی۔میں یہ کہتا ہوں سچ علی الاعلان
کیونکہ خود اس کا پیشوا بھی تھا۔کاذب و مفتری علی الرحمٰن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۲۶ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۱ ص ۴ تا ۶)

انعام ثالث کے پاس جمع کراؤ

(قادیانی اخبار فاروق کو جواب)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار لکھتے ہیں:

جب سے لدھیانہ میں استاذی المکرّم مولانا ثنا ءاللہ فاتح قادیان نے منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق سے مبلغ تین صد روپیہ بطور مال غنیمت وصول کیا ہے قادیانی امت چوکنی ہوگئی ہے۔اب اول تو انعامی رقم کا اعلان ہی نہیں کرتے ،اگر بھولے بھٹکے کردیں،تو ایسے انداز میں کرتے ہیں کی انعامی رقم کی ادائیگی کی نوبت ہی نہ آئے۔

مگر ہمیں چونکہ مال غنیمت کھانے کا چسکا پڑ چکا ہے لہذا ہم ہر وقت تاک میں رہتے ہیں کہ جب بھی موقع ملے حتی الوسع حاصل کرنے کی سعی کریں السعی منی و الا تما م من الله ۔

چنانچہ آج سے قبل جوں ہی اڈیٹر فاروق نے کوئی انعامی مضمون شائع کیا ہم نے مطلع ہوتے ہی سب سے اول اس پر لبیک کہا۔مگر خدا جانے ہماری آواز ہے یا آسمانی کڑک، جسے سنتے ہی احمدی لوگ آیہ کریمہ

يجعلو ن ا صا بعهم فى آ ذا نهم من الصواعق حذ ر المو ت

کے مصداق ہوجاتے ہیں۔انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ

و الله محيط بالكا فر ين يكاد البر ق يخطف ابصا ر هم

پچھلے دنوں اخبار فاروق قادیان ۷ جولائی ۱۹۳۵ء میں اعلان ہوا کہ اگر تم تحریر مرزا غلام احمد سے ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کی موت قبل از وفات مرزا قادیانی کے الفاظ دکھادو،تو ہم ۲۵ روپیہ انعام دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں مطالبہ کیا کہ، انعام جمع کراؤ، تو یوں خاموش ہو گئے جیسے سانپ سونگھ گیا۔ آہ:

کیونکر ہمیں باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

اب پھر فاروق ۷ مارچ ۱۹۳۶ء میں انعامی اعلان ہوا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ نے تعلیمات مرزا طبع دوم کے صفحہ ۳ پر اور عبداللہ معمار نے محمدیہ پاکٹ بک کے صفحہ ۸۱ پر۔ حکیم محمد علی نے، سودائے مرزا، کے صفحہ ۱۷ پر حضرت مسیح موعود... کی طرف آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۴۷ کی عبارت کا حسب ذیل ترجمہ منسوب کیا ہے:

میرے منکر مسلمان حرامزادے ہیں اور تمام مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کو مانا مگر کنجریوں کی اولاد نے نہیں مانا۔

اس کے بعد نامہ نگار لکھتا ہے کہ: میری طرف سے آپ صاحبان کو کھلا چیلنج ہے کہ آپ حضرت... کی کتابوں کے علاوہ احمدیہ لٹریچر سے مذکورہ بالا ترجمہ دکھا دیں تو آپ کو مبلغ ۲۵ روپیہ نقد انعام دیا جائے گا اور اگر آپ نہ دکھا سکیں اور انشاء اللہ اگر تمہارے چھوٹے بڑے زندہ مردہ سب مل کر بھی زور لگائیں تو ہرگز نہ دکھا سکو گے تو میری طرف سے یہ انعام بھی میرے مضمون کو پڑھتے وقت اپنے اپنے گلے میں لٹکا لینا:

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

جواب: محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۸۱ پر یہ الفاظ جنہیں... ہماری طرف منسوب کیا گیا ہے مسطور و مرقوم نہیں ہیں۔ اگر آپ دکھا دیں تو ۲۵ روپئے انعام۔

شاید تم لوگ یہ عذر کرو جیسا کہ تمہاری مستمرہ عادت ہے کہ حوالہ لکھنے میں کاتب سے غلطی ہو گئی، تو اچھا ساری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدیہ پاکٹ بک سے یہ الفاظ بحثیت مضموعی دکھادو۔ انعام برقرار اسی پر بس نہیں اور سنو! کہ سودائے مرزا صفحہ ۷ او تعلیمات مرزا طبع دوم صفحہ ۳ سے بھی اگر آپ لوگ یہ تمام الفاظ دکھادیں تو انعام تمہارے باپ دادا کا ہوا

اگر کہا جائے کہ ہم نے ہر سہ کتب کے جملہ الفاظ کو ایک عبارت بنادیا ہے تو بھی یہ غلط ہے کیونکہ تحریر کے الفاظ: قبول کیا،، میری دعوت کو مانا،، ہماری تینوں کتابوں میں موجود نہیں۔

آخری جواب تمہارا یہی ہوگا کہ ہماری پیش کردہ عبارت کا کچھ حصہ روایت بالمعنی کے طور پر ہے، جواباً تحریر ہے کہ پھر کیا باعث ہے کہ خود تو آپ صاحبان روایت بالمعنی کو جائز رکھتے ہیں مگر کوئی اور شخص ایسا کرے تو اس کو برا بھلا کہہ کر کوستے ہو۔ ملاحظہ ہو ہم نے محمدیہ پاکٹ بک حاشیہ صفحہ ۵۸ پر بطور روایت بالمعنی لکھا کہ:

ڈاکٹر عبدالحکیم (پٹیالوی) نے پیش گوئی کی تھی کہ مرزا میری زندگی میں مرے گا اسکے بالمقابل مرزا نے پیش گوئی کی کہ عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہو..الخ

اس پر اخبار فاروق نے ہمیں چیلنج دے دیا کہ اگر آپ مذکورہ بالا حضرت مرزا صاحب کی کسی تحریر سے دکھادیں تو ۲۵ روپیہ انعام (فاروق ۷ جولائی ۱۹۳۵ء)

دیکھئے! ہم سے الفاظ دکھانے کا مطالبہ ہو رہا ہے۔، احمدیو! کہو یہ کون دھرم ہے

آمدم برسر مطلب۔ مضمون بالا سے عیاں ہے کہ روایت بالمعنی مرزائیوں کے ہاں بھی مستعمل و مروج ہے و لہذا ہم علی الاعلان پکار کر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں کو بدکار رخراب فاحشہ بازاری عورتوں (کنجریوں) کی اولاد لکھا ہے اور یہ بھی انہوں نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہوگا۔

پس فاروق کے نامہ نگار میں اگر کچھ بھی دیانت وامانت موجود ہے تو وہ اپنے سابقہ وموجودہ چیلنج کی رقوم کسی مسلمہ فریقین امین کے پاس جمع کرا کر اسی کی ثالثی میں ہم سے ہمارے دعاوی کا ثبوت لے لے۔ اور اگر اب بھی اس نے ستدھی راہ کو اختیار نہ کیا تو نہ صرف دنیا جان لے گی کہ آپ لوگ کج رو ہیں بلکہ خود تمہارا ضمیر بھی گواہی دے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ فتوی واقعی صحیح ہے کہ :حرام زادہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ سیدھی راہ کو اختیار نہ کرے۔ (انوار الاسلام ص ۳۰)

احمدی دوستو! کیا اب بھی تم کہو گے کہ عیسائیوں کا یہ شعر غلط ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی
(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷مارچ۱۹۳۶ء مطابق ۳محرم ۱۳۵۵ھ جلد۳۳نمبر۲۲ص ۵-۶)

وجدانیات فی مدح المسیح القادیان

غضب کا اہل فن تھا قادیانیت کا بانی بھی
کہ پچھلی امتوں کو جس کی ذریت نے شرمایا
ید طولی تھا حاصل اس کو تاویل و تناقض میں
فضائے افتراء میں اس کا پرچم خوب لہرایا
کئے قول خدا میں جا بجا رد و بدل اس نے
مقالات عرب کو ہم سر الہام ٹھہرایا
تبائن کر دیا قرآن میں پیدا معاذ اللہ
کتاب اللہ میں گویا تصرف اپنا دکھلایا
جسارت دیکھ کر تحریف میں یہ کہنا پڑتا ہے
بلند اس کا فن تلبیس میں تھا بالیقین پایا
بجائے حضرت روح الامین کے ٹیچی ٹیچی کو
کہیں سے وحی احلامات کا پروانہ دلوایا
احادیث نبی صل علی کو کس دلیری سے
ہمیشہ اپنے مزعومات باطل سے پرکھوایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تھے الہا م اس کے اور یہ تھی کائنات ان کی
مگر اس پر بھی لاکھوں عقل کے پتلوں کو بہکایا
کیا دق عالمان دین پیغمبر کو خوب اس نے
علی الرغم حقائق نقش باطل خوب چمکایا
خدا، ابن خدا، ظل نبی اور گوپیوں والا
پلٹ دی اس نئی منطق نے استدلال کی کایا
وہ الہامات گونا گوں وہ تاویلات بو قلموں
غلام احمد ، بروز احمد مختار ، کہلایا
تھا ڈیلفک طرز انشا میں رو کچھ ایسا کما ل اس کو
عدالت سے بھی سکہ اپنی اس خوبی کا منوایا
بھلا اعجاز سے کم ہے کچھ ایسی سخت جا نی بھی
جی سلطان القلم ، ہر جنگ سے جیتا نکل آیا
کسی دشمن نے مر نے کی جہاں اس نے تحدی کی
مدار اپنی صداقت کا اسی دعوی کو ٹھہرایا
خدا نے بس ہمیشہ ڈھیل دے دی مر نے وا لے کو
جہاں کو ، سنت اللہ ، کا نہفتہ راز سمجھایا
ثنا ء اللہ نے جب حضرت اقدس پہ یورش کی
اور اس کی زد سے بچ جانا بہت مشکل نظر آیا
تو کس انداز سے خم ٹھو نک کے واں ڈٹ گئے حضرت
دلائل کے مقابل بد دعا کا زور دکھلایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثر میں ڈوب کر نکلی دعائے مستجاب ان کی
قبولیت کا سکہ مر کے کل دنیا سے منوایا
تقاضائے حمیت تھا یہی ہم تو سمجھتے ہیں
کہ مرنا بھی انہیں اپنی دعا ہی پسند آیا
ہوئے ہیں سرخ رو دونو جہاں میں احمدی کیا کیا
کہ مر جانا بھی اعجاز مسیحائی نکل آیا
ثناء اللہ جیتا بچ گیا اور چل بسے حضرت
خدا نے مدعی کا فیصلہ منظور فرمایا

(وجدانی یکم مارچ ۱۹۳۶ء)

(ڈیلفک ۔ مبہم ذومعنی ۔کتاب البریہ فیصلہ انگریزی بمقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک)۔

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷مارچ۱۹۳۶ء مطابق ۳محرم ۱۳۵۵ھ جلد۳۳نمبر۲۲ص ۶)

خلیفہ قادیان اور جریدہ احسان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مریدوں کی تقویت ایمانی کے لئے پیر لوگ ہمیشہ سے اپنی کرامتیں بتاتے آئے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔اسی اصول سے خلیفہ قادیان (محموداحمد) نے کہہ دیا کہ ہماری دعائیں ایسی مستجاب ہیں کہ حبشہ اوراطالیہ کی جنگ میں ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔مریدوں نے سن کر سبحان اللہ اور آمنا وصدقنا کہا۔ اس سے کسی کا کیا حرج ہوا۔ہم تو ان کو یہاں تک کہنے کا حق دیتے ہیں کہ لوہے کا ڈوبنا اور بھس کا تیرنا بھی ہماری دعا کا نتیجہ ہے۔مگر اخبار احسان لاہور نے خلیفہ قادیان (مرزامحموداحمد) کومورد عتاب کرنے کے لئے لکھا ہے کہ

یورپ کے مدبرین تو جنگ حبشہ کے اسباب تلاش کرنے میں دماغ سوزی کررہے ہیں حالانکہ اس کا باعث خلیفہ قادیانی ہے(احسان۲۰مارچ ۱۹۳۶ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احسان، اگر ہمارے پیش کردہ اصول پر غور کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ خلیفہ قادیان اپنے سابق بزرگوں کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ اہل حدیث بھی اگر احسان کی طرح ظاہر بینی کرے تو کہہ سکتا ہے کہ اس جنگ حبشہ کے بانی دراصل مرزا غلام احمد قادیانی ہیں کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے ایک دفعہ دنیا کے واقعات لکھ کر دستخط کرانے کی غرض سے مرقومہ مسل کو خدا کے سامنے پیش کیا۔ اس نے دستخط کرنے کو سرخ سیاہی کا قلم ہاتھ میں لے کر چھڑکا (تریاق القلوب)

مرزا صاحب متوفی نے چونکہ سارے واقعات دنیا اس مسل میں درج کئے تھے۔ جنگ حبشہ تو بڑا واقعہ ہے یہ تو اس میں بطریق اولی درج ہوا ہوگا۔ پس جنگ حبشہ یا اس کے بعد جتنی جنگیں ہونگی ان سب کے باعث دراصل مرزا قادیانی ہیں۔

احسان اگر خلیفہ قادیانی کو محض دعا کی وجہ سے باعث جنگ کہتا ہے جب باریک نظر سے دیکھے گا تو اس جنگ اور اس سے پہلی جنگ عظیم اور بعد کی ساری جنگوں کا باعث مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو قرار دے گا

نگاہ نکلی نہ دل کی چور زلف عنبر یں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۲ ص ۱۵۔۱۶)

قادیانیوں کا فرار

جناب صوفی حق نواز ولد پیر باغ علی چستی تحصیل فاضلکا لکھتے ہیں:

ہمارے قریب ہیڈ سلیمان پر ہیڈ جمعدار مولوی محمد خان اور موضع جمال کوٹ لوئر مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی علی محمد صاحب وغیرہ نے قادیانی پارٹی کے مبلغ بن کر ہمارے گرد و نواح اور خاص کر ہیڈ سلیمان پر بے علم لوگوں میں تبلیغ مرزائیت شروع کر رکھی تھی۔ آخر تنگ آ کر ان کے ساتھ تاریخ مناظرہ مقرر کرنی پڑی۔

مولوی محمد خان اور مولوی علی محمد مبلغین قادیان نے ہمارے ساتھ ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کی تاریخ مناظرہ مقرر کی۔ کہ تین بجے مسئلہ صدق و کذب مرزا پر بحث ہوگی۔ فریقین میں سے جو وقت مقررہ پر حاضر نہ ہوا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فریق جھوٹا ثابت ہوگا۔ چنانچہ ہماری طرف سے مولوی محمد صدیق کیلوی مہتمم وصدر مدرس مدرسہ دارالاسلام صدیقیہ مقام مولیوالی ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو میدان مناظرہ میں تشریف فرما ہوگئے۔

وقت مقررہ پر مرزائی مبلغین نے میدان مناظرہ میں کھڑے ہوکر اعلان کر دیا کہ ہم مرزا صاحب کے صدق وکذب پر بحث کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ ہم تو صرف حیات وممات مسیح پر بحث کریں گے۔ جب ہمارے فاضل موصوف نے ان کے صاف انکار کرنے پر مسئلہ حیات مسیح پر بھی للکارا تو اس وقت تمام مرزائی لومڑی کی طرح دم دبا کر میدان مناظرہ سے بھاگ گئے قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً

لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔ سب نے تسلیم کرلیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی میں جھوٹے تھے۔ مولانا موصوف کی تقریر کا بہت عمدہ اثر ہوا۔ الحمدللہ۔

ہم ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ کو فرقہ باطلہ مرزائیہ کے مقابلہ کا موقع ملے تو دفتر دارالسلام صدیقیہ مقام مولیوالی ڈاک خانک جنڈ ولہ بیبے شاہ تحصیل فاضلکا ضلع فیروز پور سے مولوی صاحب موصوف کو طلب کریں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۲ ص ۱۴)

کیا گورنمنٹ واقعی مفلوج ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مولوی عطاءاللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے گورنمنٹ کو اس وجہ سے مفلوج لکھا کہ باوجودیکہ قادیان میں خلاف قانون واقعات ہوتے ہیں مگر گورنمنٹ ان پر مواخذہ نہیں کرتی۔ لطف یہ ہے کہ دوسری جانب الفضل میں لکھا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی ہیں ان کو تحریر وتقریر میں دن رات گالیاں دی جاتی ہیں مگر گورنمنٹ ایسی مفلوج ہو چکی ہے کہ اس خباثت کا سدباب کرنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل قاصر ہے۔ (الفضل قادیان ۳۔اپریل ۱۹۳۶ء ص ۳)۔

مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں: ہم تو یہ لفظ (مفلوج) گورنمنٹ کے حق میں کسی کے قلم سے بھی سننا صحیح نہیں جانتے۔لیکن افسوس ہے گورنمنٹ اپنی ذات سے اس الزام کو دفع نہیں کرتی۔نہ مسٹر کھوسلہ کے عدالتی فیصلے کا عمل دفعیہ کرتی ہے نہ قادیانیوں کے الزام سے اپنی صفائی کرتی ہے جس سے تیسرے فریق کو شک ہوتا ہے کہ واقعی گورنمنٹ مفلوج ہوگی۔

۔مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ تو عدالتی ہے جس کی وجوہات انہوں نے خود لکھی ہیں۔ہاں قادیانیوں کا الزام بے شک وزن دار ہے۔مقدس لوگوں کو برا کہا جائے تو گورنمنٹ کی قوت مواخذہ ضرور بالفعل متحرک ہونی چاہیے۔اس لئے ہم قادیانیوں کے لگائے ہوئے الزام کو اٹھانے کی بڑے زور سے تائید کرتے ہیں۔اس کے متعلق گورنمنٹ پر سب کچھ واضح ہے۔ہم صرف اتنا کہنے پر کفایت کرتے ہیں کہ اس وقت ہمارے سامنے دو مسیح دنیا میں نظر آتے ہیں ایک مسیح ناصری ؑ دوسرے مسیح قادیانی۔

قادیانی گروہ کو دوسرے مسیح کے حق میں جوش ہے تو مسیحیوں کو مسیح ناصری کی وجہ سے رنج ہے جن کے حق میں قادیانی لٹریچر میں یہ الفاظ ملتے ہیں :

یسوع مسیح ،کھاؤ پیؤ،متکبر،خودغرض، نہ زاہد نہ عابد،شرب خور،زناکار عورتوں کا یار، جس کی تین نانیاں اور دادیاں حرامکار عورتیں تھیں وغیرہ (مکتوبات ج ۳)

اس کی تفصیل کے لئے ہماری دو کتابیں ملاحظہ ہوں ۱ ۔ہندوستان کے دوریفارمر۔۲۔تعلیمات مرزا

ان واقعات کی روشنی میں گورنمنٹ کو چاہیے کہ اپنی مفلوجیت کا الزام دور کرے ورنہ اس کے قائم رہتے ہوئے ہندوستان کی آئندہ تاریخ میں ان برے الفاظ کا لکھا جانا اچھا نہیں کہ: خلیفہ قادیان گورنمنٹ سے شاکی ہیں خلیفہ قادیان نے آج سے پہلے بھی کئی مرتبہ گورنمنٹ کی ناقدردانی کی شکائت کی ہے۔آخری شکایت وہ ہے جو الفضل ۴۔اپریل کے ذریعہ ہم نے سنی جس میں خلیفہ صاحب قادیان کے ایسے درد بھرے الفاظ درج ہیں کہ سننے والا گورنمنٹ سے بدگمان ہوجائے چنانچہ لکھا ہے:

کوئی جماعت من حیث الجماعت انگریزوں کیساتھ نہ تھی۔ایسے خطرے کے وقت جب اپنے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرائے سب گھبرا رہے تھے، سوائے جماعت احمدیہ کے اور کون سی جماعت تھی جس نے من حیث الجماعت انگریزوں کا ساتھ دیا... مگر نہ حکومت نے ہماری قدر کی، نہ قوم (مسلمانوں) نے ہماری قدر کی ۔ (الفضل قادیان ۴ ۔اپریل ۱۹۳۶ء)

مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں: مسلمانوں کی جتنی شکایت بھی آپ کریں بجا ہے۔ واقعی انہوں نے آپ کی بلکہ آپ کے والد بزرگوار کی بھی کوئی قدر نہ کی، حالانکہ آپ کے والد بزرگوار نے اور ان کے بعد آپ نے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے ایک بڑے بوجھ سے سبکدوش کر دیا۔ یعنی جہاد جیسا مشکل حکم منسوخ کر کے مسلمانوں کو آرام کی نیند سونے کا موقع دیا۔ البتہ انگریزی حکومت کی بابت آپ کی شکایت کو پبلک بے جا جانتی ہے۔ کیونکہ آپ کی خدمات کے صلے میں حکومت نے آپ کی جماعت کو بڑے بڑے رتبے دیئے۔ ملازمتوں میں کافی آسامیاں دیں۔ خاص کر پولیٹکل صیغے میں تو گویا آپ ہی آپ ہیں۔ ہاں آپکو ذاتی حیثیت میں کوئی خطاب یا جاگیر نہ بخشی سو اس کی تلافی کے لئے ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ طرح رادھا سوامیوں کے گورو، صاحب جی، کو سر کا خطاب دیا ہے آپ کو بھی سر بنا دے۔ گو ایک طرح سے آپ سر بنے ہوئے ہیں۔ ناظرین! خلیفہ صاحب گورنمنٹ پر اپنی خدمات کا احسان جتاتے ہیں اور گورنمنٹ اپنے دل میں کہتی ہوگی کہ ہم نے تم کو زندہ رکھا

دراصل یہ گلہ اور شکایت ان دونوں فریقوں کی راز و نیاز کی باتیں ہیں

میان عاشق و معشوق رمزے است۔ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مئی ص ۱۹۳۶ء ص ۶، ۷)

مرزا صاحب (مسیح موعود) کا کار عظیم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ نوٹ معمولی نہیں بلکہ احمدیت اور محمدیت میں جہاں اور کئی ایک امور فیصلہ کن ہیں یہ بھی ایک بڑا فیصلہ کن ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔اس کے محرک مولوی محمد علی صاحب لاہوری ہوئے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے مرزا غلام احمد صاحب کا ایک بڑا بے نظیر کام بتایا ہے جسے بخیال خود اتنا عظیم الشان قرار دیا ہے کہ سلف سے خلف تک کسی (سے ہوا) ہی نہیں۔اس لئے ہم اس کام کی (وضاحت)..کرتے ہیں۔

بغرض اختصار ناظرین خصوصاً طلباء عربیہ کی تفہیم کے لئے بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے وہ کام کیا ہے جس کی بابت اہل منطق کا قول ہے: لا حجر فی التصور ۔اس مثال کو یاد رکھ کر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا وہ مضمون انہی کے الفاظ میں پڑھیئے۔

اس مضمون میں جتنی مرتبہ (خیال) کا لفظ آیا ہے ہم نے اسے قوسین میں ڈال دیا ہے، اس سے ہماری کچھ غرض ہے ناظرین اس بات کو معمولی نہ سمجھیں بلکہ وہ کسی ضروری چیز پر اعلام ہے ۔ بہر حال مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ

حضرت مسیح موعود کے عظیم الشان کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ آپ نے اس پردہ کو اٹھا دیا جو هو الذی ار سل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله پر پڑا ہوا تھا . انبیاء علیہم السلام اگر ایک (خیال) کو لاتے ہیں تو مجددین اس خیال کو از سر نو زندہ کرتے ہیں ۔اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ پر یہ وحی کی تھی کہ دین اسلام کو دنیا میں غالب کرے گا۔یہ (خیال) مسلمانوں کے دلوں سے آہستہ آہستہ بالکل محو ہوتا جا رہا تھا امام زمان کا ہی یہ کام تھا کہ اس (خیال) کو از سر نو زندہ کیا بلکہ یہ بتا دیا کہ یہی وقت اس غلبہ کا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ جماعت دیوانہ وار اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی ساری قوت صرف کر رہی ہے۔یہ آیت جو بطور وحی رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی، حضرت مسیح موعود کو بھی الہام ہوئی اور اس کی غرض یہ تھی کہ اس (خیال) کو از سر نو زندہ کیا جائے۔اگر غور کرو تو کوئی اور شخص اس زمانے میں ایسا نظر نہیں آتا جس نے اس (خیال) کو اس مضبوطی کے ساتھ دلوں میں پیدا کر دیا ہو ۔آیت قرآنی موجود تھی مسلمانوں کو اس پر ایمان بھی تھا لیکن آنکھوں پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا اس پردے کو امام نے اٹھا دیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلوں پر ایک زنگ لگ گیا تھا اس کو آپ نے دور کر دیا۔ ایسے ہی اور بھی (خیالات) ہیں جن کو حضرت مسیح موعود نے زندہ کیا۔ یہ سب باتیں قرآن کریم میں موجود تھیں لیکن کسی کا خیال ان کی طرف نہ جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ جس شخص نے ان پاکیزہ خیالات کو از سر نو زندہ کیا اس کے مجدد ہونے سے انکار کیا جاتا ہے۔ تم اور کسی آدمی کا نام لو جس نے اسلام کے لئے اس زمانہ میں اس قدر عظیم الشان کام کیا ہو جسکو خدا کی طرف سے ایسی روشنی ملی ہو۔ (پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۶ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کرام! اس عبارت کو بغور دیکھئے اس میں کتنی مرتبہ (خیال) کا لفظ لائے ہیں اس کے بعد اس امر پر غور کریں کہ خیال کیا چیز ہے وہی جس کو اہل منطق ،تصور، سے موسوم کرتے ہیں۔ پس مولوی محمد علی صاحب کی اس ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو تصور دلایا ہے کہ دین اسلام غلبہ پانے کے لئے آیا ہے۔ یہ کام ایسا ہے کہ کسی نے آج تک نہیں کیا۔ ہمیں اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں کہ کسی نے یہ کام کیا یا نہیں۔ ہم صرف یہ دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب کی بابت جو مولوی محمد علی صاحب نے دعوی کیا ہے ،مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ایسا کہتے تھے یا مولوی صاحب ہی کی ایجاد ہے۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کام کو محض خیال کے درجہ میں نہیں چھوڑا بلکہ تصدیق تک پہنچایا ہے۔ ہم حسب عادت اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں پس ناظرین غور سے سنیں۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں؛

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله - یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۸، ۴۹۹)

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ عبارت اس زمانہ کی ہے جسوقت مرزا صاحب کا دعوی مسیح موعود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا نہ تھا۔ جب آپ نے خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اپنے کام کی مزید توضیح اور تشریح فرما دی جو قابل دید وشنید ہے چنانچہ فرمایا:

آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے، اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالم گیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اسلئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

(چشمہ معرفت۔ ص ۸۲۔۸۳)

ناظرین کرام! اللہ غور فرمائیے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کی علامتِ صدق محض، خیالی غلبہ، قرار دیا ہے یا واقعی غلبہ اسلام کو اس کا نشان بتایا ہے۔ چشمہ معرفت کی عبارت کو مکرر پڑھئیے ..کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کا کام بقول مولوی محمد علی غلبہ کا محض خیال بتایا ہے یا مسیح کو اسلام کے غالب کر دینے کا ذمہ دار بتلایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔مگر عبارت مذکورہ اور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عملاً غلبہ پالینے کی تصدیق کرتے اور کراتے ہیں۔

ایک مثال: ایک بزرگ شیخ چلی نامی گذرے ہیں۔انہوں نے اپنے نکاح پر اپنے دوستوں کودعوت ولیمہ دینے کا وعدہ کیا رات کونکاح کی بابت سوچتے رہے دماغ میں سامان نکاح اور سامان دعوت خوب تیار کرتے رہے۔صبح مدعودوستوں کودعوت ولیمہ میں بلاکر کھانا چنادیا۔

دوستوں نے دریافت کیا کہ نکاح پر کیا خرچ آیا؟ کہاں ہوا؟ رشتہ کیسا ہے؟

جواب میں کہنے لگے خرچ کچھ بھی نہیں ہوا۔نہ کہیں آنا جانا پڑا۔رات بھراسی ادھیڑ بن میں رہا، یہاں تک کہ نکاح بھی ہوگیا۔لطف یہ ہے کہ کسی نکاح خوان (قاضی) کی بھی حاجت نہ پڑی ۔نکاح ہوکر دلہن بھی آ گئی۔مگر ایسی طرح آئی جس طرح شاعر کی محبوبہ جیل میں اسکے پاس پہنچ جاتی تھی جس کا حال وہ خود بیان کرتا ہے

عجبت لمسراها وانى تخلصت

لدى و باب السجن دونى مغلق

ناظرین کرام! مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ایک بڑا کارنامہ محض خیال بتایا ہے جوشیخ چلی کے نکاح سے زیادہ نہیں۔

حق یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف ایسا کہنے میں معذور بلکہ مجبور ہیں کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے جس غلبہ کا حتمی وعدہ کیا تھا وہ تو ہوانہیں ۔اسلام کے غلبہ کی بجائے دن بدن کفر کا غلبہ ہورہا ہے جس کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا) کی امت کا اکثر حصہ بقول مولوی محمد علی صاحب لاہوری، بوجہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی ماننے کے دین اسلام سے پھر گیا۔

خود قادیان اور لاہور بھی کفر کی نجاست سے پاک صاف نہ ہوئے۔

مرزا کی اول مخاطب قوم عیسائی ہے کیونکہ مسیح موعود کا لقب ہی یہ چاہتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ میں مسیحی مردم شماری پانچ لاکھ تھی تازہ مردم شماری میں عیسائی ۶۸ لاکھ سے زیادہ ہیں (مسیحی جنتری)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! عیسائی قوم وہ ہے جن کو مسیح موعود (مرزا) نے خنزیر کہہ کر مسیح موعود کے ہاتھ سے مقتول بتایا ہوا ہے آج وہ تعداد میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اس تعدادی ترقی میں (بقول مرزا) خنزیروں کو بھی مات کر دیا، جب واقعات یہ ہیں کہ مرزا صاحب کے مواعید محبوبہ سعاد کے مواعید سے بھی سبقت لے گئے جن کے حق میں کہا گیا ہے:

ما مواعیدھا الا الا باطیل

مولوی محمد علی صاحب لاہوری چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے بہت پرانے دلدادہ ہیں اس لئے ان سے یہ تو نہیں ہوسکتا کہ وہ مجدد اعظم مسیح موعود سے علیحدگی اختیار کرلیں اسلئے انہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کو تصور بنا کر عظیم کارنامے کی شکل میں دکھایا۔ جسکی بابت بہت عرصہ پہلے کیا گیا:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب۔ گربہ شاشید و گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۹ ص ۵۔۷)

براہین معماریہ بجواب دلائل مرزائیہ

جناب منشی محمد عبداللہ معمار ؒ امرتسری لکھتے ہیں:

میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کوئی خدا کو ماننے والا قرآن شریف پر یقین رکھنے والا انسان کیونکر مذہبی معاملات میں عمداً! غلط روی کو پسند کرسکتا ہے سوائے اس کے کہ ایسا شخص اسی گروہ کا فرد اعلی ہو جس کے متعلق شہادت الٰہی موجود ہے۔ و اللہ یشھد ان المنافقین لکا ذبون

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت پر جن پر از دجل و تلبیس دلائل باطلہ سے تمسک کیا ہے صد ہا نہیں ہزار ہا دفعہ علماء اسلام کی طرف سے ان دلائل کا باطل و بے ہودہ ہونا واضح وعیاں کیا گیا ایمان داری کا تقاضا یہ تھا کہ یا تو مرزائی اصحاب علماء اسلام کے جوابات کا ضعف ثابت کرتے یا مرزا غلام احمد قادیانی کو مفتری علی اللہ تسلیم کرتے مگر کس قدر افسوس کی جگہ ہے مرزائی اصحاب انہی (دلائل)....کو تحریروں، تقریروں مناظروں مباحثوں میں دوہرا کر عوام کو خدائے قدوس، معبود برحق کے مبارک و مقدس آستانہ سے ہٹا کر جھوٹے بت کی پرستش کروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں انا للہ و انا الیہ را جعو ن ۔

صدق اللہ تعا لی : واشر بوا فی قلو بھم العجل بکفر ھم ..ا لآ یہ

مرزائیو! اللہ سے ڈرو اور مخلوق کو یوں دھوکہ مت دو۔ اٹھو اگر تم میں رائی کا ہزارواں حصہ بھی علم موجود ہے تو ہمارے جوابات کا غلط ہونا بدلائل صحیحہ ثابت کرو یا بت پرستی سے توبہ کرو

دلائل مرزائیہ:

جب کبھی دنیا ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہو جاتی ہے تو خدا تعالی اس کی اصلاح کیلئے نبی مبعوث فرماتا ہے۔ چودھویں صدی میں آنخضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق شیطان نے اپنا پورا زور صرف کر کے مسلمانوں کے کثیر حصہ اپنے تصرف میں لے لیا (چودھویں صدی میں مسلمانوں پر شیطانی تسلط اور آمد مسیح موعود کی بشارت آنخضرت ﷺ کی کس حدیث میں ہے؟ معمار)....عین ضرورت کے وقت خدا تعالی کا فرستادہ مسیح موعود... قادیان میں مبعوث ہوا۔ اس نے للکار کر کہا کہ میں ہی وہ مسیح اور مہدی ہوں جس کے نبی اللہ ہونے اور چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہونے کی بشارت آنخضرت ﷺ نے دی تھی۔ (الفضل قادیان ۱۶۔اپریل ۱۹۳۶ء ص ۵)

الجواب: انبیاء کرام کی بعثت کے دو ہی مقصد ہوتے ہیں خالق کے حقوق کا اظہار مخلوق کے حقوق کی تعیین سابقہ انبیاء محدود خطوں مخصوص اقوام معدود اور وقتی فرائض و احکام کے حامل و پیغام رسان ہو کر تشریف فرما ہوئے لہذا لازمی تھا کہ ہر نئی گمراہی کے انسداد، ہر نئی ضرورت کے متمم احکام کے لئے بعثت انبیاء کا سلسلہ جاری رہتا۔ بخلاف اس کے بقول مرزا صاحب قادیانی:

قرآن شریف کے لئے اب یہ ضرورت درپیش نہیں کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب بھی آوے کیونکہ کمال کے بعد کوئی اور درجہ باقی نہیں رہا۔ ہاں اگر فرض کیا جائے کہ کسی وقت اصولِ حقہ قرآن شریف وید اور انجیل کی طرح مشرکانہ اصول بنائے جائیں... یا اس کے ساتھ... کروڑہا مسلمان... شرک... اختیار کر لیں گے تو بے شک ایسی صورتوں میں دوسری شریعت اور دوسرے رسول کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنا ضروری ہو گا مگر دونوں قسم کے فرض محال ہیں ۔قرآن شریف ..کا محرف ہونا ...محال ...اور مسلمانوں کا پھر شرک اختیار کرنا...ممتنعات میں سے ہے ...(جب یہ صورت ہے) تو نئی شریعت اور نئے الہام (نبوت) کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۱۱۰-۱۱۱ حاشیہ)

یہ تو ہوا مرزا غلام احمد کا جواب جو آدھا سچ اور آدھا سفید جھوٹ ہے۔اب سنو ہمارا جواب۔

ہم کہہ آئے ہیں کہ انبیاء کرام حقوق اللہ و حقوق العباد کی تعلیم کے لئے مرسل ہوتے ہیں چونکہ قرآن مجید اس بارے میں کامل و اکمل کتاب ہے جس کا محفوظ رہنا موعود خداوندی ہے ولہذا اب کسی جدید رسول کا آنا فضول و بے فائدہ ہے خواہ ساری دنیا مرزائیوں کی طرح بت پرست ہو جائے۔باقی رہی باوجود اتمام حقوق کے رحمت الٰہی سواس کیلئے آئے کریمہ: کنتم خیر امة ا خت جت للنا س تا مرو ن بالمعرو ف و تنهون عن المنکر ، شاہد عادل ہے۔فللہ الحمد۔

خود مرزا غلام احمد قادیانی قائل ہے:

اگر کوئی کہے کہ فساد اور بد عقیدگی اور بد اعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا۔تو جواب یہ ہے کہ.. اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ ا لا اللہ کہنے والے موجود ہیں

(نور القرآن نمبر ص ۷ حاشیہ)

مختصر یہ کہ فلا حا جة لنا الی نبی بعد محمد ﷺ (حمامة البشری ص ۴۹)

پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جونہی کسی شخص کا دعوی نبوت سنے بلا پس و پیش مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ قول ہر نماز کے بعد بطور وظیفہ پڑھا کرے کہ:

ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت کے نہیں بلکہ وحی ولایت کے ہم قائل ہیں۔ (اشتہار مرزا۔ تبلیغ رسالت ص ۶ ص ۲)

اور اگر کوئی مرزائی یہ کہہ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرے کہ مذکورہ بالا اقوال ہمارے حضرت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسوقت کے ہیں جب کہ آپ نے ابھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھالہذا وہ سب اجتہادی اغلاط پرمبنی ہیں تو جواب میں یہ کہا جائے کہ مرزا خود لکھتا ہے کہ میں براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت بھی نبی تھا (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ا)۔اور نبی اپنی نبوت کے سمجھنے میں کسی حالت میں بھی غلطی نہیں کرسکتا۔(اعجاز احمدی ص ۲۵۔۲۶)

اس پر مزید تائیدیہ کہ بقول مرزا انبیاء کے اقوال وافعال وحرکات وسکنات، خیال واجتہادات وغیرہ سب کے سب وحی الٰہی ہوتے ہیں۔(ریویو ۱۹۰۲ء ص ۷۰ تا ۷۲)

پس مرزائیوں کا عذر سراسر جھوٹا اور مرزا غلام احمد ہر حالت میں کاذب ہے:

رسول قادیانی کی رسالت ۔ ضلالت ہے ضلالت ہے ضلالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۹ ص ۷۔۸)

جہاد منسوخ؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل میں ایک نوٹ نکلا تھا جس میں مرزا غلام احمد متوفی کا فتوی درج ہوا تھا کہ دینی جہاد میرے (مسیح موعود) کے آنے سے منسوخ ہوگیا۔چنانچہ آپ کی عبارت میں سے ایک شعر یہ ہے:

اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶ تقطیع کلاں)

ہم نے اس نوٹ میں اپنا عقیدہ ان لفظوں میں لکھا تھا کہ: اسلام میں جہاد کا حکم غیر منسوخ اور دائمی ہے جب کبھی اس کی شرط پائی جائیں فرض واجب ہوجاتا ہے۔

اس فقرے کو قادیانی اخبار الفضل نے سخت غلط سمجھ کر اپنے علم کا اظہار کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود مولوی صاحب کے نزدیک بھی جہاد کے لئے بعض شرائط ہیں اگر وہ شرائط پائی جائیں تو جہاد فرض ہوتا ہے۔مگر تعجب ہے شروط کے پائے جانے کا خود ہی ذکر کردینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود وہ ایسے جہاد کو دائمی قرار دیتے ہیں حالانکہ جب کسی زمانہ میں بوجہ شرائط کی عدم موجودگی کے جہاد جائز نہ ہو تو لازماً اس وقت جہاد التواء میں رہے گا پھر جس چیز میں التواء واقعہ ہو جائے اسے دائمی قرار دینا مدیر اہل حدیث کو ہی زیب دے سکتا ہے (الفضل قادیان ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۶ء ص ۳)

قادیان میں یوں تو بہت سے لوگوں کو مولوی فاضل لکھا جاتا ہے مگر جب ان کی لیاقت جانچی جاتی ہے تو ایک پرانا واقعہ صحیح ثابت ہوتا ہے جو یہ ہے:

جن دنوں ہمارے جلسے قادیان میں ہوا کرتے تھے میں نے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو معرفت حاجی عبدالکریم صاحب لاہوری پیغام بھیجا تھا کہ میں آپ کے علماء کو یک جا ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے حکم دیا تھا کہ ہاں مل سکتے ہیں۔

چنانچہ ایک کمرے میں سب جمع ہوئے۔ میرے سہ صدی دوست منشی قاسم علی تعارف کراتے ہوئے کہتے جاتے تھے۔ یہ صاحب مولوی فاضل ہیں، یہ بھی مولوی فاضل ہیں، یہ بھی مولوی فاضل ہیں وغیرہ۔ آپ بھی مولوی فاضل ہیں، تو یہ بھی مولوی فاضل ہیں۔ جب انکے ساتھ مجھے بھی ملا کر عزت بخشی گئی تو میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا: شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

آج ہم اپنے اس مقولہ کا ثبوت دیتے ہیں، ہمارا بیان (اہل علم غور فرمائیں) قضیہ عرفیہ عامہ ہے جس میں علی الدوام بالشرط حکم ہوتا ہے۔ عرفیہ عامہ میں عدم شرط کے وقت اگر حکم نہ ہو تو عرفیہ عامہ کے صدق میں کلام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال سنیئے:

بالدوام کل کاتب متحرك الاصابع مادام کاتباً بالکل صحیح ہے

ایک اور واضح مثال بھی سنیئے:

ہر مرزائی جب تک مرزائی ہے، قبول حق سے منہ پھیر جاتا ہے۔

ان دونوں قضیوں (فقروں) میں عدم شرط کے وقت عدم حکم کا قائل ہونا ہی غلط نہیں بلکہ ضروری ہے۔

یہ تو قادیانی علم کلام کی مثال اور ہمارے مقولہ کی تصدیق ہے اصل جواب اور تفصیل مسئلہ میں اس سے بھی زیادہ کمال دکھایا ہے چنانچہ مجیب لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالی کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اسکے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس بات سے کہ وہ خدا تعالی کے حکموں پر کاربند ہوں گے اور اسکی عبادت کریں اور ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق خدا کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ (حوالہ مذکور)

آپ کا یہ فقرہ تسلیم کر کے ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ مرقومہ عبارت میں جس جہاد کی مرزا صاحب نے اجازت دی ہے یہ دینی جہاد ہے یا دنیاوی۔ جواب میں یقیناً شق اول ہوگی۔ یعنی دینی۔ کیونکہ جو امر قرآن کے ارشاد سے بتایا جائے اس کے دینی حکم ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے۔ پس قضیہ کا عقد الوضع متحقق ہوگیا۔ اب مطلع صاف ہے کہ مرزا صاحب نے جس جہاد کو منسوخ اور ممنوع ہونے کا حکم دیا وہ دینی جہاد ہے اور دینی جہاد وہی ہے جو بوقت ضرورت قرآن شریف نے جاری کیا ہے پس قادیان کے مولوی فاضلو! اگر تم لوگ صحیح معنی میں مولوی فاضل ہو تو غور سے سنو:

بوقت ضرورت جہاد کرنا دینی جہاد ہے (صغری)

ہر دینی جہاد اب ممنوع اور منسوخ ہے (کبری)

صغری کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کی مرقومہ عبارت ہے کبری کا ثبوت مرزا صاحب کا یہ شعر ہے جو مجیب نے خود ہی لکھا ہے:

اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے۔ دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

نتیجہ صاف اور عیاں ہے کہ بموجودگی شرائط بوقت ضرورت جس جہاد کی اجازت قرآن شریف نے دی تھی وہ اب منسوخ ہے۔

احمدی ممبرو! دینی جہاد کی حقیقت سمجھ لو۔ سمجھنے کے بغیر جلدی نہ کرنا ورنہ غلطی کھاؤ گے۔ ہم پھر بتاتے ہیں کہ بقول مرزا صاح اور بقول تمہارے: دینی جہاد وہ ہے جو شرائط کی موجودگی میں ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بحیثیت مسیح موعود اس کو منسوخ قرار دیا ہے پس نتیجہ صاف ہے کہ قرآنی جہاد مرزا صاحب قادیانی نے منسوخ کر دیا ہے کیونکہ عرفیہ عامہ کی نقیض حینیہ مطلقہ ہوتی ہے۔ فافہم

مجیب نے مرزا صاحب قادیانی کا ایک اور شعر نقل کیا ہے جو ہر طرح سے قابل تحسین ہے۔ وہ یہ ہے

کیوں چھوڑتے ہو لوگو! نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

ہم اس شعر کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کیوں چھوڑتے ہو لوگو ! نبی کے قرآن کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس شطان کو

(شطان مخفف از شیطان۔ثنا)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۴۔۵)

بڑے مرزا جی کا عرس

بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے اعلان کے مطابق بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء فوت ہو گئے جسے آج پورے اٹھائیس سال ہو گئے ہیں اس لئے ہم وہ اشتہار سارے کا سارا ناظرین تک پہنچاتے ہیں تا کہ مرزا صاحب کی یاد تازہ ہو۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

یستنبئونك احق ھو ۔ قل ای و ربی انہ لحق ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا ۔مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اوران الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اورحسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اوران کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔آمین یارب العالمین۔میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمين۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: حضرات! اس آخری فیصلہ پر مرات کرات بحث مباحثہ ہوا کتابیں لکھی گئیں اس لئے آج ہم نہایت اختصار کے ساتھ فریق ثانی کے دو مسلّمہ گواہ پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں:

۱۔ بڑے معتبر گواہ مرزا صاحب مدعی کے صاحبزادہ میاں محمود احمد ہیں۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

جب حضرت اقدس (مرزا) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیش گوئی ہوگئی۔

(مقولہ میاں محمود۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

یہ تو ہوئے جمہوری خلافت مرزائیہ کے گدی نشین۔

۲۔ دوسرے گواہ اقلیت کے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری ہیں آپ کا بیان بھی قابل قدر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ہم تو اس بات کو اب بھی مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی اس (ثناء اللہ) کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لے گا۔ (مقولہ محمد علی۔ ریویو آف ریلی جنز جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۹۸)

ناظرین کرام! ان دونوں صاحبوں نے تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب متوفی کی مشتہرہ عبارت کا مطلب واقعی دعاء موت ہے بلکہ خلیفہ قادیان تو دعا کو مزید قوت دے کر خدائی قبولیت حاصل کرا کر مولوی ثناء اللہ کی موت کی پیش گوئی قرار دے چکے ہیں جو اخبار بدر ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء سے بالکل مطابق ہے۔

خود اصل مدعی کا اعلان ہی صاف عبارت میں اپنا مدعا بتانے کے واسطے کافی ہے۔ اس پر یہ دو معتبر گواہ سونے پر سہاگہ کا کام دے گئے حضرت یوسف کے معاملہ میں مدعیہ کے خاندان کا ایک ہی گواہ کافی ہوا تھا یہاں تو بقاعدہ نصاب شرعی دو معتبر گواہ موجود ہیں کیا اب بھی آخری فیصلہ کی صداقت میں شک ہے اور یہ کہنا غلط ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(نوٹ۔ جہاں مرزائیوں کی شورش ہو وہاں کے احباب اس مضمون کو چھپوا کر شائع کر سکتے ہیں۔)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیاب مناظرہ

سکرٹری صاحب انجمن اہل حدیث کوٹلی ضلع میر پور اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۸۔۲۹ مارچ کو اہل اسلام اور مرزائیوں میں حیات مسیح، ختم نبوت، اور صداقت مرزا پر شاندار مناظرہ ہوا۔ اہل حق کو فتح مبین اور فرقہ باطلہ کو شکست فاش ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۱۴)

چیستان مرزا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی مذہب ہر حیثیت میں مجموعہ عجائبات ہے۔ بانی سلسلہ کی جسمانی حالت عجیب، کہیں دردگردہ، ذیابیطس دوران سر کا عارضہ تو کہیں امراض مزمنہ کمزوری نے گھیر رکھا ہے۔ ایک طرف ہسٹیریا جیسی نامراد مرض نے لاچار کر رکھا ہے، تو دوسری طرف مرض مراق نے زندگی سے بیزار کر رکھا ہے۔ دعاوی کی اس قدر بھرمار ہے کہ گنتے گنتے انگلیاں بھی تھرا جائیں۔ دلائل اس سے بھی عجیب بلکہ اعجب العجباء۔ مثلاً ایک دلیل آپ نے یہ پیش کی ہے:

میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر اور کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تو یہی... کافی تھی... اس کو ردّ کیا جائے تو خدا تعالی کی تمام کتابیں باطل ہیں۔

(رسالہ عجائبات مرزا، از ثناء اللہ۔ ص ۱۳ بحوالہ لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۸)

ملاحظہ ہو کس قدر زوردار دلیل ہے۔ مگر جب ان، خدا کی تمام، کتابوں کا حوالہ طلب کیا جائے تو سوائے ایک آیت کے ایک بھی حوالہ نہ ملے کہ

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ

انہی وجوہات کی بنا پر مولانا ثناء اللہ امرتسری نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ قادیانی راست گوؤں سے گفتگو کرتے وقت کتب سابقہ، قرآن وحدیث کے حوالہ جات تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے، بلکہ کلام مرزا سے ہی عجیب سی جدید تحریر پیش کی جائے جس سے نہ صرف مدمقابل مبہوت ہو کر رہ جائے، خود اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام کے متکلم حضرت سلطان القلم کی صحت بھی مشکوک ہو جائے۔

تازہ مثال سنیئے: یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو شہر میرٹھ میں مولانا ثناءاللہ صاحب کا جماعت مرزائیہ سے ایک چھوٹا سا مناظرہ ہوا۔ مگر اسکا اثر و نتیجہ نہایت عمدہ نکلا۔

مرزائی مناظر نے اگرچہ بہت ہاتھ پاؤں مارے، مگر پنجہ شیر سے رہائی نہ ملتی دیکھ کر یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ :

میں نے آج سے پہلے کبھی اس مسئلہ پر غور نہیں کیا اب بوعدہ تدبر معافی چاہتا ہوں۔

اگر چہ ہم نے بابو عمر الدین شملوی کو پکا مرزائی سمجھتے ہوئے گمان کیا تھا کہ آپ کا یہ وعدہ ایسا ہی وفا ہو گا جیسا کہ ان کے پیشوا نے براہین احمدیہ کتاب کی قیمت پیشگی دینے والوں سے کیا تھا ما موا عید ھا الا الا بـا طیل ۔ مگر مقام مسرت ہے کہ موصوف نے باوجود مولانا ثناءاللہ کو: متفنی، مکار ،کور باطن ، کہہ کر کر نیز تحریری جواب میں بسعی تمام تلبیس سے کام لے کر اپنی مرزائیت کو نمایاں کر دینے کے بھی اس خصوص میں مرزائیت کا پختہ اسوہ حسنہ ملحوظ نہیں رکھا۔ جزاہ اللہ، بہرحال ہم احمدی صاحب کی محنت کو مشکور جانتے ہوئے انہی کے الفاظ میں بالاختصار مناظرہ میرٹھ کی روداد اور اس کا جواب درج ذیل کرتے ہوئے صاحب موصوف کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔ وباللہ التوفیق

ملاحظہ ہو بابو عمر الدین صاحب راقم ہیں:

میرٹھ میں یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو موی ثناءاللہ صاحب اور خاکسار کا مظاہرہ صداقت مسیح موعود پر ہوا ..مولوی ثناءاللہ ...مناظروں میں کسی ایسی متشابہ بات کو لے بیٹھتے ہیں جس سے وہ فتنہ پیدا کر سکیں ...وہ مکاروں کی طرح کوشش کرتے ہیں...

مولوی صاحب نے تمام دلائل کو چھوڑ کر ایک چیستاں ہمارے سامنے رکھ دیا (مولوی ثناءاللہ نے کہا کہ) مرزا صاحب لکھتے ہیں :

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب (حضرت آدم سے لیکر) چھ ہزار (برس گزرنے) میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵ طبع اول صفحہ ۱۵۴ طبع سوم۔

دوسری طرف مرزا صاحب مارچ ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے ۔چشمہ مسیحی مقدمہ صفحہ ب۔

پہلی عبارت کو دوسری عبارت سے ملا کر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مارچ ۱۹۰۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ابھی گیارہ سال بھی نہیں ہوئی تھی۔

(مولانا ثناء اللہ کے مذکورہ اعتراض کو نقل کرکے عمرالدین صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ) اس چیستان کا حل یہ ہے کہ تحفہ گولڑ ویہ میں جہاں چھٹے ہزار سے گیارہ برس رہتے اپنی پیدائش لکھی ہے وہ قمری حساب کی رو سے ہے، اور جہاں چشمہ مسیحی میں لکھا ہے کہ ابھی چھٹا ہزار ختم نہیں ہوا، وہاں شمسی حساب ہے ۔قمری سال ۳۵۵ دنوں کا ہوتا ہے اور شمسی ۳۶۵ دنوں کا قمری سال پہلے ختم ہو جاتا ہے شمسی بعد میں ۔چھ ہزار برس قمری جہاں ختم ہوتے ہیں وہاں شمسی چھ ہزار کے ختم ہونے میں قریباً ایک سو پینسٹھ سال باقی ہوتے ہیں۔

پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا قمری اور شمسی فرق کو مدنظر نہ رکھنا ان کے زیغ قلب کا نتیجہ ہے۔

لطف یہ کہ جس حاشیہ سے آپ (ثناء اللہ) استدلال کر رہے ہیں وہیں آگے (مرزا کے) یہ الفاظ موجود ہیں: مدت ہوئی ہزار ششم گذر گیا اب قریباً پچاسواں سال اس پر زیادہ جا رہا ہے اب دنیا ہزار ہفتم کو بسر کر رہی ہے۔

اب اس حساب سے حضرت (مرزا) کی عمر اس وقت جب کہ (تحفہ گولڑ ویہ ۱۹۰۲ء میں) اوپر کی عبارت لکھی جا رہی تھی ۶۱ برس تھی ۔اس لئے مولوی ثناء اللہ کا ایچا پیچی سے تمسخر اڑانا ان کے اپنے ہی کور باطن کا ثبوت ۔

(مرزا کے) یہ الفاظ مدت ہوئی ہزار ششم گزر گیا بحساب قمری ہیں اسلئے چشمہ مسیحی میں جو بعد کی کتاب ہے یہ لکھنا کہ اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش کے آخر پر ہے ضرور یہ بحساب شمسی ہیں اور اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ چشمہ مسیحی عیسائیوں کے مقابل لکھی گئی ہے اور عیسائیوں کا حساب شمسی ہے اور تحفہ گولڑ ویہ میں سے جو حاشیہ کی عبارت زیر بحث ہے اس کے متن میں یہ مذکور ہے کہ نصاریٰ کا حساب شمسی ہے۔ (اخبار پیغام صلح لاہور۔ ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منشی معمار صاحب لکھتے ہیں: ناظرین کرام! مولوی عمر الدین کے مضمون میں اگرچہ جابجا اغلاط و اسقام موجود ہیں جیسا کہ ان کا بتقلید مرزا شمسی وقمری کا فرق ۱۶۵ سال کا بتانا حالانکہ ۱۶۹ سال کے قریب ہے یا بحوالہ قول مرزا مندرجہ تحفہ گولڑویہ عیسائیوں کا حساب شمسی لکھنا حالانکہ تحفہ گولڑویہ میں شمسی قمری بائیبل کے تین علیحدہ علیحدہ حساب مرقوم ہیں اور عیسائیوں کا حساب تو اریخ بائیبل پر مبنی لکھا ہے مگر ہم ان غلطیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مولوی صاحب کو جاہل وغیرہ کہنے سے پرہیز کرتے ہیں ممکن ہے سبقت قلم ہو اور سہو نظر ہو۔

دلیل اول کے متعلق گذارش ہے کہ محض اس بنا پر کہ مرزا صاحب قادیانی نے تحفہ گولڑویہ کے ایک مقام پر ہزار ششم کو ۵۰ سال پہلے ختم ہو چکا ہوا لکھا ہے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس کے بعد پھر ہزار ششم کو جاری ماننا ضرور کسی اور حساب (شمسی وغیرہ) کی بنا پر ہے۔ یہ حسن ظنی تو کہلا سکتی ہے دلیل نہیں۔

دلیل تو وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات ایسے یقینی الثبوت ہوں جو فریقین کو ماننے پڑیں۔ (قول مرزا قادیانی۔ درشحنہ حق۔ ص ۱۰۱)

مولوی صاحب! اگر آپ کی پیش کردہ تحریر میں ہزار ششم کو ۵۰ سال قبل مختتم لکھا ہے تو اسی تحفہ گولڑویہ کی مندرجہ ذیل عبارت میں اسی قمری ہزار ششم کو ۱۹۰۲ء کے زمانہ میں جاری لکھا ہے:

> قرآن شریف کی سورہ عصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ حضرت آدم سے ہزار ششم پر واقع ہے یعنی آدم کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے۔
>
> (رسالہ عجائبات مرزا بحوالہ تحفہ گولڑویہ۔ ص ۹۱ طبع اول۔ طبع دوم ص ۱۴۹)

مولوی عمر الدین! کیا کہتے ہو:

الغرض احمدی مجیب کا جواب غلط ہے البتہ اگر وہ منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق کی وساطت سے حسب سنت سابقہ زیادہ نہیں تو ایک آدھ پاؤنڈ ہمیں انعام بھجوائیں تو جواب ہم سے سیکھ لیں، وھو ہذا:

حضرت مرزا صاحب نے نسیم دعوت میں خود لکھا ہے کہ میرا حافظہ ٹھیک نہیں۔ اسی طرح ان کا فرمان موجود ہے کہ مجھے مراق کا مرض ہے ..پس یہ اختلاف باعث استبعاد نہ ہونا چاہیے۔

مولوی صاحب! اگر آپ یہ جواب دیں اور یقیناً صحیح یہی ہے تو ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر سکوت اختیار کر کے شعر مرزا : ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد، کی تصدیق کر دیں گے۔

دوسری دلیل میں بھی وہی نقص ہے جو ہم پہلے عرض کر آئے ہیں یعنی قیاس کو دلیل بنانا قادیانی علم کلام تو بے شک ہے مگر داناؤں کے نزدیک کوڑی کے کام نہیں۔

ہاں صاحب ہم مانتے ہیں کہ چشمہ مسیحی عیسائیوں کے رد میں لکھا گیا ہے مگر اس کا کیا علاج کہ آپ کی بدقسمتی سے آپکی مستدلہ عبارت چشمہ مسیحی کے مقدمہ میں درج ہے جسکے مخاطب عیسائی نہیں مسلمان ہیں چنانچہ لکھا ہے

> نادان مولویوں نے ہمیں کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا جس میں عیسائیت کے مکروفریب کچھ کام کرتے تھے اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر و منصور ہو جائے گی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔
>
> (مقدمہ چشمہ مسیحی صفحہ الف، ب)

مولوی صاحب! غور فرمایئے کہ یہاں ایک تو مسلمان مخاطب ہیں، دوم یہ الفاظ پیش گوئی پر مبنی ہیں۔اور یہ مسلمہ فریقین ہیں کہ پیش گوئی خدائی الہام سے کی جاتی ہے جو یقیناً قمری حساب پر مبنی ہوتی ہے : خدا نے حساب قمری رکھا ہے۔ (قول مرزا قادیانی مندرجہ عجائبات مرزا بحوالہ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۵)

سوم یہ کہ اس جگہ ہزار ششم کی علامت وہی لکھی ہے جو تحفہ گولڑویہ میں درج ہے۔یعنی وہ چھٹا ہزار جس میں الہی سلسلہ کی تکمیل شیطان کی شکست مقدر ہے۔ملاحظہ ہو تحفہ گولڑویہ طبع دوم، ص ۱۴۹،۱۵۴،۱۶۰، ۱۶۱،۱۷۴،۱۷۵،۱۷۶،۱۷۷ وغیرہ

پس ہر طرح ظاہر باہر عیاں ہے کہ ہر دو کتب میں قمری ششم ہزار مراد ہے۔مولوی صاحب: اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۱ ص ۴-۶)

(مزید یہ کہ اگر بقول عمر الدین تحفہ گولڑویہ کے وقت یعنی ۱۹۰۲ء میں مرزا کی عمر ۶۲ سال ہے تو پھر چھ سال بعد ان کی عمر بوقت وفات ۶۸ سال ہوگی جس سے ان کی عمر والی الہامی پیش گوئی غلط ہو جاتی ہے۔ بہاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۱

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

صداقت بن نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کبھی خوشبو نہ آئے گی محض کاغذ کے پھولوں سے

مجھے ایک احمدی دوست نے اخبار پیغام صلح لاہور ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء کا مسیح موعود نمبر عنایت کیا۔ اس پرچہ کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدی فرقہ کے اہل قلم یا تو بوجہ عقاید و تعلیمات مرزا پر کامل عبور نہ ہونے کے بھاری غلط فہمی میں مبتلا ہو کر مرزائیت کا شکار ہو چکے ہیں یا عمداً خاص اغراض کے ماتحت ان لوگوں نے مخلوق خدا کو بت پرست بنانے پر کمر باندھ رکھی ہے۔

زیر نظر اخبار میں بسعی تمام ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی معصوم عن المعاصی خوش خلق مہمان نواز بے نظیر صاحب علم، کامیاب و بامراد جرنیل تھے۔ آپ نے نہ نبوت کا دعوی کیا، نہ جہاد کو منسوخ ٹھہرایا، اور نہ اپنے مخالفین پر تکفیر کی شمشیر چلائی ہے۔ آپ کے وجود سے اسلام کا بول بالا ہوا ہے وغیرہ لہذا آپ ہی مسیح موعود ہیں۔

مجمل جواب:

میں کہتا ہوں کہ اول تو مضامین مذکورہ صداقت سے کوسوں دور ہیں۔ بفرض محال ایسا بھی ہو، تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوگا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔

صدہا، ہزارہا نہیں، لکھوکھہا ایسے مسلمان دنیا میں ہوئے جنہوں نے جہاد کو منسوخ قرار دیا۔ نہ مسلمانوں کی گردن پر تکفیر کی کند چھری چلائی، نہ نبوت کا جھوٹا دعوی کیا۔ تمام عمر پرستش الہ وخدمت اسلام میں بسر کی۔ اول درجہ کے خوش خلق مہمان نواز معاملہ فہم مخالفین اسلام کے مقابلہ پر سینہ سپر ہو کر اپنی جانوں تک کو قربان کر دینے والے وہ بھی یہ کہتے ہوئے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جیسا کہ صحابہ کرام، آئمہ مجتہدین آئمہ حدیث وتفسیر مجددین امت رضوان اللہ علیہم اجمعین ، کیا یہ سب مسیح موعود تھے۔ انصاف والا نصاف خیرالاوصاف

نبی کریم ﷺ نے آنے والے مسیح موعود کا نام، ان کی والدہ کا نام، ان کا حسب ونسب، حلیہ منصب عمر دعوت غرض آمد ، جائے نزول، جائے دفن وغیرہ کھلے اور واضح الفاظ میں بیان فرما دیئے۔ اور تمام مسلمانوں کا ایمان ہے اور حق وصحیح ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ ناطق بالوحی معلم قرآن، مفسر تعلیمات اسلام ،صادق اصدق ،صدیق نبی تھے۔ آپ کی ہر بات کھلی ہوتی تھی۔ آپ لوگوں کو پہیلیاں نہ بجھوایا کرتے تھے بلکہ حسب فرمان قرآن لتبین للناس ما نزّل عام فہم تعلیم دیا کرتے تھے

پھر کس قدر حیرت وافسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمانوں کا ایک گروہ حضور ﷺ کے فرمانات متعلقہ علامات مسیح موعود کو پس پشت ڈال کر غلط تاویلوں کی آڑ میں دھوکہ دہی کر رہا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آہ:

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

چونکہ نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی علامات مرزا میں پائی نہیں گئیں، اس لئے مرزا کو مسیح موعود تسلیم کرنا اس شخص کی غلطی وجہالت سے بدترین اور خطرناک غلطی ہے جب کہ اس کے بھائی نے خط میں لکھا تھا کہ میرا ایک دوست کام سے رخصت لے کر میرے پاس سے ہندوستان آرہا ہے۔ اس کا نام فضل دین بن عمر دین، وہ ملک گجرات کا رہنے والا، لمبے قد کا، تیس سالہ، گندمی رنگ، سیاہ بال، خوش رو، راجپوت نوجوان ہے۔ اس کے ساتھ میرے اہل وعیال کو بھیج دینا۔

یہ خط پا کر مرسل الیہ چشم براہ ہے۔

ادھر ایک بنارسی بھلے مانس کو بھی اس خط وکتابت کی اطلاع پہنچ گئی وہ مرسل الیہ کی مشہور سادہ لوحی سے فائدہ اٹھانے کو اسکے مکان پر جا پہنچا اور کہا کہ مجھے تمہارے بھائی نے بھیجا ہے۔ اپنی بھاوجہ کو میرے ساتھ روانہ کردو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرسل الیہ پہلے تو اس کا ٹھنگنا قد، سفید بال، سیاہ رنگ، قبیح صورت، ستر سالہ عمر، دیکھ کر ہی ہکا بکا رہ گیا۔ مزید رفع شک کیلئے اس نے اس کا نام و نسب پوچھا تو بنارسی صاحب نے بکمال طلاقت لسانی جواب دیا کہ مابدولت کا نام کریم بخش والد کا نام رحیم بخش قوم بافندہ ساکن کان پور۔

اب تو مرسل الیہ اور بھی حیران و پریشان ہوا کہ: یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟

آخر تنگ آکر کہا کہ تم میں تو ایک نشانی بھی موجود نہیں جو میرے بھائی نے آنے والے کی بتائی ہے۔

بنارسی صاحب نے جواب دیا کہ تم بھی تو نرے گاؤدی ہو۔ ارے اس ہیر پھیر سے مطلب تمہارے بھائی کا یہ تھا کہ وہ تمہاری زیرکی ودانائی کی آزمائش کرنا چاہتا ہے۔ بھلا اگر میں ہی وہ شخص نہیں ہوں تو لازم تھا کہ وہ دوسرا شخص جس کے تم منتظر ہو تمہارے پاس پہنچتا۔ مگر یاد رکھو کہ میرے سوا کوئی دوسرا نہ آئے گا۔ خواہ تم سو سال تک انتظار کرتے رہو۔ بھائی ایسے معاملات میں ہمیشہ رازداری برتی جاتی ہے۔

سنو! فضل دین سے مراد کریم بخش، عمر دین سے مراد رحیم بخش ملک گجرات سے مراد کان پور لمبے قد سے ٹھگنا قد تیس سالہ نوجوان سے ستر سالہ بوڑھا، خوش رو سے قبیح صورت، گندمی رنگ سے سیاہ رنگ، سیاہ بالوں سے سفید مو، راجپوت سے بافندہ مراد ہے۔ اگر اب بھی تم نے اپنے بھائی کے خط کی تعمیل نہ کی تو میں سمجھ لوں گا تمہاری نیت خراب ہے۔ تمہارا بھائی الگ غضب ناک ہوگا۔

یہ سن کر مرسل الیہ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ سوچا اس قدر دانا اور عمر رسیدہ انسان ممکن نہیں کہ جھوٹ بولے۔ پھر دیکھو تو کیسے کیسے معارف اس نے بیان کئے ہیں۔ سچ ہے میں تو نرا جنگلی ہوں۔ میری کیا مجال کہ ان رازکی باتوں کی تہ تک پہنچ جاتا۔ یہ سمجھ کر اس نے اپنی نوجوان بھاوجہ کو اس کے ساتھ کر دیا اور وہ صاحب بصد مسرت اسے لے کر نو دو گیارہ ہو گئے۔

حضرات! میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر اپنے ایمان و دیانت سے مرزائی کتب کے وسیع مطالعہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ احمدی اصحاب نے شخص مذکور سے ہزار ہا گنا بڑھ کر اپنی خردمندی کا ثبوت دیا۔

افصح المتکلمین خاتم النبیین ﷺ نے مسیح موعود کا نام عیسی، انکی والدہ کا نام مریم، ان کا نسب بنی اسرائیل، جائے نزول دمشق، عمر دعوت ۴۵ سال کیفیت نزول دو فرشتوں کے سہارے آسمان سے نازل ہونا، لباس دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زرد چادریں، کام قتل دجال، وغیرہ ، کعبۃ اللہ کا حج کرنا، یاجوج ماجوج کو صفحہ ارض سے مٹا دینا، تمام ادیان باطلہ کو اسلامی دین میں منسلک کر دینا، مدینہ منورہ میں دفن ہونا وغیرہ، صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔

بخلاف اس کے مرزا غلام احمد قادیانی نے ان علامات کو یوں نفسانی سانچے میں ڈھالا کہ: عیسی تو شراب انگوری کو بھی کہتے ہیں۔

نزول عیسی سے مراد مجھ غلام احمد کی ذات ہے۔

ابن مریم سے مراد بھی میں ابن چراغ بی بی ہوں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے خدا نے مجھے مریم بنایا۔ پھر میں برنگ استعارہ حاملہ ہوا۔ دس ماہ کے بعد میں اپنے پیٹ سے آپ ہی عیسی بن مریم پیدا ہو گیا۔

آنے والا مسیح موعود اسرائیلی نہیں ہے بلکہ مراد اس سے مغل ہے

دمشق سے مراد قادیان ہے۔

فرشتوں سے مراد دو آدمی ہیں جو مولوی نورالدین بھیروی و مولوی محمد احسن امروہی ہیں

آسمانی نزول سے مراد یہ ہے کہ آسمانی علوم مجھ پر نازل ہوتے ہیں۔

زرد کپڑوں سے مراد دو بیماریاں ہیں جو مجھ کو عرصہ دراز سے لاحق بدن ہیں۔ ایک کثرت پیشاب، دن میں سو سو دفعہ پیشاب آتا ہے، دوسری مراق کی بیماری ہے (جو بقول مرزا کے فرشتہ مولوی نورالدین کے جنوں کا ایک شعبہ ہے)

قتل دجال سے مراد دلائل کی رو سے فتح پانا،

یاجوج ماجوج جو انگریز روس ہیں ان کا تو میں خود کاشتہ پودا ہوں، یہ میرے لئے خدا کی رحمت ہیں۔

مدینہ منورہ میں مقبرہ نبویہ میں دفن ہونے سے مراد یہ ہے کہ میری روحانی قبر نبی ﷺ کے پاس ہے بلکہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی ہیں۔ وغیرہ۔ آہ:

رسول قادیانی کی رسالت ۔بطالت ہے جہالت ہے ضلالت

احمدی دوستو! اللہ کے لئے غور کرو کہ تم کس کیچڑ میں پھنس رہے ہو۔ پھر سوچو۔ اکیلے اکیلے ہو کر خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر اپنے دلوں سے فتوے لو کہ تم اسلام کے حامی ہو یا اسلام کو بازیچہ اطفال بنا رہے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتقو اللہ۔ اتقو اللہ۔ اتقو اللہ (مفصل جواب آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۴ ص ۴۔۵)

مرزائیوں کو شکست فاش

منشی محمد یوسف صاحب رؒ ریاست کپورتھلہ سے لکھتے ہیں:

بدقسمتی سے ہمارے گاؤں میں دو تین گھر مرزائیوں کے ہیں۔ وہ آئے دن بھولے بھالے مسلمانوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن مجھ کو ان کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

مرزائی مبلغ نے مجھے کہا کہ آپ مرزا صاحب کو سچا کیوں نہیں مانتے۔

میں نے کہا ہم سچا کس طرح مان لیں ہم نے ان کی کوئی بھی ایسی بات نہیں دیکھی جس سے ہمارے دل کو تسکین ہو تو اس مرزائی نے کہا کہ حضرت صاحب کے تو بہت سے معجزات ہیں۔ اس وقت خلیفہ صاحب سے آپ جو چاہیں معجزہ دیکھ سکتے ہیں اگر آپ کو یقین نہ ہو تو قادیان میں جا کر دیکھ لو۔ اور خلیفہ صاحب اندھے کو بھی بینا کر دیتے ہیں اور جو معجزہ کہ آپ چاہیں دیکھ لینا۔ اگر پورا ہو گیا تو مرزائی ہو جانا۔

میں نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر مرزائی مبلغ نے کہا کہ آپ پہلے مجھے ایک اسٹامپ کاغذ پر تحریر لکھ دیں کہ حضرت عیسی فوت ہو چکے ہیں اور مسیح موعود کے آنے کے متعلق جو پیش گوئی آنحضرت ﷺ نے کی تھی وہ پوری ہو گئی ہیں میں نے کہا کہ بہتر اور ساتھ ہی کہا کہ میں یہ بھی لکھونگا کہ ابھی تک جس مسیح موعود کا وعدہ تھا وہ نہیں آئے۔

اس نے کہا کہ لکھ دو۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ ہماری شرط بھی منظور کرو۔

اس نے کہا کہ بہت اچھا۔ میں نے کہا کہ اگر مرزا محمود احمد سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہوا تو اس صورت میں آپ کو مسلمان ہوگا۔ اگر آپ مسلمان نہیں ہو سکتے تو پھر صبح کے وقت تم کو نیچی زمین پر بٹھا کر ۱۰۰ جوتے لگا یا کریں گے۔ نہیں تو تمہیں گاؤں چھوڑنا ہوگا۔،، اس نے منظور کر لیا۔

پھر دوسرے مرزائیوں کے کہنے سے کہ معجزہ وغیرہ تو وہاں کوئی ظاہر نہیں ہوگا اب کیا کریں مصیبت میں پھنس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ۔تو اس مرزائی مبلغ نے کہا شہر کپورتھلہ میں جا کر امیر جماعت احمدیہ سے ملنا چاہیے اور اس سے اس بارہ میں کوئی مشورہ کریں ۔ چنانچہ اسی دن وہ کپورتھلہ کو چلا گیا۔حالانکہ دوسرے دن کا غذ اشٹامی لکھنے کیلئے کپورتھلہ کو جانا تھا

امیر جماعت سے جا کر عرض معروض کی کہ ابا جان میں تو مصیبت میں پھنس گیا اب میری جان چھڑاؤ۔اس نے کہا کیا ہوا؟ مرزائی مبلغ نے کہا کہ میں اپنے گاؤں میں یہ بات کر آیا ہوں کہ مرزا محمود احمد صاحب مادرزاد اندھوں کو بھی بینا کر دیتے ہیں اس بارے میں کیا کرنا چاہیے۔اس نے کہا کوئی بات نہیں ۔ مادرزاد اندھوں کے متعلق جو قرآن شریف میں ذکر ہے وہ ظاہری آنکھوں والے اندھے نہیں ہیں بلکہ ان سے مراد یہ ہے کہ کئی قومیں جو مدت سے اسلام قبول نہیں کرتی تھیں عیسی کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں ۔گو یا ان کی اندرونی آنکھیں (دل کی) کھل گئیں ۔

یہ تو معمولی بات ہے مرزا صاحب کی تبلیغ سے ہزاروں آدمی راہ راست پر آ گئے ہیں ۔ یہ کیا بڑی بات ہے۔

ایسی ایسی باتیں سیکھ کر کپورتھلہ سے واپس ہمارے گاؤں آ گیا۔شام کے وقت وہ مجھ سے ملا تو میں نے اس سے کہا کہ ہم تو تمہارا شہر و کچہری میں انتظار دوسرے دن کرتے رہے اور صبح یہاں بھی بہت تلاش کی مگر آپ نہ ملے مرزائی مبلغ نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ یہ کہنے لگے کہ آپ جو باتیں کہتے ہیں وہ تو ہونی مشکل ہیں کہ مادرزاد اندھے سجاکھے ہو جائیں یہ ناممکن ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہی کہہ سنایا جو ان کے امیر مرزائی نے کہا تھا۔

یہ بات سن کر میری بے چینی کی انتہا نہ رہی کہ خدایا یہ زبان ہے یا کیا بلا؟ ابھی کچھ کہہ رہے تھے ابھی کس طرف بدل گئے ۔ خیر میں نے کہا چلو ہم اس بات کو بھی ماننے کے لئے تیار ہیں کہ ان کی روحانی آنکھیں بینا ہوئی تھیں چلو یہی سہی ہم دو ہندو اپنے ساتھ لے چلیں گے اگر وہ مرزا جی کی روحانی طاقت سے مسلمان ہو گئے تو خیر ورنہ پھر تمہاری وہی اوپر والی سزا۔

اس بات کو سن کر مرزائی مبلغ کہنے لگا کہ پہلے دل اور عقیدہ صاف ہونا چاہیے، پھر اثر ہوتا ہے ویسے نہیں۔

میں نے کہا اچھا پہلے وہ دس سال مرزا جی کی پیروی کرے اور پھر جا کر ان کی روحانی طاقت کا کرشمہ دیکھے ۔واہ روحانی مذہب کیا کہنے روحانیت کے ۔میں نے اس کے جواب میں کہا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس جو لوگ آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے کیا وہ پہلے محمد ﷺ کی نسبت دل سے صاف اورانکی فرمان برداری کر کے پھر معجزہ طلب کرنے آتے تھے۔نہیں بلکہ کئی تو مارنے کی نیت سے گھر سے نکلتے تھے مگر آنحضرت ﷺ کی روحانی طاقت کا اس قدر غلبہ ہوتا کہ مسلمان ہو جاتے ۔کیا تمہارے مرزا صاحب کی یہی روحانی طاقت ہے کہ پہلے دس سال انکا کلمہ پڑھے پھر جا کرانکی روحانی طاقت کا کرشمہ دیکھے

اس سوال وجواب سے مرزائی مبلغ بہت شرمندہ ہوااور ایک دوسرا مرزائی جونزدیک بیٹھا باتیں سن رہا تھا کہنے لگا منشی جی جانے دو یہ جھوٹا ہے میں آپ کی بات کو سمجھتا ہوں اور مرزائی جھوٹے ہیں۔

مرزائیوں کو زبردست شکست ہوئی۔اب مرزائی ہمارے سامنے نہیں آتے خدا جانے ہماری روحانیت کا غلبہ ان پر پڑ گیا پہلے تو وہ زمین داروں کو بہت تنگ کیا کرتے تھے مگراب شکل بھی نہیں دکھاتے۔

یہ ہے اس مذہب کی حقیقت جوآپ کے سامنے اظہر من الشّمس ہے۔میرے خیال میں یہ واقعہ ان کے لئے زہر قاتل کا سا اثر رکھتا ہے اللہ تعالی ان کو سیدھی راہ پر لائے اور ہمیں دین محمدی پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین:

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

مولانا ثناءاللہ امرتسری اس پر ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

اس خط میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ اس کو درج کیا جاتا۔اس لئے درج کیا ہے کہ ناظرین کو بتایا جائے کہ مرزائی اپنے فن تبلیغ میں پورے مشاق ہیں اور ہمارے دوست ناتجربہ کار۔آج میں صاف صاف لفظوں میں اعلان کرتا ہوں کہ کسی مرزائی سے جب گفتگو کا موقع ملے تو صاف کہہ دیا کرو کہ ہمارا تمہارا کیس خاص ہے یعنی مرزا صاحب کا آخری فیصلہ ہمارا کیس ہے۔جس کا مضمون یہ ہے کہ مرزا اور ثناءاللہ میں سے جو پہلے مرے گا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔مرزا صاحب مر گئے لہذا اپنے اعلان کے مطابق وہ جھوٹے تھے۔پس یہ ہے مرکزی بحث۔سب کے لئے خاص کر ناظرین اہل حدیث کے لئے۔اگر اس بحث کے متعلق معلومات کی ضرورت ہو تو رسالہ فیصلہ مرزا منگا کر معلومات حاصل کر لیں۔

سنو ! جس طرح سانپ کو کچلنے کے لئے اسکا سر کچلنا ایک مفید طریق ہے،تھوری سی دم اور دم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد ایک ایک ٹکڑا جسم کا کاٹنا کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا اسی طرح مرزائی بحث کا خاتمہ کرنے کے لئے آخری فیصلہ ہی ایک مورچہ ہے جس سے قادیانی جھگڑا ختم ہوسکتا ہے۔کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے احباب اس پر توجہ نہ کریں۔ اسی طرح کوئی وجہ نہیں کہ مرزائی لوگ، قادیانی ہوں یا لاہوری، اس کو زیر بحث لانے سے اعراض کریں جب کہ بانی مذہب (اصل مدعی) اس کو آخری فیصلہ قرار دے چکے ہیں اور ہم خدا کے فضل سے آسمانی اور زمینی فتح (بمقام لودھیانہ) سے بہرہ مند ہو چکے ہیں۔

اطلاع: اگر ہمارے کسی دوست نے آئندہ اس سیدھی راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کی (کسی دوسرے طریق سے گفتگو کی یا کسی اور مسئلے پر مرزاؤں سے بحث کی) تو ہم اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۴ ص ۶۔۷)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

منسوخی جہاد

پیغام صلح لاہور کے زیر تبصرہ مسیح موعود نمبر میں سب سے پہلا مضمون جناب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا ہے۔آپ نے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی جہاد کو منسوخ نہیں ٹھہرایا کتب مرزا سے ایسے اقوال پیش کئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ وہ جہاد حرام ہے جو علماء اسلام نے از خود قائم کر رکھا تھا۔یعنی، غیر مسلم کو اس وجہ پر قتل کر دینا کہ وہ اسلام قبول نہیں کرتا۔

آگے چل کر مضمون نویس راقم ہیں:

اس خیال اور عقیدہ کے خلاف امام وقت (مرزا قادیانی) نے جنگ کی اسلئے کہ اس میں اسلام کی ہتک تھی اور عیسائیوں کے اس اعتراض کو قوت پہنچتی تھی کہ اسلام کے زور سے پھیلا ہے۔

یہ ثابت کرنے سے پیشتر کہ مرزا غلام احمد نے اسلامی جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے، میں مولوی محمد علی صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہوری کو بتا دیتا ہوں کہ عیسائیوں کے اعتراض کو تقویت پہنچانے والے ہندوستان میں سب سے پہلے فرد مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔عیسائیوں کا الزام تو محض افتراء تھا مگر مرزا صاحب قادیانی نے اپنے قلم سے اس پر دستخط کئے ہیں کہ فی الواقع اسلامی فرمان رواؤں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ آپ راقم ہیں:

افسوس کہ نبوت اور خلافت کے زمانہ کے بعد اس مسئلہ جہاد کے سمجھنے میں لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائیں اور ناحق مخلوق خدا کو تلوار کے ساتھ ذبح کرنا دین داری کا شعار سمجھا گیا۔

(کتاب پیغام صلح از مرزا قادیانی بحوالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ص ۵)

اس تحریر میں قادیانی مجدد نے صاف تسلیم کرلیا ہے کہ زمانہ نبوت اور خلافت کے بعد مسلمانوں نے واقعی تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا ہے۔

احمدیو! یہ ہیں تمہارے مجدد صاحب کی وہ خدمات جن پر تم لوگ نازاں ہو۔اف! کس قدر جھوٹے افتراؤں بے ثبوت بہتانوں کے ساتھ سلف صالحین کے آئینہ ایمان واخلاق کو ناپاک اتہاموں سے چکنا چور کیا ہے ویل للمفترین

ہاں صاحب! ہم مانتے ہیں کہ مرزا جی نے اس جہاد کو بھی حرام ٹھہرایا جسے انہوں نے محض اپنے اولی الامر (یعنی بقول خود یاجوج ماجوج) یورپین آقاؤں کو خوش کرنے اور اپنے الہام لک خطاب العزت کی تکمیل کیلئے خطابات کی توقع پر علماء اسلام کی طرف غلط طور پر منسوب کیا تھا۔مگر اس سے یہ کیونکر ثابت ہوگیا کہ مرزا نے اسلامی جہاد کو برقرار رکھا ہے؟ مولوی محمد علی لاہوری قائل ہیں:

یہ بے ایمانی ہے کہ لوگوں کو اس مغالطہ میں ڈالا جائے کہ آپ (مرزا قادیانی) نے قرآن کریم کی تعلیم جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے۔

میں احمدیوں کے بڑے بڑے جھگڑالو مناظروں کی غلط گوئیاں سن کر دل میں سوچا کرتا تھا کہ کیا یہ لوگ در پردہ مومن باللہ ہیں جو کہ یوں کھلے بندوں باطل کی پوجا کرتے کراتے ہیں مگر امیر جماعت احمدیہ لاہور کی اس تحریر سے ثابت ہوگیا کہ: ایں خانہ ہمہ آفتاب است

مرزا جی کی متعدد تحریرات میں اس جہاد کو بھی منسوخ بتایا ہے جو بتعلیم الٰہی انبیاء کرام کرتے چلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے ہیں۔ میں مولوی محمد علی صاحب کو علی الاعلان پکارتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ جہاد پر میرے ساتھ تقریراً یا تحریراً کسی غیر جانبدار منصف کے روبرو مناظرہ و مباحثہ کرلیں۔ اگر میں نے ثابت کردیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جہاد کو بھی منسوخ قرار دیا ہے جو سنت انبیاء ہے تو مولوی محمد علی صاحب پر واجب ہوگا کہ وہ بجائے ہم کو، بے ایمان، لکھنے کے ناسخ جہاد پر یہی فتوی دیں۔ اور اگر میں ثابت نہ کرسکا تو نہ صرف اسی مجلس میں تحریری معافی مانگوں گا بلکہ مبلغ یک صد روپیہ انجمن احمدیہ لاہور کو اشاعت اسلام کے لئے بطور جرمانہ جرم بھر دوں گا۔

مگر میں ببانگ دہل وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں کہ مولوی صاحب مذکور کبھی بھی اس مقابلہ پر آمادہ نہ ہوں گے کیونکہ وہ دل میں خوب جانتے ہیں کہ سچ مچ مرزا صاحب قادیانی نے اسلامی جہاد کو منسوخ لکھا ہوا ہے۔ سردست میں اس جگہ مرزا کی صرف ایک تحریر پیش کرتا ہوں تا کہ مولوی محمد علی لاہوری صاحب کے رہے سہے حوصلے بھی شکست ہو جائیں اور وہ میرے مقابلے سے اسی طرح جی چرائیں جس طرح مرزا غلام احمد میرے محترم استاد مجدد زمان حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان سے قادیان میں روپوش ہوئے تھے حالانکہ مقابلہ کی دعوت خود ہی دی تھی (ملاحظہ ہو اعجاز احمدی و مواہب الرحمٰن)۔

سنئیے! قادیانی مرزا جی رقم طراز ہیں:

> جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالی آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسی کے وقت اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے نہیں بچاسکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل حرام کیا گیا... پھر (مجھ) مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم منسوخ کردیا گیا۔ (اربعین نمبر۴ حاشیہ ص ۱۵)

مولوی محمد علی! خدارا انصاف سے کہیے کہ یہ جہاد جسے مرزا صاحب نے منسوخ قرار دیا ہے، مولویانہ من گھڑت جہاد ہے، یا وہ جہاد ہے جو بحکم خدا انبیاء کرام کے وقتوں میں جاری تھا: بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو مان کر

الحاصل تحریر منقولہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ مرزا قادیانی نے اسلامی جہاد کو منسوخ ٹھہرایا ہے حالانکہ خود مرزا اپنی الہامی کتاب میں راقم ہے کہ:

> قرآن خاتم کتب سماوی ہے ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع وحدود واحکام واوامر سے زیادہ اور نہ کم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے۔اب کوئی وحی یا الہام من جانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا کرے تو وہ مومنین سے خارج ملحد کافر ہے۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۳۷۔۱۳۸ طبع دوم ص ۵۸۔۵۹)

مولوی محمد علی صاحب! فتوی مذکورہ کو ملاحظہ کر کے ، بے ایمانی، سے نہیں دیانت داری سے فرمایئے کہ مرزا صاحب بوجہ منسوخ جہاد کہنے جہاد اسلامی کے اپنے فتوے کے کامل ونمایاں مصداق ہیں یا نہیں؟ آہ! مرزا صاحب نے سچ کہا ہے کہ:

قانون قدرت صاف گواہ دیتا ہے کہ وہ (خدا) بعض اوقات بے حیا سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے (استفتاء حاشیہ ص ۸)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۶ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۵ ص ۵۔۶)

<u>گوجرانوالہ میں مناظرہ مرزائیہ</u>

ینگ مین محمد یہ ایسوسی ایشن گوجرانوانہ کی دعوت پر ۲۰ جون ۱۹۳۶ء کو منشی محمد عبداللہ معمار اور مولوی اللہ دتہ جالندھری کے درمیان ایک بند مکان میں آخری فیصلہ پر دو گھنٹے مناظرہ ہوا۔

منشی محمد عبداللہ معمار نے پہلی تقریر میں اشتہار آخری فیصلہ سنایا اور کہا کہ مرزا صاحب فوت ہوگئے اور ہمارے استاد (ثناءاللہ) بفضل خدا زندہ سلامت ہیں۔ مولوی اللہ دتہ نے جواب دیا کہ یہ مباہلہ تھا جسے مولوی ثناءاللہ نے منظور نہ کیا لہذا فیصلہ مسترد ہوگیا۔ اس کے جواب میں مولوی عبداللہ معمار نے متعدد دلائل سے ثابت کر دیا کہ یہ مباہلہ نہیں تھا بلکہ محض دعا پر مبنی چال ہے۔اس کا صحیح جواب مولوی اللہ دتہ سے نہ ہوسکا۔ مناظرہ میں حق کو نمایاں کامیابی ہوئی ۔اس کے بعد کھلے جلسہ عام میں رات کو منشی عبداللہ معمار نے مرزا صاحب کے الہامات کی پرزور تردید کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۵ ص ۲)

کیا قادیان اب بھی دارالامان ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عرصہ سے یہ شعر قادیان کی تعریف میں ہم سنتے آئے ہیں مگر ہم نے یہ نہ سمجھا کہ اس کا صحیح مطلب منطقی اصطلاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عکس نقیض ہے۔عرصہ ہوا مولوی سعداللہ مرحوم لدھیانوی نے اس کا عکس نقیض نکال کر پبلک کے سامنے رکھا تھا جس کے الفاظ یہ تھے

چہ گویم با تو گر آئی چہاء در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

مگر ہم اس عکس نقیض کو مخالفانہ بیان پر محمول کرتے رہے افسوس آج ہم اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ:

چند دنوں سے قصبہ قادیان دارالحرب والضرب بن رہا ہے۔احرار اور ان کے زیر اثر لوگ (بقول اخبار الفضل) بہت سر اٹھا رہے ہیں یہاں تک کہ (بقول اس کے) شجرہ طیبہ مرزائیہ کی مقدس شاخ ابن مرزا پر کسی نالائق نے ڈنڈے سوٹے سے حملہ کر دیا۔ یہ بات بھی زیادہ قابل اعتنا نہ تھی مگر اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ احمدی مردے بھی پولیس کی حفاظت میں دفن ہوتے ہیں الفضل کی روایت قابل شنید ہے جو یہ ہے:

قادیان ۲۲ جون ۔ ایک احمدی سقہ نور محمد قادیان کا قدیم باشندہ تھا۔بعمر ۶۰ سال فوت ہو گیا۔ چونکہ ان لوگوں کے مردے پرانے قبرستان میں دفن ہوتے ہیں، اس لئے پولیس کو اطلاع دے کر قبر کھودنے کے لئے چند آدمی بھیجے گئے۔ان کے پہونچنے پر احراریوں نے مزاحمت کرنی چاہی اور فساد کرنے کیلئے آمادہ ہوئے۔لیکن سب انسپکٹر صاحب جو پولیس کی جمعیت کے ساتھ موجود تھے ان کو روک دیا اور تنبیہہ کی کہ کسی قسم کا فساد نہ کریں۔ اس پر وہ چپکے سے ایک طرف کو چلے گئے۔

قبر تیار ہونے پر جب جنازہ لے جایا گیا تو صرف ۲۰۔۲۵۔آدمی ساتھ گئے جن سے کہہ دیا گیا کہ اگر احرار مزاحمت کریں تو پولیس کو اطلاع دی جائے۔اور اگر پولیس ان کو نہ روکے اور دفن کرنے میں مزاحم ہوں تو لاش کو قبرستان میں چھوڑ کر واپس آجائیں۔

لیکن پولیس کے سنجیدہ انتظام کو دیکھ کر جو غالباً افسران بالا کے ایماء سے تھا دفن کرتے وقت کسی نے مزاحمت نہ کی اور لاش کو بسہولت دفن کر دیا گیا۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۶ء ص ۲)

ہم بھی پولیس کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے احمدی مردے کے دفن ہونے میں معقول انتظام کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگران احمدیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اب بھی قادیان دارالامن والامان ہے یادار الفتنۃ و الطغیا ن۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۶ ص ۵)

مولانا ابوالکلام آزاد اہل قرآن کے لباس میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

موصوف سے کسی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت اور مجددیت کی بابت سوال کیا۔ آپ کا جواب اسلامی اخبارات لاہور میں چھپا۔ آپ نے جواب کافی دیایا ناکافی دیا، سردست اس سے ہمیں تعرض نہیں۔ جواب میں ایک ایسا فقرہ نظر سے گذرا جس کی روشنی میں ہم نے دور تک جلوہ دیکھا وہ فقرہ یہ ہے:

نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی۔ قرآن آچکا ہے اور دین کامل ہو چکا۔

اس فقرے کے ضمن میں مسیح موعود کے آنے کی بھی نفی کی گئی ہے۔ میں اس عقیدہ کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کرنا سردست ملتوی رکھتا ہوں، اس وقت مجھے صرف ایک بات دریافت کرنا یا ظاہر کرنا ہے۔ چونکہ یہ فقرہ اس حدیث کے انکار پر مبنی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے حلف سے فرمایا ہے:

و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً (الحدیث)

بخاری ومسلم۔ (بخدا مسیح ابن مریم تم مسلمانوں، میں اترے گا)

اب سوال یہ ہے کہ مسیح حقیقی کے نزول کے انکار سے صرف اسی حدیث کا انکار آپ کے دل میں ہے یا مثل دیگر اہل قرآن اور اہل نیچر کے مطلق حدیث کی حجیت سے انکار ہے۔ میرا جو خیال ہے وہ بھی عرض کردوں۔

مولانا ابوالکلام اگر مطلقاً حدیث کے منکر نہ ہوتے تو اس حدیث کا نام لے کر اس پر جرح کرتے یا تاویل کرتے۔ آپ کا سباق کلام بتا رہا ہے کہ آپ جملہ عقائد کی بنا قرآن شریف پر رکھتے ہیں جیسے دیگر منکرین حدیث رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ خیال کہ آپ مطلقاً حدیث کو اہل قرآن کی طرح جانتے ہیں راجح معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمیں سردست اس پر افسوس ہوگا۔ ابھی ہم حافظ اسلم جیراج پوری کی جدائی میں آنسو بہا رہے تھے، آپ کی جدائی اس پر مستزاد ہوگی تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلے گا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل کو روؤں یا جگر کو میں۔میری دونوں سے آشنائی ہے

امید ہے کہ مولانا ابوالکلام میرے استفسار کا جواب ایک ہفتہ کے اندر اندر دے کر مشکور فرمائیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۷ ص ۴۔۵)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۴

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہور ،مسیح موعود نمبر میں ایک مضمون ،کسی ماموری کی آمد ثانی کی حقیقت، کے عنوان سے از قلم خان بہادر غلام حسن پشاوری مندرج ہے۔یہ مضمون اگر چہ چند سطور میں آ سکتا تھا مگر خان موصوف نے سنت مرزا پر عامل ہوکر براہین احمدیہ کی طرح بے فائد طوالت سے کام لیا ہے ۔آپکے سارے مضمون کی روح یہ چند سطور ہیں:

یہودیوں کے اعتقاد کے مطابق جس کی بنیاد ملاکی نبی کی کتاب تھی مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا کا واپس آنا ضروری تھا جو ان کے نزدیک آسمان پر زندہ تھا۔حضرت مسیح کے سامنے یہودیوں نے یہ واقعہ اس کے دعوی کی تردید میں پیش کیا۔آپ نے فرمایا، ایلیا کی بجائے یحی آ گیا۔اگر حضرت مسیح کی یہ تاویل اپنی صداقت ثابت کرنے کے لئے صحیح ہے تو آپ کے مقرر آنے کی تاویل بھی یہی ہو سکتی تھی کہ آپ کی جگہ آپ کا کوئی مثیل آئے...

پیش گوئیاں آیات متشابہات کی طرح ذوالوجوہ ہوتی ہیں ان کی حقیقت اس وقت معرض خفا میں رہتی ہے کہ ان کا دنیا میں ظہور ہو جائے۔دنیا کی تاریخ میں ہمیں کوئی نظیر اس بات کی نظر نہیں آتی کہ پیشین گوئی اسی نقشہ کے مطابق ظہور میں آئی ہو جو لوگوں نے اپنے خیال میں مرتسم کیا ہوا تھا۔ پیش گوئی زیر بحث کو بھی ایسا ہی سمجھو۔

الجواب: چونکہ خان صاحب موصوف کا واسطہ اس مدعی مسیحیت سے پڑا ہے جس کی پیش گوئیاں ..گول مول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذوالوجوہ ہوا کرتی تھیں۔مثلاً:

دو پل ٹوٹ گئے ، دو شہتیر ٹوٹ گئے ، دو بکرے ذبح ہوں گے ، کمترین کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ ، میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا، خاکسار پیپر منٹ۔ ، لاہور میں ایک بے شرم رہتا ہے۔ ، ہی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور۔یعنی وہ ضلع پشاور میں رہتا ہے۔ ، اس کتے کا آخری دم ہے۔ ، افسوس صد افسوس ، خیر ، ۔وغیرہ

اس لئے خان صاحب معذور ہیں کہ وہ انبیاء صادقین کی پیش گوئیوں کو بھی ایسی ہی سمجھیں۔مگر میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ عالم الغیب والشہادۃ کی باتوں کو ٹھگ باز راولوں ، جعل ساز مفتریوں کی مانند سمجھنے میں سخت غلطی پر ہیں۔

لوگ پیش گوئیوں کے متعلق خواہ کچھ ہی دل میں ٹھان لیں ۔ان کی سند نہیں۔پیش گوئی کرنے والا جن الفاظ و قیود و شرائط سے پیش گوئی کرتا ہے اسی کے مطابق لفظ بہ لفظ پیشگوئی کا ظہور لازمی ہے۔ دلیل یہ کہ انبیاء کرام خود عالم الغیب نہیں ہوا کرتے ، ان کے اخبار وحی الٰہی پر مبنی ہوتے ہیں اور خدا علیم کل ہے جس کے کلام میں جہالت ناممکن ہے۔میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ انبیاء صادقین میں سے کسی نبی کی ایسی کوئی پیش گوئی نہیں جو حرف بحرف ویسی ہی ظہور پذیر نہ ہوئی ہو جیسا کہ قبل از ظہور بتائی گئی تھی

جناب من! جس صورت میں آپ کا مذہب یہ ہے کہ:

تورات اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیش گوئیوں کو قرار دیا ہے۔

(قول مرزا قادیانی دررسالہ استفتاء ص۳)

گویا پیش گوئی نبوت کی سب سے بڑی اور واحد دلیل ہے۔نیز یہ بھی آپکا اقرار ہے کہ

دلیل وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات ایسے بدیہی الثبوت ہوں جو فریقین کو ماننے پڑیں۔

(شحنہ حق ازمرزا قادیانی ص۱۰۱)

تو آپ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ پیش گوئیاں الفاظ ملہم کے مطابق ظاہر نہیں ہوا کرتیں۔ہاں ہاں آپ کا مسیح موعود مدعی و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی تو کہتا ہے کہ:

پیش گوئی سے صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کام آسکے لیکن جب پیشگوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام۔ پیش گوئی میں وہ امور پیش کرنے چاہییں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ لے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۲۱۔۱۲۳)

مگر آپ اس کے خلاف کہہ رہے ہیں، فرمائیے آپ دونوں میں کون غلطی پر ہے؟

خان صاحب! تائید مرزا قادیانی کے لئے ان اصولوں سے کام لینا جو خود مرزا صاحب قادیانی نے مردود قرار دیئے ہوں، کہاں کی دیانت ہے؟ مگر سنیئے! میں آپ کو اس گناہ سے بری قرار دیتا ہوں۔ دراصل آپ نے جو معیار پیش گوئیوں کا لکھا ہے وہ بھی مرزا کے قلم کا مرہون منت ہے۔ آپ کہیں گے کہ پھر مرزا جی نے اس کے خلاف کیوں لکھا؟ اس کا جواب بھی خود مرزا جی کی زبان سے سنیئے کہ:

خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا... مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں (استفتاء ص ۸ حاشیہ)

مکرم خان صاحب! اگر یہ جواب آپ کو سخت معلوم ہو، تو مرزا صاحب کا دوسرا جواب ملاحظہ ہو:

صاف ظاہر ہے کہ کسی عقل مند اور صاف دل انسان کی کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون... ہو تو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ (ست بچن۔ص ۳۰)

خان صاحب کیا فرماتے ہو: لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

رہ گیا یہ امر کہ یہود بتمسک کتاب ملاکی نبی ایلیا کی آسمان سے آمد کے قائل تھے۔ حضرت مسیح نے ایلیا سے مراد یحیٰی بتایا۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ خدا تعالی کی ذات پاک اس سے اعلی وارفع ہے کہ وہ اس طرح کے دھوکہ فریب جعل وعیاری سے کام لے کہ دنیا کو تو یہ کہے کہ ایلیا آسمان سے آئے گا، یا مسیح ابن مریم تشریف لائے گا مگر بباطن ایلیا سے مراد یحیٰی اور ابن مریم سے مراد ابن چراغ بی بی ہو۔

بات یہ اور صرف یہ ہے کہ ایلیا والہ قصہ سو فیصدی غلط ہے۔ جس تورات وانجیل کی شہادت سے آپ یہ قصہ بیان کر رہے ہیں ان کی بابت مرزا غلام احمد صاحب کا بیان سن لیجئے:

۱۔ بائبل ردی کی طرح ہو چکی ۔ بہت جھوٹ اس میں ملائے گئے۔ قرآن شریف میں فرمایا گیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کتابیں محرف ومبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں۔

۲۔ یہ چاروں انجیلیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ (چشمہ معرفت۔ص ۲۵۵۔تریاق القلوب۔ ص ۸)

خان صاحب بھلا یہ تو فرمائیے کہ اگر یہ ایلیا والا قصہ سچا ہے تو خدا تعالی اور اسکے رسول ﷺ کو اس کی اطلاع تھی یا نہیں؟

اگر جواب اثبات میں ہے اور ہونا چاہیے تو جس صورت میں اس بے ہودہ تاویل سے انکار کر کے مخلوق خدا کا ایک کثیر گروہ ضلالت وگمراہی میں جا پڑا، اور مسیح ابن مریم کی آمد بھی اسی رنگ میں تھی، تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالی اور خاتم الانبیاء معلم کتاب وحکمت ﷺ نے اس بہترین امت کنتم خیر امة اخرجت للناس .. کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے صاف صاف نہ فرمادیا کہ یہود کی طرح ہلاکت میں نہ پڑنا۔ مسیح ابن مریم سے مراد ابن چراغ بی بی ہے۔ کیا خدا تعالی کے متعلق بھی یہی اعتقاد ہے کہ وہ ہمیشہ دھوکہ دہی کیا کرتا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

خاں صاحب! خدا تعالی کا صاف وعدہ ہے کہ

و ما انزلنا علیك الکتاب الّا لتبیّن لهم الّذی اختلفوا فیه و هدی و رحمة لقوم یؤمنون (النحل:٦٤)

اے نبی ﷺ اس کتاب کے نزول سے دو مقصد ہیں ا۔ یہ کہ تجھ سے پہلے امتوں میں جو اختلافات پڑ چکے ہیں ان میں بینات کے ساتھ فیصلہ کرنا۔

۲۔ آئندہ لوگوں کو ہدایت ورحمت کے گلستان راحت کے مالک ووارث بنانا۔

پس اگر یہ قصہ درست ہوتا تو خدا تعالی نہ صرف یہود ونصاری کے جھگڑوں پر قول فیصل صادر فرماتا، مسلمانوں کو بھی حسب وعدہ خود حق وصواب ہدایت ورحمت کا راستہ بتاتا۔ چونکہ ایسا نہیں ہوا، لہذا کالشّمس فی نصف النہار واضح ہے کہ اس قصہ کو ماننے والے یہود ونصاری قادیانی ولاہوری قطعاً غلطی پر ہیں۔ خدا ہدایت بخشے

خان صاحب! آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ عیسائیت کے بعد جب حضرت مسیح کا مبشر رسول (محمد و احمد ﷺ) آیا تو اس نے... حضرت مسیح کا جلال کے ساتھ مکرر آنا بلا تاویل تسلیم کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب من! جب شارع اسلام، شارح قرآن نے آمد مسیح کے معاملہ کو بلا تاویل تسلیم فرمایا ہے، تو آپ کا کیا حق ہے کہ آپ اس کی تاویلیں نہایت ہی غلط، پرلے سرے کی ردی، خلاف علم و عقل لغو وبے ہودہ طور پر کریں؟ آپ کہتے ہیں کہ قرآن مسیح کی وفات بتاتا ہے اسلئے تاویل لازمی ہے، میں کہتا ہوں خدا کے لئے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایئے کہ آپ قرآن کے زیادہ ماہر ہیں یا وہ مصلح عالم، رحمۃ للعالمین جن کو خود خدا تعالی نے سید المرسلین خاتم النبیین دنیا کا آخری معلم حکمت وہدایت بنا کر ارسال کیا تھا؟ انصاف۔ ایمان عقل۔ خان صاحب:

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۷ ص ۵۔۶)

کامیاب مناظرہ

موضع شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں مرزائیوں سے حیات مسیح پر خاکسار نے قادیانی مبلغین سے مناظرے کئے۔ بفضلہ تعالی خاکسار کے اعتراضات کا جواب قادیانی مناظر باوجود مولوی فاضل ہونے کے نہ دے سکا۔ اہل اسلام کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

راقم: محمد عبداللہ معمار۔ (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۷ ص ۲)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔ ۵

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پیغامی مسیح موعود نمبر میں ایک مضمون یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کی تکفیر نہیں کی، آپ نے تو صرف یہ لکھا ہے:

یہ خیانت کہ کافر ٹھہرادیں آپ اور ہم پر الزام لگادیں کہ ہم نے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے جب کہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ کافر ٹھہرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل ہو گئے کہ جو مسلمان کو کافر کہے تو کفر لوٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ تو اس صورت میں (کیا) ہم پر حق نہ تھا کہ بموجب انہیں کے اقرار کے ہم انہیں کافر کہتے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۰)

جواب: اول تو مرزا غلام احمد صاحب کا یہ افتراء کہ علمائے اسلام ہر مکفر شخص پر تکفیر کے الٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑنے کے قائل ہیں، علمائے اسلام کا یقیناً یہ فتوی نہیں ہے کہ جو شخص محض افترا کے طور پر مدعی نبوت یا میسیحیت ہے اس کو حسب ارشاد الٰہی

انّما يفترى الكذ ب الذين لا يو منو ن با يا ت الله ،

و بحکم حدیث

سيكو ن فى امتى ثلا ثو ن د جا لو ن كلّهم يز عم انّه نبى الله

و بموجب قول مرزا قادیانی، مندرجہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۰:

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

کافر کہنا کفر ہے۔ پس مرزا صاحب قادیانی کا یہ جوابی فتوی کفر سراسر دروغ بے فروغ اور محض بہانہ ہاء بسیار کا مصداق ہے۔

احمدیو! جس صورت میں مرزا صاحب علماء اسلام کو بوجہ معتقد حیات مسیح ہونے کے کافر مشرک ملحد محرف قرار دینے کے آپ کے نزدیک حدیث مذکور کے مصداق نہیں بنتے تو پھر علماء اسلام، مرزا قادیانی کو مفتری علی اللہ سمجھ کر کافر کہنے سے کیوں حدیث مذکورہ کے مصداق ہوگئے؟ انصاف۔

بھائیو! یہی ہے نہ تمہارے مسیح موعود کی حدیث دانی؟ آہ:

اذا كـــان الــغـــراب دليـــل قـــوم
سيهـــديهـــم طـــريـــق الهـــالـــكيـــن

الحاصل پیغام صلح کے نامہ نگار نے جو عبارت مرزا صاحب قادیانی کی پیش کی ہے اس میں پہلی غلط بیانی تو علماء کرام پر افتراء مذکور ہے۔

دوم۔ مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ ہم نے صرف ان ہی لوگوں کو کافر قرار دیا ہے جنہوں نے میری تکفیر کی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ محض میرا انکار کفر نہیں۔ یہ بھی غلط ہے

مرزا قادیانی نے بیسیوں تحریرات میں اپنے منکرین کو کافر لکھا ہے چنانچہ بطور نمونہ چند اقوال مرزا قادیانی درج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل ہیں:

ا۔ ہرایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

(مکتوب مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکم)

تحریر ہذا اپنے مدعا میں محتاج تشریح نہیں ہے صاف عیاں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا منکر مسلمان نہیں۔

اس کھلی ہوئی جرأت و جسارت کو ملاحظہ کر کے بعض لوگ کچھ بھڑک اٹھے۔ انہوں نے مرزا صاحب قادیانی کو الزام دیا کہ پہلے آپ کچھ کہتے رہے، اور اب کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں، اس کا باعث کیا ہے۔

اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے بجائے اعتراف غلطی، اپنے اس فتوے کو مدلل ثابت کرنے کی سعی کی۔ چنانچہ وہ سوال و جواب درج ذیل ہے:

سوال: حضور نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کلمہ گو کو کافر کہنا صحیح نہیں علاوہ ان کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ جسکو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔

ناظرین! ملاحظہ فرمائیں کہ سوال کیسا صاف ہے۔ سائل مرزا کے پہلے بیان اور موجودہ بیان میں تضاد ثابت کرتا ہے۔ لہذا اگر مرزا کا وہی مذہب اس وقت ہوتا جو پہلے تھا تو جواب دو لفظی تھا کہ میرے بیانوں میں تناقض نہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی نے جو جواب دیا وہ اگر چہ حسب عادت بہت سے ہیر پھیر کر کے دیا، لیکن فتوی کفر سے انکار نہیں کیا بلکہ اسے مدلل بنانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ راقم ہیں کہ:

یہ عجیب بات ہے کہ آپ (مجھ کو) کافر کہنے والے اور (مجھے) نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے، مگر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ پس جب کہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت میں میں بڑا کافر ہوا۔ اگر میں مفتری نہیں تو بلا شبہ وہ کفر اس پر پڑے گا علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۳۔۱۶۴)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ہر اس شخص کو جو مرزا کا منکر اور مخالف ہے کافر قرار دیا ہے اور صاف لکھا ہے کہ مجھے کافر کہنے والے اور مجھے نہ ماننے والے ہی ایک ہی قسم کے کافر ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ تریاق القلوب والا عقیدہ اب ردّی ہے۔ اس دعوی پر بزعم خود دو دلیلیں بھی پیش کی ہیں۔ اول یہ کہ مجھے نہ ماننا میری تکفیر کے برابر۔ بلکہ کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ دوم یہ کہ میری نسبت نبی ﷺ کی پیش گوئی ہے جسے نہ ماننا کفر ہے۔

دلیل اول کا بے ہودہ لغو و لچر اور محض بہانہ سازی ہونا ہم پہلے ہی ثابت کر آئے ہیں۔

دلیل دوم کے متعلق گذارش ہے کہ دنیا میں کوئی بھی سچا مسلمان نبی ﷺ کی پیش گوئی کو جو آمد مسیح ابن مریم رسول اللہ کے متعلق ہے بنظر انکار نہیں دیکھتا۔ یہ مرزا کا مسلمانوں پر دروغ بے فروغ ہے۔

ہاں یہ بات علیحدہ ہے کہ کوئی ذیابیطس کا مارا ہوا انسان مسیح موعود بن بیٹھے۔ ایسے شخص کو ماننا پیش گوئی نبوی پر ایمان ہے یا ہنسی مخول ٹھٹھا: خدا والو! خدا کو دیکھ کر کہنا خدا لگتی

فتوی تکفیر اہل اسلام پر مرزا صاحب قادیانی کی دوسری تحریر:

ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے۔ کفر دو قسم ہے۔ اول یہ کفر کہ اسلام سے ہی انکار ہے دوسرے یہ کہ مثلاً مسیح موعود (بزعم خود خود بدولت) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹ جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے پس اسلئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اگر غور کر کے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

عبارت ہذا مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ سابقہ سطور میں ہم عذر ہائے مرزا کا بخوبی رد کر آئے ہیں۔

فتوی تکفیر اہل اسلام پر مرزا صاحب قادیانی کی تحریر نمبر ۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا کا وعدہ براہین احمدیہ میں آج سے ۲۵ برس پہلے شائع ہو چکا ہے کہ خدا اس جماعت کو کفار پر قیامت تک غلبہ دے گا کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے خواہ وہ اندرونی (مخالف مسلم) یا بیرونی (مخالف عیسائی آریہ وغیرہ)

فتوی تکفیر اہل اسلام پر مرزا صاحب قادیانی کی تحریر نمبر ۴۔

ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم قرار دیا گیا ہے یاتی علی جہنم زمان لیس فیھا احد بھی ایک الہام ہے اللہ تعالی نے دو فرقوں کا ذکر فرمایا ہے ایک تو وہ سعید جنہوں نے مسیح کو قبول کیا دوسرے وہ شقی جو مسیح کو کفر کرنیوالے ہونگے ان کیلئے فرمایا کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے (بدر ج ۷؟ نمبر ۳)

حضرات! اگر چہ اس قسم کی بکثرت تحریرات ہیں جن میں قادیانی مرزا جی نے تمام مخالفوں کو کافر ٹھہرایا ہے جیسا کہ حضرت المکرّم سید محمد نذیر حسین نور اللہ مرقدہ کے متعلق لکھا کہ:

اس کو دعوت دین اسلام کی گئی۔ (قادیانی اربعین نمبر ۴ ص ۱۳)

ایسا ہی مولوی غلام رسول دستگیر مرحوم کو، کفر کی فوج کا سپاہی، قرار دیا۔ (قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۱۶)۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی جو، بیس برس، مرزائی رہ کر تائب ہو گیا مرتد لکھا (حقیقۃ الوحی) وغیرہ مگر ہم انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔ و من یضلل اللہ فلا ھا دی لہ

احمدی مضمون نگار نے بڑا زور اس بات پر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا فتوی تکفیر محض تعزیری ہے۔ آپ نے اس کو قسم دوم کا کفر قرار دیا ہے۔

جواباً عرض ہے کہ آگے چل کر خود متکلم نے تصریح کر دی ہے کہ، یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔، کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ پس عذر غلط ۔

ایک عذر یہ کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کے متعلق لکھا ہے کہ اگر وہ مجھے کافر وغیرہ نہیں کہتے تو میں بھی ان کو یہودی وغیرہ نہ کہوں گا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا فتوی محض جوابی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: مولوی محمد حسین صاحب بٹالویؒ کو کافر نہ لکھنے یا ان کے ذکر پر ان سطور کے درج کرنے سے مرزا قادیانی کو اس عہد کی پابندی مطلوب تھی جو انہوں نے عدالت کے روبرو کیا تھا کہ میں مولوی محمد حسین کو کافر وغیرہ کبھی نہ لکھوں گا۔

ماسوا اس کے ہم اوپر متعدد اقوال مرزا قادیانی نقل کر آئے ہیں کہ مرزا نے اپنے جملہ مخالفین کو کافر قرار دیا ہے۔ بدیں وجہ اس جگہ اگر عدالت کا خوف نہ بھی تسلیم کیا جائے تو بھی ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا کلام متضاد ہے جو بقول مرزا غلام احمد صاحب پاگلوں کی نشانی ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی مخالفوں کو کافر جانتے تھے تو پھر آپ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھنی اپنے مریدوں کے لئے جائز کیوں رکھی۔ (فتاوی احمدیہ ج ۲ ص ۲)

ایسا ہی مرزا غلام احمد صاحب نے میاں محمود احمد کی سالی کا نکاح ایک غیر احمدی سے پڑھے جانے کی اجازت کیوں دی؟

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ واقعات کے وقت مرزا صاحب کا دماغ صحت وسکون کی حالت میں ہوگا مگر جب جوش نبوت وزور مرض مراق جس کے ہونے کا خود مرزا صاحب کو اقرار ہے ہوتا تھا اس وقت تو مرزا صاحب گویا تخت مصر کے مالک ہوتے تھے، نادر شاہی فرمان ہوا کرتا تھا۔

۱۔ حج میں آدمی یہ التزام بھی کرسکتا ہے کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھے کسی کے پیچھے نہ پڑھے۔

(فتاوی احمدیہ۔ ج ا ص ۲۱)

۲۔ جو احمدی ان (منکرین مرزا) کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جب تک توبہ نہ کرلے اس کے پیچھے (بھی) نماز نہ پڑھو۔

(فتاوی احمدیہ۔ ج ا ص ۲۲)

۳۔ سوال.. ہمارے گاؤں میں طاعون بہت ہے اکثر مخالف مرتے ہیں انکا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ

جواب: یہ فرض کفایہ ہے مگر یہاں ایک طاعون زدہ ہے جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے (کہاں؟ معمار) دوسرے وہ مخالف ہے، خواہ مخواہ کیوں تداخل کیا جائے۔ تم ایسے لوگوں کو بالکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دو اگر وہ (خدا) چاہے گا تو ان کو دوست بنا دے گا یعنی وہ مسلمان ہو جاویں گے۔ خدا تعالی نے منہاج نبوت پر یہ سلسلہ قائم کیا ہے مداہنہ سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنے ایمان کا حصہ بھی گنواؤ گے۔ (اخبار الحکم قادیان نمبر ۱۹ ج ۷ ص ۲)

ان ہرسہ اقوال مرزا سے مہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی جماعت کو مسلمانوں سے میل و جول رکھنے اور ان کے جنازوں میں شامل ہونے سے بتاکید منع کیا ہے۔ خاص کر تحریر نمبر ۳ میں تو مسلمانوں کو اسلام سے ہی خارج قرار دے کر اپنے سلسلہ، منہاج نبوت، کو پیش کر کے بائیکاٹ کا حکم نامہ صادر کیا ہے۔

پس اگر کسی وقت اس کے خلاف بھی مرزا قادیانی نے آرڈر جاری کیا ہے تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں جو شعر ذیل میں مرقوم ہے:

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ص ۵۔۷)

چیلنج مناظرہ:

راقم الحروف مولوی احمد خان نسیم قادیانی سے تین مناظرے کر چکا ہے جس میں خاکسار کو فتح نصیب ہوئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ موصوف پھر مجھ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں ہر وقت حاضر ہوں۔ جب اور جس وقت چاہیں مناظرہ کر لیں۔ مولوی ابوسعید عبدالعزیز مدرسہ دارالحدیث لدھیانہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ص ۱۴)

مناظرہ مرزائیہ:

مورخہ ۴۔۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو جماعت مرزائیہ شاہ مسکین کے سالانہ جلسہ پر جماعت اہل حدیث موضع قریشیانوالہ نے قریبا چھ گھنٹے مسئلہ حیات مسیح و نبوت مرزا پر مرزائیوں سے مناظرہ کیا۔ اہل حدیث کے مناظر راقم الحروف (عبداللہ معمار) نے قرآن پاک کی ۱۲۳ آیات حیات مسیح کو ثابت کیا جن کا کوئی جواب احمدی مناظر نہ دے سکا۔

خاکسار کا طریق استدلال بالکل سادہ تھا یعنی قرآن مجید کی آئت پیش کر کے اس کا صحیح ترجمہ مطابق عقائد اہل سنت و الجماعت خود مرزا صاحب کی کتب سے دکھایا جاتا۔ اس طرز سے احمدی مناظر بہت ہی پریشان ہوا۔ اگر وہ ہمارے ترجمہ کو غلط کہتا تو چونکہ وہ مرزا صاحب کا مسلمہ ہوتا تھا لہذا اس کی زد براہ راست مرزا پر پڑتی تھی اور اگر وہ صحیح کہتا تو حیات مسیح مرزائیت کے تار پود کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بکھیر دیتی تھی ۔غرض مرزائی مناظر کے لئے نہ جائے رفتن تھا نہ پائے ماندن کا مضمون تھا۔

دوسرا مناظرہ صدق وکذب مرزا پر تھا۔اس میں تو عجیب ہی سماں تھا گویا جلسہ گاہ کی زمین وہاں کی فضا سٹیج وکرسی باآواز پکار رہے تھے کہ رسول قادیانی کی رسالت ضلالت ہے ضلالت ہے ضلالت۔ الحمد للہ اس مناظرہ میں مرزائیت کومکمل ذلت کی شکست نصیب ہوئی ۔ منشی محمد عبداللہ معمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷جولائی ۱۹۳۶ءمطابق ۲۷ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ص۱۴)

مولانا آزاد،مرزا قادیانی اوراحادیث نبویہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کسی سائل کے جواب میں مولانا ابوالکلام آزاد سلمہ نے لکھا تھا کہ: نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی۔قرآن آچکا ہےاوردین کامل ہو چکا۔

یہ فقرہ شائع ہونے پر منکرین حدیث نے جس مسرت کا اظہار کیا وہ اس مسرت سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے جو اہل اطالیہ کو حبشہ فتح کرنے سے حاصل ہوئی تھی۔اس پر محبان ممدوح کو بڑی پریشانی ہوئی۔منکرین کی شماتت سے پریشانی میں یہ آواز بھی سننے میں آئی کہ دہلی میں حافظ اسلم،لاہور میں مولوی غلام مرشد، کلکتہ میں مولوی ابوالکلام تثلیث حقہ بن کر ہمارے (اہل قرآن) کے ہم خیال ہوگئے ہیں۔اس پریشانی اورگھبراہٹ میں ایک استفساری نوٹ اہل حدیث مورخہ ۱۰جولائی میں درج کرکے موصوف سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ مطلق حدیث نبوی سے منکر ہوگئے ہیں یا خاص نزول مسیح والی حدیث سے مقصود یہ تھا کہ جلدی میں قدم نہ اٹھایا جائے ۔ایسا نہ ہو کہ مولانا آزاد مجھ پرانے مخلص کوالاہنا دیں کہ؛ کدو کی دوستی یک دم میں توڑی

میرے سوال کا جواب ممدوح نے دیااورامید سے زیادہ طویل دیا۔فجزاہم اللہ

موصوف کے جواب کا خلاصہ ہے کہ میں نہ احادیث نبویہ سے منکر ہوں نہ نزول مسیح کی حدیث سے ، بلکہ میرا مقصود اور تھا۔

اب ہم آپ کا مقصود آپ ہی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے ازراہ عنایت اہل حدیث کا جو پرچہ بھیجا تھا وہ وصول ہوا۔ جو تحریر اس میں شائع فرمائی ہے وہ نظر سے گذری۔ حیران ہوں آخر ان خطوں میں کون سی ایسی بات تھی جس سے ان دوراز کار نتائج کی طرف آپ کا ذہن منتقل ہوا۔ یہ خطوط ایک خاص شخص کے استفسار کے جواب میں لکھے (۱) گئے ہیں اور ضروری ہے کہ اسے پیش نظر رکھا جائے مستفسر نے لکھا تھا کہ ایک عرصہ سے بعض احمدی مبلغ مجھے قادیانی طریقہ کی طرف دعوت دے رہے ہیں میں نے کئی صاحبوں سے استفسار کیا لیکن جوابات سے ردوکد کا ایک لمبا چوڑا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، دل کا کانٹا نکلتا نہیں (۲) جو بات سب سے زیادہ مضطرب کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ معاملہ ایمان ونجات کا ہے۔ اگر واقعی کسی نئے ظہور پر ایمان لانا ضروری ہو اور میں انہی بحثوں میں رہ جاؤں تو کل کو میرا کیا حشر ہوگا؟ میں نے اس کے جواب میں ایک موٹی سی بات لکھ دی جو مخاطب کے اذعان ورفع اضطراب کے لئے قاطع اور مختتم ہو سکتی تھی اور جس کے فہم کے لئے نہ تو اصول ومقدمات کی ضرورت ہے نہ علم وفن کے استعداد کی۔ ایک لمحہ میں ساری ردوکد ختم ہو جاتی ہے ۔میں نے لکھا کہ اتنی بات مانتے ہو یا نہیں کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور جن باتوں پر ایمان لانا شرط اسلام ونجات ہے وہ اس نے بتلا دیے ہیں۔ اچھا کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔قرآن کا کوئی ترجمہ اٹھا کر دیکھ لو کہیں یہ حکم پاتے ہو کہ آئندہ ایک زمانہ میں محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا بے سود ہو جائے گا (۳) اور ایک نئے ظہور پر ایمان لانا پڑے گا۔ یا کسی زمانے میں اسلام کی پچھلی دو شہادتیں بے کار ہو جائیں گی؟ اور ایک تیسری شہادت کا اضافہ ہو جائے گا مثلاً ایمان بالمجدد؟ اگر نہیں پاتے تو پھر کون سی مصیبت آ پڑی ہے کہ اس جھگڑے میں پڑتے ہو اور اپنے ایمان ونجات کی طرف سے مضطرب ہوتے ہو بلاشبہ اس تخاطب میں میں نے صرف قرآن کا ذکر کیا، احادیث کا ذکر نہیں کیا، مگر اس لئے نہیں کیا کہ مخاطب کے لئے اتنا ہی کہنا قاطع وفیصلہ کن تھا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ احادیث میں بھی کہیں یہ بات نہیں آئی ہے کہ آئندہ اسلام کے شرائط ایمان میں ایک نئی شرط بڑھ جائے گی اور ایک نئے رسول پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لانا ضروری ہوگا (۴)

اب فرمایئے اگر ایسا لکھ دیا گیا تو اس میں کون سی برائی کی بات ہوگئی۔ جو اس درجہ ناگواری خاطر کا موجب ہو رہی ہے۔ کیا قرآن کا حوالہ دینا انکار حدیث کو مستلزم ہے۔ کیا احادیث میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ نئے نئے ظہوروں پر ایمان باللہ و ایمان بالرسول کی طرح ایمان لاتے رہنا۔

اس کے بعد مستفسر نے اپنے مبلغ دوست کا قول نقل کیا کہ مسلمانوں کو ہر صدی کے مجدد پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے نیز یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بہ حیثیت رسول آئیں گے (۵) اور انہی کے ہاتھوں اس دین کی تکمیل ہوگی۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اسلامی عقاید میں کسی ایسے مجدد کی جگہ نہیں جس پر ایمان بالرسل کی طرح ایمان لاتے رہنے کا حکم دیا گیا ہو۔ باقی رہا نزول مسیح کا معاملہ یو شرائط ایمان کی ترمیم و تنسیخ نہایت اہم اور اساسی معاملہ ہے۔ اگر مسلمانوں کی نجات آئندہ کسی نئے ایمان پر موقوف رہنے والی ہوتی تو ضروری تھا کہ اس کا صاف صاف حکم دے دیا جاتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔ پس ہمارا عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ دین کامل ہو چکا آخری کتاب نازل ہو چکی (اور اب تکمیل دین،(٦)، کے لئے نہ کسی بروزی مسیح کی ضرورت ہے نہ حقیقی مسیح کی)

یہ ظاہر ہے کہ اس عبارت میں جو نفی کی گئی ہے وہ کسی ایسے نزول کی کی گئی ہے جو دین کی تکمیل کے لئے ہوگا۔ اور یہ بہ حیثیت رسول کے ہوگا نہ کہ نفس نزول کی۔

چنانچہ سیاق وسباق اس کی صاف شہادت دے رہا ہے۔ اس سے اوپر مجدد کی نفی کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ وہاں بھی مقصود ایسی تجدید ہے جس پر ایمان لانا مثل ایمان بالرسل کے ضروری ہو، ور نہ حدیث من یجد دلھا دینھا..الخ موجود ہے اور مجدد لغوی سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ ایسے مجدد یعنی مصلحین حق پیدا ہو چکے ہیں اور پیدا ہوتے رہیں گے حتی یا تی امر اللہ و ھم غا لبو ن

بلا شبہ روایات میں نزول مسیح کی خبر دی گئی ہے اور صحیحین کی روایات اس باب میں معلوم و مشہور ہیں۔ اس سے کسے انکار ہوسکتا ہے (۷) لیکن اس کا معاملہ تعلق قیامت کے آثار و مقدمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہے نہ کہ تکمیل دین کے معاملہ سے ۔ نیز انہی روایات میں تصریحات موجود ہیں کہ حضرت مسیح کا نزول بہ حیثیت رسول کے نہیں ہوگا (۸) ۔ میں سمجھتا ہوں اس تیرہ سو برس میں مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ یہی رہا ہے کہ دین ناقص نہیں اور اپنے تکمیل کے لئے کسی نئے ظہور کا محتاج نہیں ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں، ایسا نہیں ہے؟

آپ پوچھتے ہیں احادیث کے بارے میں میرا عقیدہ کیا ہے؟ میں اس کا جواب آپ کو کیا دوں کیا آپ کو میرے عقیدہ کی خبر نہیں ۔ کیا آپ کی نظر سے میری بے شمار تحریرات نہیں گزر چکی ہیں؟ یہ سوال آپ اس شخص سے کر رہے ہیں جو اپنی تحریرات میں نہ صرف حدیث کو حجت اور واجب العمل ثابت کر چکا ہے بلکہ جس کو اس فہم کی توفیق ملی ہے کہ

و یعلّمھم الکتاب و الحکمۃ میں حکمت سے مراد سنت ہے اور جس نے جا بجا مقدام کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ الا انی او تیت الکتاب و مثلہ معہ

نیز روایت مشہورہ یوشك رجل شعبان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلّوہ و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ

اتنا ہی نہیں بلکہ جس کی تر تمام قلمی جدوجہد یکسر دعوت اتباع کتاب وسنت پر مبنی رہی ہے اور جس کے عقیدہ میں ،کتاب، کا ہر وہ اتباع، اتباع نہیں جو سنت کے اتباع سے خالی ہو(۹)

ایں دو شمع اند کہ از یک دگر افروختہ اند

یہ ظاہر ہے کہ میں ایک شخص کے استفسار کا جواب لکھ رہا تھا کوئی کتاب تصنیف نہیں کر رہا تھا اس طرح کے سوالات روز لوگ کرتے رہتے ہیں اور کم سے کم جملوں میں جو جواب دے سکتا ہوں دے دیا کرتا ہوں اس استفسار کا جواب سینکڑوں آدمیوں کو دیا ہوگا ۔ ہر بات کا ایک محل ہوتا ہے اور چاہیے اسی محل میں رہ کر اس پر غور کیا جائے ۔ پھر خصوصاً اگر تحریر کسی ایسے شخص کی ہو جس کے عقائد و مسلک سے ہم ناواقف نہیں، تو اور زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہی مطلب ٹھہرائیں جو اسکے عقیدہ و مسلک کے لحاظ سے ہونا چاہیے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل حق ودانش کا طریقہ جو ہمیں بتلایا گیا ہے وہ تو یہ ہے کہ یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الذين هدا هم الله و اولئك هم اولو الالباب۔

یہاں تک تو آپ کے استفسار کا جواب تھا۔ اب ایک دو لطیفے بھی سن لیجئے۔ آپ نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر مجھے اس کا جواب دیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابھی آپ نے رائے قائم نہیں کی ہے۔ میرے جواب کا انتظار ہے لیکن مضمون کی سرخی میں آپ نے ازراہ عنایت تنابز بالالقاب کے ساتھ میرا نام درج کردیا گویا جزم ویقین کے ساتھ فیصلہ کرلیا ہے (۱۰) لطیفہ یہ ہے کہ اگر فیصلہ ہو چکا تھا تو پھر استفسار کیوں؟

اور اگر استفسار ہے تو پھر یہ تنابز بالالقاب کیوں؟

دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ خطوط میرے تھے استفسار مجھ سے کرنا ہے لیکن مضمون آپ اخبار میں شائع کرتے ہیں۔ اور پھر اس کا پرچ ڈاک کے ذریعہ بھیجتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس ڈاک کے ذریعہ آپ کا اخبار مجھے مل سکتا ہے، اسی ڈاک کے ذریعہ آپ کا خط مجھے نہیں مل جاتا؟ (۱۲) شاید آپ نے خیال کیا کہ خط بھیجنے کا زیادہ محفوظ ذریعہ یہی ہے کہ اخبار میں چھاپ دیا جائے۔ خیر۔ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست، امید ہے مع الخیر ہوں گے۔

ابوالکلام؛ کلکتہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۶ء

(حواشی از مولانا ثناء اللہ امرتسری:

۱۔ جواب میں عام نفی نے پریشانی پیدا کردی تھی جسکا ازالہ کرانا ضروری تھا۔

۲ قادیانی خلش کے لے کافی تھا کہ سائل کو لکھ دیتے کہ مرزا صاحب قادیانی کا اشتہار، مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، دفتر اہل حدیث سے منگا کر دیکھ لیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا۔

۳۔ مولانا معاف فرمایئے۔، بے سود، قادیانی بھی نہیں کہتے۔ البتہ اپنی ضلالت سے بشرط شتی کہتے ہیں۔

۴۔ ایسا ہونے سے بے شک اسلام میں زیادتی لازم آئے گی۔ یہ الزام قادیانیوں پر تو معقول ہے ہم پر نہیں ہم تو مسیح رسول کو مانیں گے جسے آپ بھی مانتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔بحیثیت رسول سے اگر احکام جدیدہ لے کر آنے والا مراد ہے تو بے شک ایسا نہیں ہوگا۔اور اگر بحیثیت رسول سے مراد بوصف رسالت سابقہ ہے تو بے شک ایسا ہوگا۔حدیث ترمذی میں ایسا ہی آیا ہے۔
٦۔آپ کا مدعا میں صرف اتنے فقرے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس جملہ مرکبہ کی نفی کرتے ہیں مگر پہلے خطوط میں آپ کے الفاظ مفرد کی نفی کرتے تھے۔ (تکمیل دین کے لئے) کا جزء اس میں نہ تھا۔یعنی صاف تھا کہ نہ بروزی مسیح آئے گا نہ حقیقی۔اسلئے آپ کے احباب، قائلین حدیث، میں ہیجان پیدا ہوا۔ ۷۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ ۸۔بوسف؟؟ رسالت سابقہ ہوگا۔حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو
۹۔اے وقت تو خوش بادکہ وقت ماخوش کردی۔ ۱۰۔آپ نے اہل حدیث ۱۰ جولائی کی سرخی پر شاید غور نہیں کیا۔فرمایا آج کل کے طرز انشا میں وہ جزم نہیں استفہام ہے جیسے أأنت قلت للناس اتخذو نی الآ یه
۱۱۔جس طرح عالم الغیب خدا کی طرف سے صلحاء امت کو أأنتم اضللتم عبادی هئو لاء میں مضل کا تنابز کیا گیا۔
۱۲۔معاملہ اخباروں میں آجانے کی وجہ سے پبلک ہوگیا تھا اس لئے ذاتی خط و کتابت کا موقع نہ رہا تھا علاوہ اس کے قلمی لکھتا تو شائد مجھے بھی مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کی طرح عدم رسی جواب کا گلہ (صحیح یا غلط) کرنا پڑتا۔جس پر آپ کو میرے حق میں افسوس کرنے کا موقع ملتا۔ مولانا! آپ نے ہمیں جواب باصواب سے جو خرسند فرمایا ہے میں اور ناظرین اہل حدیث آپ کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے ہم کو شماتت ہمسایہ سے بچالیا ورنہ اغیار تو مثلث متساوی الاضلاع (لاہوری دہلوی کلکتوی) بنا چکے تھے اللھم توفنا مسلمین و الحقنا بالصالحین)۔ (ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۳۔٦)

مولانا ابوالکلام اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جب سے مولانا ابوالکلام نے قادیان کے متعلق آواز اٹھائی ہے قادیان کی توجہ بھی مولانا موصوف کی طرف کچھ زیادہ ہوگئی ہے ۔موصوف کے متعلق تردیدی مضامین تو لکھے ہی جاتے تھے۔لطف یہ ہے کہ آپ کا سابقہ کلام (جیسا کہ ہر ایک واعظ اور مصلح برموقع کہہ دیا کرتا ہے) بھی پیش کرنا شروع کر دیا ۔مثلاً مولانا ابوالکلام نے اگر کسی موقع پر علماء سوء کے حق میں کچھ لکھا تھا تو بقول بلی کے بھاگوں چھیکا ٹوٹا۔ قادیانیوں نے اسکو بھی غنیمت سمجھ کر فوراً نقل کر دیا۔اس سے مقصد ان کا یہ ہے کہ سب برائی مخالفین مرزا پر چسپاں کریں۔مگر یہ خیال ان کا بے دلیل ہے۔اسکے برعکس ہمارا خیال یہ ہے کہ مولانا موصوف نے جو کچھ لکھا ہے در حقیقت مرزا صاحب متوفی سے مشورہ کر کے جماعت مرزائیہ کے حق میں لکھا ہے۔اسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔بہر حال الفضل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان لکھتا ہے:

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

ا۔سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہو جائیں گے لیکن علماء دنیا پرست کبھی ایک جا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی اور ادھر ان کے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہو گئے۔یہی حال ان سگان دنیا کا ہے۔ساری باتوں میں متفق ہو سکتے ہیں لیکن دنیا کی ہڈی جہاں سڑ رہی ہو وہاں پہونچ کر اپنے پنجوں اور دانتوں پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ان کا سرمایہ نازِ علمِ حق نہیں ہے جو تفرقہ مٹاتا ہے۔اور اتباع سبل متفرقہ کی جگہ ایک ہی صراط مستقیم پر چلاتا ہے بلکہ یکسر علم جدل وخلاف ہے، نفس پرستی اس کی کثافت کو خمیر دیتی اور دنیا طلبی کی آگ اس کی ناپاکی کے بخارات کو اور زیادہ تیز کرتی رہتی ہے فساق وفجار خرابات میں بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کی تندرستی کا جام صحت پیتے ہیں اور چور اور ڈاکو مل جل کر راہزنی کرتے ہیں مگر یہ گروہ خدا کی مسجد اور زہد وعبادت کے صومعہ وخانقاہ میں بیٹھ کر بھی متحد و یک دل نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ ایک دوسرے کو درندوں کی طرح چیرتا پھاڑتا رہتا ہے۔الخ۔(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء ص ۴)

بقاعدہ علم منطق مولانا آزاد کا یہ بیان شکل اول کا کبری ہے جب تک اس کے ساتھ صغری نہ ملے نتیجہ نہیں دے سکتا۔اس کے صغری کو ہم نے تلاش کیا تو مرزا صاحب متوفی کے کلام میں پایا جو یہ ہے:

اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالی بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں، اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اورنا کارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پرحملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پرنفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔(اشتہار التوائے جلسہ ۲۷۔دسمبر ۱۸۹۳ء)

پس ہم ان دونوں ریفارمروں (مرزا، اور ابوالکلام) کے کلام بانظام کوملا کر بصورت شکل اول یوں رکھتے ہیں۔

(بقول مرزا) مرزائیوں میں اکثریت بری ہے۔

(بقول مولانا) ایسے برے لوگ ڈاکوؤں سے بدتر ہیں۔

نتیجہ: اگر گویم زبان سوزد

کیا فرماتے ہیں علماء احمدیہ ہماری پیش کردہ شکل کے دوحصوں میں کوئی غلطی ہے ۔صغری مسلمہ مسیح موعود ہے۔کبری مرقومہ ابوالکلام مصدقہ الفضل ہے پھرنتیجہ کیوں غلط ہونے لگا۔احمدی دوستو! خفا نہ ہونا

نگاہ نکلی نہ دل کی چور زلف عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۶۔۷)

امرتسر میں مرزائی جنازہ

امرتسر میں ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء کوایک مرزائی لڑکا فوت ہوگیا۔جسے مسلمانوں نے اپنے کسی قبرستان میں دفن نہ کرنے دیا آخرکار پولیس کی وساطت سے بلاقا سنگھ کے قبرستان میں دفنایا گیا، ہزارہا مسلمان اس موقع پروہاں موجود تھے۔اے۔ڈی۔ایم ،اور ڈپٹی کمشنربھی موقع پر پہنچے۔پولیس نے لاٹھی چارج کیا (ہفت روزہ اہلحدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء۔۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۲)

خلیفہ قادیان سے ایک ضروری سوال

میاں فضل حسین مرحوم کے انتقال پرآپ کے اخباروں میں بہت کچھ رنج وملال کا اظہار کیا گیا ہے جوحق بجانب ہے۔ کیونکہ میاں صاحب موصوف کے آپ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے آپ نے تعزیت کا تاربھی بھیجا۔بہت اچھا کیا۔مگرسوال یہ ہے کہ کیا آپ نے مرحوم کا جنازہ بھی پڑھا بحالیکہ کہ مرحوم کی نعش قادیان کے قریب بٹالہ میں لائی گئی۔اگرآپ نے جنازہ نہیں پڑھا تو میاں (فضل حسین) صاحب کی قبر سے جوآواز آتی ہوگی اس کا کیا جواب:

بچہ امید تواں مردن بجنازہ ءکسے نمے آئی (اہلحدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء ص ۸)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں مرزائی مردہ کا دفن اوراس پر ہنگامہ عظیمہ

اس ہفتے واقعہ عظیمہ یہ ہوا ہے کہ ایک مرزائی کا ایک سالہ بچہ مرگیا اس کو دفن کرنے کے لئے قبرستان میں لے گئے اہل محلّہ اوراحرار کو خبر ہوئی انہوں نے اس جنازہ کا تعاقب کیا جس قبرستان میں اہل میت لاش کو لے جاتے مخالفین ان کو یہ کہہ کر منع کر دیتے کہ یہ مسلمانوں کا بچہ نہیں مرزائی کا ہے۔اس کے آگے ملاپ کے نامہ نگار کی رپورٹ یہ ہے:

امرتسر ۱۹ جولائی۔مسلمانوں اورمرزائیوں میں نفرت بڑھتی جارہی ہے کل ایک مرزائی شام کو سول لائن تھانہ میں گیا اوراپنا بچہ پولیس انسپکٹر کے سامنے رکھ کراس نے تمام دن کا ماجرا سنایا۔سب انسپکٹر پولیس نے کوتوال شہر اور کپتان پولیس کو اس سانحہ کی خبر دی جسپر کوتوال اورڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھانہ میں پہنچ گئے۔ادھر ایک درجن کے قریب مرزائی بھی تھانہ میں جمع ہو گئے پولیس افسران نے ان کو اپنی امداد کا یقین دلایا اور بتایا کہ رات کو لاش کو دفنایا جائے گا۔

احراریوں نے شہر کے تمام قبرستانوں پر سخت پہرہ لگا دیا تا کہ جس طرف بھی پولیس جائے ادھر ہی پروٹسٹ کیا جائے مسلمانوں اوراحراریوں کی اس پیش بندی کو مقامی حکام نے نہایت برا محسوس کیا اوراس شہر کے تھانوں کی پولیس کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ادھر پولیس اپنا انتظام کرتی رہی ۔ادھر مسلمان اپنا ہجوم ہر قبرستان کے پاس بڑھاتے چلے گئے نعش کو مقامی حکام نے اپنے قبضہ میں کرلیا اور رات کے ۱۲ بجے کے قریب ڈپٹی کمشنر اور کپتان پولیس کی رہنمائی میں لاش کو بلاسنگھ کے قبرستان کے باہر قلعہ کی طرف لے جایا گیا کیونکہ اس قبرستان میں صرف بچے ہی دفنائے جاتے ہیں...اور ہندو سکھوں اورعیسائیوں کے بچے بھی یہاں ہی دفنائے جاتے ہیں ادھر شہر میں یہ خبر آناً فاناً پھیل گئی اور تقریباً ۵ ہزار مسلمانوں کا ہجوم اس قبرستان میں جمع ہو گیا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمام شہر کی پولیس جو چار سو کے قریب تھی قبرستان میں بلا لی اور ہر ایک سب انسپکٹر کے کے ماتحت پولیس گارد کر کے ان کا پہرہ قبرستان کے چاروں طرف لگا دیا۔ڈپٹی کمشنر نے رات کے ڈیڑھ بجے جا کر مسلمان ہجوم کو منتشر کرنے کا حکم دیا لیکن احراری لیڈر جو کافی تعداد میں پہنچے ہوئے تھے انہوں نے مسلمانوں کو کھڑا رہنے کا مشورہ دیا۔پولیس نے دیکھ کر مسلمانوں کے ہجوم پر معمولی لاٹھی چارج کر کے ان کو قبرستان سے بہت دور ہٹا دیا اوراعلی افسران کی زیرنگرانی لاش کو دفنایا گیا، پولیس نے امرتسر کے احراری لیڈر عبدالحمید بٹ کو زیر دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند لاش کی بے حرمتی کرنے کے الزام میں رات کو قبرستان کے پاس جمع شدہ ہجوم سے گرفتار کیا ہے (ملاپ۔ لاہور ۲۱ جولائی ۱۹۳۶ء)

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: ۱۹۔۲۰ ماہ حال کی درمیانی شب کو احرار نے جلسہ کیا جس میں لڑکے کے دفن کرانے پر پولیس کی مذمت کی گئی مگر مانعین کی زبان پر عموماً یہ فقرہ جاری ہے کہ یہ مرزائی گروہ ایسا دشمن مسلمین ہے کہ اپنے محسن و مربی سر فضل حسین جیسے کا جنازہ بھی انہوں نے نہیں پڑھا بلکہ اس کیلئے دعائے مغفرت بھی نہیں کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردے سے اعلان جنگ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان کے فلسفہ کے مقابلہ میں فیثا غورس اور ارسطو کا فلسفہ ہیچ ہے۔ اسکو اگر متاخرین فلاسفہ کی موشگافیوں سے صاف کر دیا جائے تو بالکل قریب الفہم ہے مگر قادیان کا فلسفہ بالکل پیچ در پیچ ہے ۔ آج ہم نے جس مسئلے پر قلم اٹھایا ہے وہ ایک ایسا اصولی مسئلہ ہے کہ قادیان سے لاہور تک ہر فرد مرزائیت اس کا مخاطب اور جواب دہ ہے۔ ابتدا اس کی یوں ہوئی کہ اخبار الفضل (۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء) میں ایک اعلان جنگ نکلا ہے جو بظاہر بڑا دہشت انگیز اور خوفناک ہے مگر واقف کاروں کی نظروں میں بالکل ہیچ ہے اس کی سرخی یہ ہے :

کفر سے ہماری جنگ زیادہ شدت سے آئندہ سالوں میں شروع ہوگی۔

بظاہر یہ سرخی ہر ایک مومن مسلم کی نظر اور کان کیلئے خوش کن ہے۔ کونسا مسلمان ایسا ہے جو کفر سے جنگ اور جنگ میں فتح پانے کی تمنا نہ رکھتا ہو جب کہ اس کی آواز ہی یہ ہے

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ

کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

مگر سوال یہ ہے کہ یہ بار بار کی جنگ کیسی کفر اور اسلام اور روشنی اور ظلمت کی آخری جنگ مرزا صاحب متوفی کی زندگی میں جاری ہو کر روشنی کو فتح ہو چکی ہے۔ اب تو دنیا میں سراسر روشنی ہی روشنی ہے کہیں ظلمت اور کفر کا نام و نشان نہیں، پھر جنگ کس سے؟ ناظرین کرام حیران ہوں گے کہ ہم آج کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ معاف فرمایئے ہم اس وقت فنافی المرزا ہو کر انہی کی بولی بول رہے ہیں۔ اس وقت ہماری حالت اس مصرع کی مصداق ہے: آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئم ۔

سنئے آپ کے بزرگ مہدی معہود ہاں ہاں مسیح موعود بلکہ مجدد اعظم مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اب وہ زمانہ جاتا رہا جس میں عیسائیت کے مکرو فریب کچھ کام کرتے تھے اور اب چھٹا ہزار آدم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر و منصور ہوگی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔(چشمہ مسیحی مقدمہ صفحہ ب)۔

ناظرین جب کسی جنگ میں اعلی افسر مارا جاتا ہے تو جنگ ختم ہو جاتی ہے۔تاریکی اور کفر کا اعلی افسر (شیطان) مرزا صاحب (مسیح موعود) کے ہاتھ سے قتل ہو چکا۔چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود فرماتے ہیں کہ

آدم کے زمانہ سے آج تک شیطان بھاگتا رہا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا کیونکہ مسیح موعود کے ہاتھ سے اس کا قتل ہونا مقدر تھا سو مارا گیا۔ (ملفوظات احمدیہ۔ج ۲ص ۳۱۷)

اچھا ہوا۔مرزا صاحب نے اس موذی کو جو بڑا گمراہ کن تھا قتل کر دیا ۔الحمدللہ۔اب جبکہ بانی شر مر چکا ہے اور تاریکی پر روشنی غالب آگئی پھر آئندہ سالوں میں اس شدید جنگ کا الٹی میٹم کس کو دیا جاتا ہے۔

احمدی ممبرو! کیا مردے سے جنگ کرو گے پھر تو یہ مثل صادق آئے گی :موئے کو مارے شاہ مدار

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۹ ص ۴)

جماعت احمدیہ لاہور کی دعوت منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی جماعت لاہور نے احرار کو فیصلہ کن مناظرہ کی دعوت دی تھی ۔یہ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے۔احرار کی طرف سے اس کی منظوری ہماری نظر سے نہیں گذری غالباً اسلئے کہ احرار کے خیال میں مرزائیوں سے مباحثہ کرنا پسندیدہ یا مفید فعل نہیں،اس لئے ہم یہ فرض کفایہ ادا کرنے کو دعوت قبول کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے اس قسم کی دعوت کسی اور کو سن کر ہمیں رنج ہوتا کیونکہ :

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتہ ستم تیری غیرت کہاں گئی

مسئلہ کیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجرائے نبوت اور ختم نبوت موضوع پر تبادلہ خیال ہو۔(الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۶ء ص ۳ کالم ۳)۔

چونکہ مسئلہ شرعی ہے اس میں کوئی خصوصیت احرار وغیر احرار کی نہیں اس لئے ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں (بشرط ذیل)

ناظرین! اس میں شک نہیں کہ مسئلہ مذکورہ ایک اہم اعتقادی مسئلہ ہے مگر ہے تو آخر کبری شکل اول ۔یعنی ایک عام قانون کی شکل میں بحث ہوگی۔اسی لئے اس سے نزاع فریقین کی بیخ کنی نہیں ہوسکتی۔فرض کر لیجئے آپ اس میں حق بجانب ثابت ہوگئے۔یعنی مسئلہ اجراء نبوت اور ختم نبوت آپ کے حسب منشاء طے ہوگیا، کسی منصف نے بھی آپ کو ڈگری دے دی تو پھر کیا ہم یہ نہ کہہ سکیں گے کہ صغری شکل اول (صلاحیت مرزا) ہنوز بحث طلب ہے اور اگر ہم کو ڈگری مل گئی یعنی منصف نے ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا کہ سلسلہ نبوت ختم ہے پھر کیا آپ لوگ لاہوری جماعت کے عقیدہ پر احمدیت پر جمے نہیں رہ سکتے ؟

اس لئے بہر دو نوع احمدیو! اگر واقعی فیصلہ کن مباحثہ چاہتے ہو، تو بعد مسئلہ ختم نبوت مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ پر بھی مباحثہ کرنا منظور کرو تا کہ شکل اول کا صغری اور کبری دونوں مبرھن اور مصدق ہو جائیں ۔

ہاں یہ شرط ضروری ہے کہ اس مباحثہ کے لئے قادیانیوں کے خلیفہ قادیان اور لاہوری پارٹی کے ممبروں کو اپنے امیر جماعت کا اجازت نامہ مطبوعہ پیش کرنا ہوگا۔ کوئی ہے جو تحقیق کرنے کا حوصلہ کرے پھر دیکھئے کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے۔

انا صخرة الوادی اذ ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۹ ص ۵)

ایک سچا خواب

پنڈت آتمانند صاحب، بٹالہ سے لکھتے ہیں:

میں نے گذشتہ رات سونے سے قبل حضرت محمد ﷺ کی جناب میں خیالی درخواست کی کہ آپ نے ایک مرتبہ ۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنوری ۱۹۳۵ء کی رات کو چاند گرہن کے بعد مجھے خواب میں بتلایا تھا کہ ابوالوفا ثناء اللہ کا طریق مذہب آپ کا صحیح راستہ ہے پھر کیا وجہ ہے کہ عرب کے لوگ اہل حدیثوں کو کافر اور گردن زدنی قرار دے رہے ہیں؟

اتفاق کی بات سمجھو یا میرے خیالات کا عکس کہ ۱۷ و ۱۸۔اپریل ۱۹۳۶ء کی درمیانی گزشتہ رات ہی ایک خواب میں حضرت محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ:

اے آتمانند! ابوالوفا ثناء اللہ ہی وہ امام اسلام ہے جو تیری مدد کے لئے میری پیش گوئی و اما مکم منکم میں وعدہ دیا گیا تھا۔ تو میری زبانی اس کی بریت کر کہ وہی سچا امام اور اسی کا طریقہ سچا اسلام ہے۔ افسوس کہ میری امت باہمی تکفیر اور تفرقہ بازی سے چاہ ضلالت میں گر چکی۔۔۔۔ وغیرہ

خواب کی مزید گفتگو ظاہر کرنے کا ابھی موقع نہیں آیا۔

اس لئے اے جملہ مسلمانو! اگر آپ کو میری اس خواب میں ماسوائے دماغی خیالات کے کچھ صداقت نظر آوے تو اپنے کفر اور فتاوی تکفیر سے توبہ کرو اور مولوی صاحب امرتسری کو بالفاظ حضور ﷺ، امام اسلام قبول فرماؤ۔ یہی تمہارا ہادی اور امام برحق ہے میں نے جو کچھ دیکھا اور سنا عرض کر دیا اب قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۷۔اگست ۱۹۳۶ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۰ ص ۹۔۱۰)

مرزائیوں پر مرزا متوفی کا فتوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عام طور پر شور مچایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی جب فوت ہوئے تو ان کے مرید چار لاکھ تھے۔ اب یہ امر منکشف ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد موصوف کو چالیس مومن کامل نہ ملے تھے۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کہتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ اگر چالیس مومن مجھے مل جائیں تو میں دنیا کو فتح کر سکتا ہوں (الفضل ۷ مئی ۱۹۳۶ء ص ۸ کالم ۲)

(اس کا مطلب ہے کہ مرزا کے تین سو تیرہ اصحاب بدر، اور مسیح کے حواری بھی سارے کے سارے مومن کامل تھے۔ بہاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد یو! تمہارے مسیح اور خلیفہ مسیح کا فتوی کس قدر سخت ہے کہ کوئی عالم اسلام تم پر فتوی کفر لگا تا ہے تو تم خفا ہو جاتے ہو اور آستینیں چڑھا چڑھا کر لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہو، مگر تمہارا مسیح اور خلیفہ مسیح تم کو بے ایمان کہتے ہیں مگر تم فکر نہیں کرتے۔ بتاؤ تو سہی آخر اس عبارت کے معنی کیا ہیں؟ چالیس تک تو مومنین قانتین کا عدد نہ پہنچا، زیادہ سے زیادہ انتالیس ہوں گے۔ اب اس کی تعیین کرنا کہ وہ انتالیس مومنین کون کون تھے آپ لوگوں کا کام ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرلو۔

ہاں ایک سوال رہ جاتا ہے کہ اعلی حضرت (مرزا غلام احمد) کو تو چالیس مومن کامل نہ ملے، خلیفہ صاحب کو تو مل گئے ہوں گے، اس نے کیوں نہ دنیا فتح کرلی؟

اسکا جواب آسان ہے کہ آپ دنیا کو کیا فتح کرتے، خاص آپکی راجدھانی (مرکز خلافت) میں اعداء گھسے ہوئے ہیں۔ وہ تو مفتوح ہوتے نہیں، دور رہنے والے کیسے مغلوب ہو سکتے ہیں۔

مرزائی ممبرو! مقام عبرت ہے کہ تم لوگ پرچہء ایمان میں بری طرح فیل ہوئے۔ ادھر علماء اسلام نے تم پر فتوی کفر لگایا اور ادھر بڑے میاں بلکہ چھوٹے میاں نے بھی تم کو ایماندار قرار نہ دیا۔ اب تم پر یہ مثل صادق آگئی:

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۳۶ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۲ ص ۵)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔ ۷

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

دعوی نبوت مرزا

پیغام صلح میں لاہور مسیح موعود نمبر میں چھٹا مضمون بقلم مولوی اختر حسین بعنوان: مرزا صاحب کا دعوی نبوت سے واضح انکار، مندرج ہے۔ راقم مضمون نے اپنے دعوی کے ثبوت میں کتب مرزا سے متعدد اقوال نقل کئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایمان تھا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنخضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ختم المرسلین کے بعد مدعی نبوت کو کافر جانتا ہوں ۔وحی رسالت حضرت آدم سے شروع اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔میرا نبوت کا دعوی نہیں بلکہ محدثیت کا دعوی ہے جو خدا کے حکم سے کیا گیا۔ میری نسبت جو نبی کا لفظ میرے الہامات میں استعمال کیا گیا ہے یہ مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے۔

منشی معمار صاحب فرماتے ہیں: مسئلہ نبوت مرزا عرصہ سے زیر بحث ہے یہاں تک کہ خود مدعی کافی مدت تک اس مسئلہ میں پریشان رہا۔پس ایسے مسئلہ میں یک طرفہ تحریرات کو پیش کرنا اور فریق ثانی کے دلائل کو یکسر نظرانداز کرنا داب محققین کے خلاف ہے۔مضمون نویس کا فرض اولین تھا کہ وہ اپنے دعوی کو پیش کرنے سے پہلے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کا اظہار کرتا۔فریق ثانی کے دلائل کو غلط ثابت کر کے اپنے دلائل کو پیش کرتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا کیوں؟

بے خودی بے سبب نہیں غالب۔کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

حضرات !اس مسئلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت پیچیدگی پیدا کر رکھی ہے۔ایک طرف بکمال صفائی یہ مومنانہ اعلان ہے کہ:

مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی ، ملعو ن خسر الدنیا و ا لآ خر ة

تو دوسری طرف سابق مدعیان نبوت کا ذبہ سے دوقدم بڑھ کر ادعاء علوشان ہے:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم

عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

ہاں ایک وہ بھی وقت تھا کہ آپ نے دستخطی اقرار شائع کیا کہ میرے رسائل میں:

جس قدر ایسے الفاظ ہیں کہ محدث ایک معنی سے نبی ہے یا محدثیت جزوی نبوت ہے۔یہ الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں لفظ نبی سے مراد صرف محدث ہے۔سو تمام مسلمان بھائی ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں اور لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں

۲۔ نبی کے لفظ سے صرف اس قدر مراد ہے کہ خدا سے علم پا کر پیش گوئی کرنے والا۔سو چونکہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایسے لفظوں سے اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اس لئے اپنی جماعت کے بول چال محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہییں۔

مگر دوسری طرف ان تحریرات کے بعد بار بار اپنے حق میں نبی و رسول کا لفظ نہ صرف استعمال ہوتا ہے بلکہ نبوت سے انکار کرنے والے مریدوں کو ڈانٹا جاتا ہے اور علی الاعلان لکھا جاتا ہے کہ:

اس شعر (من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب) کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے۔ ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں... ہاں یہ نبوت تشریعی نبی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کر دے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوی کو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے..بس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کون سا امتیازی لفظ ہے جو (ہمیں) دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے...ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسلئے ہم نبی ہیں۔

(اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲۔ اگر خدا تعالی سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہیں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۳۔ خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔ (تجلیات الہیہ)

۴۔ بغیر کسی جدید شریعت کے... نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۵۔ ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو تورات میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں (بدر قادیان ۱۹۔اپریل ۱۹۰۸ء)

۶۔ جس قدر خدا تعالی نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے.. تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو یہ نعمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عطانہیں کی گئی۔اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اقطاب گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)

۷۔ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسی اور محمدیہ میں ہمارے سید و مولی آنحضرت ﷺ ۔دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسی اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز۔ (تذکرۃ الشہادتین)۔

۸۔جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت رسول آئے ہیں تو... پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت جو آخری زمانہ کا عذاب ہے خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے پس وہی رسول مسیح موعود ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۴)

۹۔آیت و ما کنا معذبین حتی نبعث رسو لا سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے...اس وقت خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے (اشتہار: النداء من وحی السماء ۱۹۰۶ء)

لاہوری احمدی دوستو! غور کرو، ابتداء زمانہ میں جب کہ بقول خود مرزا صاحب مسیح موعود بنائے جا چکے تھے اور دن رات مکالمہ الہیہ سے مشرف ہو رہے تھے بلکہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت ہر لحظہ بلا فصل ان کے ساتھ تھی (ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۹۳ حاشیہ) تو مرزا غلام احمد صاحب نے لفظ نبی کو بقلم خود کاٹ کر اس کی بجائے، صرف محدث، ہونے کا دعوی پیش کیا اور صاف صاف اعلان کیا کہ، ہماری جماعت اپنی بول چال محاورات میں لفظ نبی استعمال نہ کرے۔اس سے دھوکہ لگتا ہے اور فتنہ پیدا ہوتا ہے،

پھر مرزا صاحب نے اس کے بعد بار بار کیوں اسی فتنہ اندازی اور دھوکہ بازی کو شعار بنایا۔انصاف! ہاں سوچو، قرآن کو سچا سمجھ کر، خدا کو حاضر ناظر جان کر غور کرو کہ یہ کیا مسیحیت ہے کہ پہلے تو بزور شور لفظ نبی کو کاٹ کر، صرف محدث، ہونے سرکلر جاری کیا جاتا ہے، مگر بعد میں علی الاعلان صرف محدث ہونے سے قطعی انکار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجام آتھم ۱۸۹۷ء کے زمانہ میں تو اپنی نبوت کو مجازی کہہ کر سابقہ اولیاء امت کو بھی اسی طرح کا نبی بتایا جاتا ہے (انجام آتم۔ص ۲۸) مگر اس کے بعد بیک جنبش قلم سب کو معزول کر کے نبی کا لفظ صرف اور صرف اپنے لئے پیٹنٹ کرایا جاتا ہے۔ کہاں یہ اعلان تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت، وہ ایک نبی ہے میں غیر نبی۔ اور کہاں یہ جرأت اور گستاخی کہ:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم۔ عیسی کجا ست تا بنہد پا بمنبرم

علی الاعلان دعوی ہے کہ میں ایسا نبی ہوں جیسا کہ مسیح، بلکہ اس سے ہزارہا درجہ بڑھ کر۔ (کشتی نوح)

احمدی ممبرو!

آپ ہی اپنے ذرا ظلم و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

قادیان میں خلافت نبوت کے مدعیو! لاہور کے منکرو! غور کرو کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو بقول خود وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کا مصداق کہلاتا تھا۔ ایک طرف تو غیر مشتبہ انداز میں قائل ہے:

ختم المرسلین کے بعد دوسرے مدعی نبوت کو کاذب اور کافر سمجھتا ہوں۔

مگر دوسری طرف اس قدر بے باک ہے کہ:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں میرے جیسے پہلے بھی کئی نبی بنی اسرائیل میں گزرے ہیں۔

اس پر طرہ یہ کہ اپنی نبوت کو آیات قرآن سے مصدق مو ید کیا جاتا ہے جس سے صاف واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلامی اور قرآنی اصطلاحی نبوت کا دعوی ہے جس کا انکار مسلمہ طور پر کفر ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول بھی ملحوظ رکھا جائے کہ:

اصطلاحی امر میں لغت کی طرف رجوع کرنا حماقت ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۳۸ طبع اول)

تو معاملہ بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۱۔اگست ۱۹۳۶ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۲ ص ۵۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ موت ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد متوفی کو خدا بدلہ دے جنہوں نے اپنا دامن صاف کرنے کو آخری فیصلہ کا اعلان کر دیا جس میں صاف لکھ دیا کہ: ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو پہلے مرے گا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔

یہ کوئی معمولی اشتہار نہ تھا بلکہ صاف صاف اعلان تھا کہ۔ من نہ کردم شما حذر بکنید

اسکے بعد اتباع مرزا نے (جب ان میں قادیانی اور لاہوری کی تفریق پیدا نہ ہوئی تھی) اس مبحث پر ہمارے ساتھ بحث کی جس میں سہ صد بطور نشان مغلوبیت غالب کو دیا اور دنیا میں اعلان کر دیا کہ مال موذی نصیب غازی

مذہب اور تعصب ضدان مفترقان ای تفرق مگر جماعت مرزائیہ (ہر دو اصناف) نے ثابت کر دیا کہ مذہب اور ہٹ اخوان متصلان ای تعلق تفصیل اس کی یہ ہے کہ لاہور کی قادیانی شاخ نے احرار کو مسئلہ نبوت پر بحث کرنے کا چیلنج دیا احرار اپنے اصول (ترک مباحثہ) کے ماتحت خاموش رہے۔ اہل حدیث نے آمادگی ظاہر کی، مگر مبحث نبوت کے ساتھ ایک مبحث آخری فیصلہ بھی ملا دیا جس کی تفصیل اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی میں مذکور ہے۔ اس پر قادیانی صنف نے تو خاموشی اختیار کر کے اپنی عافیت پسندی کا ثبوت دیا کیونکہ وہ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ قوت آزمائی کر کے قلعہ دشمن کے حوالے کر چکے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ جس حالت میں ہم اس زمانے میں اپنے دشمن (اہل حدیث) سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے، اب جبکہ پہلے کی نسبت جدید اسلحہ سے بہت زیادہ مسلح ہے اس کا مقابلہ کرنا مزید ذلت اٹھانے کا موجب ہوگا۔ ہم ان کی اس دوراندیشی کی داد دیتے ہیں۔

ہاں جماعت مرزائیہ کی لاہوری صنف سامنے آگئی۔ مگر ان کا آنا، نہ آنے سے بدتر ہوا کیونکہ انہوں نے محض اپنے ناواقف ہم خیالوں کو دکھا دیا کہ ہم زہر کا یہ پیالہ پینے کو تیار ہیں چنانچہ انہوں نے شرط لگائی کہ:

اعلان مرزا (آخری فیصلہ) کے جواب میں جو مضمون اہل حدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں چھپا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ دوبارہ شائع کیا جائے۔

اس کا مفصل جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴ ۔ اگست میں دیا گیا کہ اگر تمہارے پاس اہل حدیث مورخہ ۲۶ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا پرچہ نہیں تو تم قادیان سے خرید لو کیونکہ انہوں نے متعدد مرتبہ اس پرچے کو چھپوایا ہے۔ کیسا صحیح مشورہ تھا مگر مرزائی اور حق پسندی ضدا ن مختلفا ن ای تخلف۔

پیغام صلح لاہور نے بجائے قادیان کے الٹا اہل حدیث ہی کو ڈانٹا ...اور ایسی باتیں کیں (جو غیر معقول تھیں)۔ ہم نے ان کے تین بزرگوں کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے۔ اول بڑے حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں جنہوں نے ۱۹۰۲ء میں مجھے چیلنج دیا کہ قادیان میں آ کر میرے ساتھ بحث کر کے میری پیش گوئیاں جھوٹی ثابت کرو۔ میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ تم نہ آؤ گے (اعجاز احمدی)۔

جب میں جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان جا پہنچا تو بڑے حضرت مرزا غلام احمد میرے اطلاع دینے کے باوجود حرم سرائے سے باہر نہ نکلے۔ الٹا مجھے برا بھلا کہہ کر ٹال دیا۔

دوسرے خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) ہیں جنہوں نے علماء کو بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ جب اہل حدیث نے وہ چیلنج قبول کر لیا تو ادھر ادھر جھانک کر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ بابو عمر الدین احمدی جالندھری نے جلسہ سالانہ میں دو دفعہ بذریعہ رقعہ آپ کو توجہ دلائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے توجہ فرمانے کے اس کو جماعت سے خارج کر دیا وہ اپنی مرزائیت کا بوریا اٹھا کر لاہوری جماعت میں آ گیا: دل لگی چاہیے دہلی نہیں لاہور سہی۔

تیسرے صاحب وہ بزرگ ہیں جن کو امیر جماعت احمدیہ لاہور عالم و فاضل اعلم واجل وغیرہ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ جب پہلے پہل آپ کو آخری فیصلہ کی دعوت دی گئی تو جو جواب آپ نے دیا وہ آپ کی سوانح عمری میں جلی حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ جواب کیا تھا مثال مشہور ہے: جواب ہر لا بشد دھڑ لا، کی تصدیق تھا۔ قریباً پندرہ غیر متعلقہ مسائل لکھ مارے کہ پہلے یہ طے ہو جائیں۔ کس طرح طے ہوں؟ بارہ ممبر فیصلہ کرنے والے ہوں۔ چھ احمدی ہوں اور چھ غیر احمدی ہوں وہ ہر مسئلہ کا فیصلہ کریں۔ اس کے بعد آخری فیصلہ پیش ہو۔ واہ کیا کہنے ہیں اس طریق تصفیہ کے نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی۔

احمدیو! سچ کہنا اور ایمان و دیانت سے کہنا کہ تمہیں خود عقل نہیں یا اپنے ناظرین کو اتنا بے عقل جانتے ہو۔ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگ بھی علم کلام کا دعوی کر سکتے ہیں۔

اے بندہ خدا! اگر کوئی مخالف اسلام تم سے حج پر بحث کرنا چاہے تو یہ کہہ کر سرخ رو ہو جاؤ گے کہ: پہلے استنجا پر، پھر استنجا کے ڈلوں پر، پھر وضو پر، پھر وضو کے پانی پر، پھر نماز پر، پھر نماز میں رکوع اور سجود پر، پھر روزے پر، پھر زکوۃ پر، پھر اس پر، پھر اس پر بحث کر لو۔ تب جا کر حج کی باری آئے گی۔

بھیا! سچ جانو ایسا کہنے اور کرنے والے کو سیدھا بریلی بھیج دیا جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے پیغام صلح کے جواب کو استعجاب سے نہیں سنا کیونکہ لیس ھذا اول قارورۃ کسرت

بہر حال پیغام صلح نے آخری جواب میں لکھا ہے کہ ہم نے جو پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کو دوبارہ چھاپنے کا تقاضا کیا ہے اس لئے کیا ہے کہ ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ ۱۹۰۷ء میں فریقین کی پوزیشن کیا تھی۔ (پیغام صلح ۱۹۔ اگست ۱۹۳۶ء ص ۴ کالم ۳)

بہت خوب! اگر اس غرض کا پورا ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ اہل حدیث اپنا پرچہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء دوبارہ چھاپ کر شائع کر دے تو کیا تم حلفاً بتا سکتے ہو کہ تمہارے پاس وہ پرچہ نہیں ہے (تمہارے پاس یقیناً موجود ہے)۔

اگر ہے تو اس کو خود ہی چھاپ لو۔ جس طرح تمہارے بھائیوں (قادیانیوں) نے کئی مرتبہ چھاپ کر شائع کر کے فروخت کیا ہے۔ اگر بفرض محال تمہارے پاس نہیں ہے تو قادیان سے طلب کر لو۔

احمدی ممبرو! اس مطالبے میں اگر تم سچے ہو اور آئندہ کسی عیسائی سے تمہاری بحث قرار پائے تو اسے کہنا کہ ۱۸۵۷ کی بائیبل چھاپ کر لاؤ پھر ہم بحث کرینگے تب دیکھنا کہ دجاجلہ تمہیں کھاتے ہیں یا تم انہیں کھاتے ہو

اصل بات یہ ہے کہ آخری فیصلہ پر بحث کرنا (بمقام لدھیانہ) اگرچہ ۱۹۱۲ء میں بھی مشکل تھا مگر اب تو ہم نے اتنا مواد جمع کر لیا ہے کہ یاجوج ماجوج کا سد سکندری توڑ دینا تو ممکن ہے، لیکن مرزائیوں کا ہم پر غالب آنا ناممکن ہے۔ گوش ہوش سے سن رکھیں

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت

و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۴۔ ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۴ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضامین مرزائیہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: چونکہ اخبارات مرزائیہ کے کئی ایک مضمون قابل جواب جمع ہو رہے ہیں اسلئے آج انہی سے افتتاح کیا جاتا ہے

مرزا صاحب کے اتباع بلعم باعور (مکار) ہیں

آج کل قادیانی اخبار الفضل میں اتباع مرزا کے اسماء صفاتیہ درج ہو رہے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کی مختلف تحریرات سے ماخوذ ہے۔ مثلاً ۱۔ درویش ۲۔ غلام ۳۔ انصار ۴۔ درباری ۵۔ خدمت گار۔ یہاں تک کہ رجال (آدمی) وغیرہ بھی لکھا گیا۔ اس قسم کے اسماء بیس سے بھی زیادہ نکالے گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اتباع مرزا، مرزا صاحب قادیانی کی ساری تحریرات کبھی شائع نہیں کریں گے کیونکہ ان جیسے لوگوں کے حق میں قرآن مجید میں آیا ہے

تبدو نها و تخفو ن کثیراً ۔(الا نعام: ۹۱)

اس لئے بحکم جائے استاد خالی است، اہل حدیث اپنا فرض ادا کرتا ہے کیونکہ اہل حدیث کا دعوی ہے کہ میں اقوال مرزا کا پورا مبلغ ہوں۔ پس سنیئے!

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے مریدوں کے اسماء میں ایک نام بلعم بھی رکھا ہوا ہے جس کا ثبوت یہ ہے:

اور میں اس جگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے قائم کر سکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔ بعض حضرات ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دل سوزی اور اخلاص تھا مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں تہی بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں رہ گئی ہیں (فتح اسلام۔ تقطیع کلاں۔ ص ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضل اگران ناموں کا جو اس عبارت میں ملتے ہیں اضافہ کر کے ہمیں اطلاع دیگا تو ہم اور بھی بتا دیں گے۔

مرزائی اکثریت:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی میں ایک نوٹ نکلا تھا کہ بشہادت مرزا صاحب، مرزائیوں میں، اکثریت، بری ہے۔ اس پر الفضل میں ایک مضمون پر از غیظ وغضب نکلا ہے۔ مگر کیا مجال ہے کہ اہل حدیث کی گرفت سے نکل سکے یا کسی حوالے کی تردید یا تغلیط کر سکے۔ قدرتی تصرف دیکھئے کہ بعد غیظ وغضب کے خود ہی لکھتا ہے:

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ کسی جماعت کی عام اخلاقی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے اکثریت کا لحاظ رکھا جاتا ہے نہ کہ بعض افراد کی کمزوری کا۔ (الفضل ۲۰۔ اگست ۱۹۳۶ء ص ۶)

افسوس ہے کہ الفضل کی آنکھوں پر غیظ وغضب نے پردہ ڈال رکھا ہے ورنہ وہ دیکھ لیتا کہ ہم نے جو عبارت مرزا صاحب متوفی سے نقل کی تھی اس میں اکثریت ہی کو برا لکھا تھا جس کو تم نے خود صفحہ ۵ کالم ۲ پر نقل کیا ہے۔ بلوری چشمہ لگا کر پڑھو:

اخی المکرّم حضرت مولوی نورالدین نے بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کیا ہے کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ (الفضل قادیان ص ۵ کالم ۲)

مرزائی دوستو! بتاؤ تم سچے ہو یا تمہارے پیرو مرشد نبی رسول مہدی اور کرشن رودر گوپال بالقابہ سچے؟ ایسا نہ ہو کہ آپ ہم کو تنگ کریں تو ہم بحکم حدیث شریف احدکما کاذب کہنے پر مجبور ہوں۔

حضرت مسیح موعود کی تمام علامات پوری ہو گئیں؟

الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے جس میں بتکلف بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود.. آنے کی ساری علامتیں پوری ہو گئیں۔ اگر پوری ہو گئیں تو ہمیں ماننے میں کیا عذر مانع ہو سکتا ہے؟ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خود مرزا صاحب کی بتائی ہوئی علامات بھی پوری نہیں ہوئیں۔ ان میں سے سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ واضح اور سب سے روشن حجاز ریلوے ہے جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا تھا:

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا ۔میں وہی وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہوگئے اور پیش گوئی آیت کریمہ و اذا العشار عطلت پوری ہوئی۔اور پیش گوئی حدیث و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا نے اپنی پوری پوری چمک دکھادی یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہورہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھے جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔

(اعجاز احمدی۔ص۲)

احمدی دوستو! ایمان سے کہنا یہ علامت پوری ہوگئی؟ دور کیوں جاؤ، اپنے ملنے والے حاجیوں ہی سے پوچھ لو کہ حجاز میں ریل جاری ہوگئی؟ یا اونٹ کی سواری متروک ہوگئی؟ اسکے بعد اپنے اکبر مولوی سرور شاہ سے پوچھنا کہ: موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

طواف کعبہ یا حج

حدیث شریف میں آیا ہے مسیح موعود حج کرے گا، مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی زندگی میں ان پر اعتراض ہوتا رہا کہ آپ نے حج نہیں کیا۔آپ اس کا نہایت شریفانہ جواب دیتے:

بھیا! ابھی اشاعت اسلام میں مشغول ہوں فارغ ہوکر کرونگا۔

ساری عمر اسی لیت ولعل میں گزاردی یہاں تک کہ آپ جب اس دار فانی سے تشریف لے گئے تو اعتراض مذکور اور مضبوط ہوگیا۔ایسا مضبوط کہ جس نے اتباع مرزا کی (بہر دو صنف) کمر توڑ دی یا ٹیڑھی کردی ۔اسکے جواب میں مرزا صاحب قادیانی کو معذور قرار دے کر الفضل میں ایک جواب نکلا ہے جس کی لمبائی چوڑائی براہین احمدیہ کی طرح ہے۔مگر مختصر مطلب اس کا راقم مضمون ہی کے الفاظ میں یہ ہے:

احادیث میں مسیح موعود کے متعلق رسول کریم نے جو یہ خبر دی ہے کہ وہ طواف کعبہ کرے گا اس سے مراد ظاہری طواف نہیں کیونکہ اگر ظاہری طواف مراد ہو، تو یہ دجال کیلئے بھی تسلیم کرنا پڑے گا حالانکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجال کا طواف کعبہ کرنا بالکل محال ہے۔ (الفضل قادیان ۲۷، اگست ۱۹۳۶ء ص ۶ کالم ۲)

بھائی جان ! ہم تو مرزا صاحب قادیانی کے قائل ہیں جنہوں نے ہم کو ہر قسم کی الجھنوں سے نکال کر، صاف شارع عام دکھا دیا ہے۔ ایسے ویسے کجرو جو کلام رسول اور کلام مرزا قادیانی کو بگاڑتے ہیں ان کا انتظام پہلے ہی سے فرما گئے ہیں۔ غور سے سنیئے ! آپ فرماتے ہیں:

حدیث میں جو آتا ہے کہ مسیح موعود اور دجال حج کریں گے اس سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعود کی تعلیم سے دجال مسلمان ہو کر مسیح موعود اور دجال دونوں حج کو جائیں گے اور دجال پادری لوگ ہیں ان کو سلمان کر کے اور ساتھ لے کر ہم حج کو جائیں گے تم مسلمان تسلی رکھو۔ اب اصل الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں:

خلاصہ چوں دجال را تمنائے ایمان و ہواء حج سرائد ہماں ایام اتام حج ما باشد۔

(ایام صلح فارسی۔ ص ۱۳۷)

احمدی ممبرو! یہ فارسی کچھ مشکل نہیں۔ تاہم اسکا ترجمہ بھی سن لو کہ جب دجال کے دل میں ایمان اور حج کی خواہش پیدا ہوگی تو وہ زمانہ ہمارے حج کا ہوگا۔ سردست ہم دجال کے آتش کفر کو ٹھنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔

سوال: کیا دجال مومن ہو گیا؟ کیا مرزا صاحب کے ساتھ حج کو گیا؟ کیا مرزا صاحب نے دجال کو مسلمان کر کے حج کیا؟

خواب تھا جو کچھ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مدعی کے مذکورہ بالا اعتراف کے ہوتے ہوئے مریدوں کا مندرجہ ذیل عذر کیا حیثیت رکھتا ہے۔

مخالفین کی عجیب ذہنیت: پس جب کہ حج کی ادائیگی کے لئے شریعت نے بعض شرائط مقرر کی ہیں تو یہ اعتراض کرنے سے پیشتر کہ حضرت مرزا صاحب نے کیوں حج نہ کیا، مخالفین کو چاہیے کہ وہ غور کریں کہ کہیں وہ اس انسان پر تو نہیں اعتراض کر رہے ہیں جو بعض شرائط ضروریہ کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حج کے لئے نہیں گیا۔ (الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء ص ۵)

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ تب تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی نے حج اس لئے نہیں کیا کہ ان میں بعض موانع موجود تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت خوب! ثابت ہوا کہ خدا نے ان کے موانع دور نہ کئے۔ اگر آپ فی الحقیقت مسیح موعود ہوتے تو موانع بھی دور ہو جاتے اور حج بھی کر آتے۔ معتذر صاحب کا اعتذار اس مثال کا مصدق ہے: عذر گناہ بدتر از گناہ

سچ تو یہ ہے کہ عدم ادائیگی حج ہی ایک ایسا امر ہے جس نے مرزا صاحب متوفی کو دعوی مسیحیت میں فیل بلکہ ڈبل فیل کر دیا: درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

مرزا صاحب سب پر غالب رہے:

الفضل قادیان ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء میں ایک طویل مضمون ایک طویل اللسان شخص کے قلم سے نکلا ہے جس میں آیت کریمہ کتب اللہ لا غلبنّ انا و رسلی لکھ کر مرزا غلام احمد صاحب کو غالب علی المخالفین بتاتے ہوئے رسالت مرزا کا ثبوت دیا ہے۔ ہم طول کلامی کو اچھا نہیں جانتے، اسلئے بالاختصار چند الفاظ پیش کرتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب ٹھٹھے اور ہنسی اور توہین میں دوسرے علماء سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس گندے طریق سے باز نہیں آتے.. الخ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۰)

ناظرین اس عبارت میں مرزا غلام احمد نے مولوی ثناء اللہ کو اپنا سخت ترین مخالف اور توہین کنندہ دشمن قرار دیا ہے۔ بہت خوب! آگے چلئے۔ دوسرا فقرہ یہ ہے:

میں جانتا ہوں مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ (اشتہار آخری فیصلہ۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

او قادیانی ممبرو! انصاف سے بتاؤ مرزا غلام احمد صاحب جو (بقول خود) مولوی ثناء اللہ ایسے اشد ترین دشمن کی زندگی میں فوت ہو گئے، مسیح موعود ہوئے یا اپنے دوسرے فتوے کے مطابق مفسد و ناکام ٹھہرے، کیا ہی سچ ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۸ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۸ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود احمد پر حملہ

اخبار الفضل قادیان راوی ہے کہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان ،قادیان ریلوے سٹیشن سے کار میں واپس آرہے تھے کہ عین اس مقام پر جہاں پہلے ان کے بھائی پر کسی نے لاٹھی سے حملہ کیا تھا ان کی کار پر پتھر مارا۔ جو موٹر کی چھت پر پڑا۔ مگر مارنے والا گرفتار نہیں ہو سکا۔(اہل حدیث امرتسر ۲۵ستمبر ۱۹۳۶ء ص ۲)

آخری فیصلہ آخرت میں کراؤ گے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم جناب مرزا غلام احمد صاحب کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ باوجود بہت سے دعاوی کے پچھلی نسلوں کو فیصلہ کی ایک راہ ایسی بتا گئے کہ کسی سعید روح کو اس کے ماننے میں عذر نہ ہو سکے۔ مگر حق سے روگرداں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں لازم تھا کہ مرزا صاحب کی بتائی ہوئی سیدھی راہ سے اعراض کرنے والے بھی آپ کے اتباع میں ہوتے:ليهلك من هلك عن بينة ويحى من حى عن بينة

مرزا صاحب کے اتباع دو قسم کے ہیں۔ا۔قادیانی۔ ۲۔لاہوری ۔

قادیانیوں کی نسبت لاہوری پارٹی کو لوگ ذرا روشن خیال اور آزاد کہتے ہیں کیونکہ وہ من مانی کہتے ہیں بعض دفعہ مرزا غلام احمد صاحب کی مخالفت کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے (جس کی تفصیل آئندہ کبھی لکھی جائے گی) مگر وہ بھی اس آخری فیصلہ سے اعراض کر کے (شائد) اس کو آخرت پر چھوڑنے کا ارادہ کر چکے ہیں

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۴ستمبر ۱۹۳۶ء میں آخری فیصلہ کا خلاصہ مرزا صاحب کی طرف سے ان الفاظ میں دیا تھا: ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناءاللہ امرتسری) میں سے جو پہلے مرے گا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔

اس خلاصہ پر لاہوری اخبار پیغام صلح میں سخت حرف گیری اور نکتہ چینی کی گئی۔ اس کو صریح جھوٹ اور بہتان وغیرہ کہا گیا۔ پھر اس پر جو تفریعات کی ہیں ان میں ہم ان لوگوں کو معذور جانتے ہیں کیونکہ آخر یہ لوگ اسی بزرگ کے اتباع ہیں جو اپنے مخالف عقیدہ ساری دنیا کے مردوں کو خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا کرتے تھے دیکھو نجم الہدی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان العدا صاروا خنازیر الفلا

ازواجھم من دونھن الاکلب

اسلئے ہم ان الفاظ مکروہہ کے کہنے میں ان کو متبع سنت مرزا جان کر در گذر کرتے ہیں:

آں مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آرند چوں

رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر آں

بہرحال ہمیں اپنے اس جملہ کا ثبوت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر سے دینا ہے پہلے مرزا صاحب قادیانی کے اصل الفاظ سنئیے:

اے میرے آقا میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔

یہ فقرہ دعائیہ نحوی قاعدے سے جملہ انشائیہ ہے جو صدق وکذب یا حق و باطل سے موصوف نہیں ہو سکتا۔ لاہوریوں میں تو اتنا جاننے والا شاید کوئی نہ ہو قادیانیوں میں ہمارے علم میں مولوی سرور شاہ ہیں، ان سے پوچھ لو کہ جملہ انشائیہ حق و باطل یا صدق وکذب سے موصوف ہوسکتا ہے؟ جواب یہی ہوگا کہ نہیں۔

مرزا صاحب نے اس اشتہار آخری فیصلہ کے شروع میں یہ آیت لکھی ہے:

یسئلو نک احق ھو۔ قل ای و ربی انہ لحق (تجھ سے پوچھتے ہیں کہ یہ تیرا مضمون مندرجہ اشتہار ہذا حق ہے، تو کہدے خدا کی قسم یہ حق ہے)

اس آیت کو بطور تمثیل کے پیش کر کے اپنے بیان مندرجہ اشتہار کو بالحلف حق سے موصوف کیا ہے۔

اب ہمارے سامنے دو راستے ہیں۔

ا۔ یا تو یہ کہا جائے کہ مرزا صاحب متوفی جس طرح علم منطق سے ناواقف تھے چنانچہ مولوی نورالدین سے پوچھتے تھے کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ میں کیا نسبت ہے؟ (مکتوبات مرزا) اسی طرح علم نحو سے بھی بے خبر تھے۔ مگر ایسا کہنے کی نہ ہم ضرورت جانتے ہیں نہ فریق ثانی اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ جملہ اقتباسیہ گو صورۃً انشائیہ ہے مگر حقیقتاً خبریہ ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کو اپنی صداقت کا اور اپنے مخالف (ثناءاللہ) کے کاذب ہونے کا یقین تھا اس لئے اس انشائیہ کی تعبیر جملہ خبریہ کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی اس طرف اشارہ کرتے ہوئے اسی اشتہار میں یوں فرمایا ہے:

۱۔ اگر میں کذاب ہوں تو آپ (ثناءاللہ) کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا۔ ۲۔ اور اگر میں سچا ہوں تو آپ (ثناء اللہ) سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ ۳۔ پس اگر آپ (ثناءاللہ) طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں نہ مریں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

اہل علم احمدیو! بتاؤ یہ تینوں جملے خبریئے ہیں یا کچھ اور؟ یہ بھی بتاؤ کہ کوئی شخص مرزا صاحب قادیانی کے ان تینوں فقرات کا ملخص یہ بتائے کہ: دونوں میں سے پہلے مرنے والا جھوٹا ہے، تو اس نے کیا غلطی کی؟

تم لوگ کہاں تک ناواقف لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالو گے۔ ارے اتنا تو سوچ لیا کرو کہ جس شخص پر تم ایسے رکیک حملے کرتے ہو، وہ وہی تو ہے جس کے آہنی پنجہ کی گرفت سے تنگ آ کر تمہارے مجدد، نبی، رسول، کرشن وغیرہ بالقابہ نے چلّا کر روتے ہوئے خدا کے حضور دعا مانگی تھی کہ اس ظالم نے مجھے بہت تنگ کیا۔ اسے دنیا سے اٹھا لے۔

لیکن بد دعا کرتے ہوئے تصرف الٰہی سے ایسے الفاظ قلم سے نکل گئے جن کو خدا نے قبول کر کے دنیا میں حق و باطل کا فیصلہ کر دیا کہ: پہلے مرنے والا جھوٹا ہے

مرزائیو! تم کیسے سادہ لوح ہو کہ مجلس مناظرہ ابھی قائم نہیں ہوئی، اپنے دلائل پہلے ہی مخالف تک پہنچانے لگ پڑے۔

بھیا! سچ تو یہ ہے کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو زندگی میں چڑیا گھر کے لائق ہو اور موئے بعد عجائب گھر کے سزاوار ہو۔

ارے بندہ خدا! تم نے جو کچھ پرچہ پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء میں لکھا ہے اس سے زیادہ تم اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لودیانہ بوقت مناظرہ کہہ چکے ہو۔ جو دو منصفوں اور ایک سرپنچ کے فل بینچ میں مردود ہو چکا ہے۔

اور اگر کچھ زیادہ کہنا ہے تو اسے محفوظ رکھو۔ ہماری خواہش کے مطابق جب تمہارے امیر اور خلیفہ صاحب ہمارے سامنے مناظرہ کو آئیں گے ان کو یہ دلائل بتا دینا تا کہ ہم ان کے جواب سے لاجواب ہو کر مغلوب ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں اورتمہاری فتح ہوجائے سارامیدان مرزاصاحب قادیانی کی جے کےنعرہ سے گونج جائے۔

اواحمدیو! ہمیں تم پررحم آتا ہے کہ تم ایک بت کی پوجا کرانے میں کیوں وقت ضائع کرارہے ہو۔اگر تم سچے ہوتو بالمقابل بیٹھ کر ہمارے ساتھ مناظرہ کرلو ۔ ہر پارٹی اپنے اپنے خلیفہ اورامیر کومیدان میں لائے۔ وہ خود بولیں یاان کے حکم سے کوئی اورصاحب بولیں،مگروہ شریک ضرور ہوں کیونکہ ہمارے اصل مخاطب مرزاصاحب متوفی تھےجن کے وہ دونوں قائم ہیں۔اگروہ زندہ ہوتے تو بنفس نفیس ہمارے سامنے آتے،مگر چونکہ آپ زندہ نہیں ہیں اس لئے ان کے قائم مقاموں کا فرض ہے کہ دماغ سے غرور وتکبر نکال کرمحض احقاق حق کے لئے سامنے آئیں اوراس جھگڑے کافیصلہ یوم الفصل پر نہ چھوڑیں۔ایسانہ ہوکہ اس روز یہ نقشہ ہو:

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اکتوبر۱۹۳۶ء مطابق ۱۵رجب ۱۳۵۵ھ جلد۳۳ نمبر۴۹ ص ۵۔۶)

دواحمدی (مرزائیوں) میں مباہلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی گروہ میں سے ایک شخص مہرالدین قلعی گر مدعی نبوت پیدا ہوا۔اورلاہوری مرزائیوں میں سے شیخ غلام محمد مصلح موعود پیدا ہوا ہے۔ یہ دونوں بھی آپس میں مختلف ہیں ان دونوں میں مباہلہ ہوا ہے جواول الذکرنے بھیجا ہے چنانچہ اصل الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مورخہ ۲۰ستمبر۱۹۳۶ءکومباہلہ قرار پایا مابین مہرالدین قلعی گرصاحب شریعت نبی قادیان کے اورشیخ غلام محمد صاحب مصلح موعودلاہور کے۔شرط یہ ہے کہ جوہم دونوں میں سے جھوٹا ہے یعنی خدانے دنیا کی رہنمائی کےنہیں بھیجا خودافتراءکرتا ہے،یاالٰہی تو اس کوایک سال کے اندراندر مال (ایسا ہی مرقوم ہے۔ ثناءاللہ) دے۔یہ مباہلہ مابین دونوں کے قرار پاچکا ہے آپ اپنی اخبار اہل حدیث میں شائع کردیں تاکید ہے ساتھ اس کے تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ دعا کریں کہ اگر ہم دونوں جھوٹے ہیں تو پھر اللہ تعالی ہم دونوں کو ایک سال کے اندر اندر مار دے اور حق و باطل ظاہر کردے اگر ہم دونوں میں سے ایک سچا ہے تو پھر اللہ تعالی جھوٹے کو مار کر سچے کو کامیاب کردے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۵رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۹ ص ۱۵)

مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون؟

مولوی محمد علی لاہوری

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آج کل اتباع مرزا میں بڑے گروہ دو ہیں: ا۔قادیانی ۲۔لاہوری ۔ قادیانی تو مرزا صاحب کو نبی، رسول برحق مانتے ہیں ان کے نزدیک تو مرزا غلام احمد صاحب کی بات کو ردّ کرنا کفر ہے۔لاہوری حضرات، مرزا صاحب قادیانی کو مجدد اعظم کہتے ہیں۔ پھر ان دونوں میں اس امر پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسائل شرعیہ پر خصوصاً تفسیر قرآن کے بارے میں حکم عدل ہیں ان کی تصریح کی مخالفت کسی طرح جائز نہیں ہے۔

آج کا یہ مضمون ان کے اس دعوی کی تردید کرنے کو کافی ہے۔لہذا ناظرین اسے بغور پڑھیں اور محفوظ رکھیں:

ا۔قول مرزا قادیانی: کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۵۰ پر ہے:

ابراہیم چونکہ صادق اور خدا تعالی کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے اس آگ کو سرد کر دیا

محمد علی کا مذہب: ا۔ترجمہ قرآن بزبان انگریزی صفحہ ۶۷۷ نوٹ نمبر ۱۶۱۰ پر ہے:

کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم درحقیقت آگ میں ڈالا گیا تھا۔ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اللہ نے اس کو آگ سے نجات دے دی، دوسری طرف یوں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کو قتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے جو ان کی تدابیر میں مدنظر تھا اور قال انی مھا جر الی ربی سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ آگ سے نجات کا مفہوم ابراہیم کی ہجرت ہے۔

سر سید احمد کا عقیدہ: رسالہ تحریر فی اصول التفسیر کے صفحہ ۱۷ پر سر سید احمد نے لکھا ہے:

حضرت ابراہیمؑ کے قصے میں کوئی نص صریح اس بات پر نہیں ہے کہ درحقیقت ان کو آگ میں ڈال دیا گیا تھا۔

۲۔ قول مرزا: کتاب، مسیح ہندوستان میں، صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے:

اب ظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔

محمد علی کا مذہب: قرآن مجید کا ترجمہ بزبان انگریزی ص ۸۷۶ نوٹ نمبر ۲۱۲۳ میں ہے:

قرآن شریف میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم سے جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا۔ لین صاحب اپنی لغات میں التقم فا ھا فی التقبیل کی نظیر لکھ کر اس کے معنی کرتا ہے اس کا بوسہ لینے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لے لیا۔ اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت یونسؑ کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا۔

سر سید احمد خان کا عقیدہ: رسالہ تحریر فی اصول التفسیر کے صفحہ ۱۷ پر ہے:

اس طرح سے حضرت یونسؑ کے قصے میں اس بات پر قرآن مجید میں کوئی نص صریح نہیں ہے کہ درحقیقت مچھلی ان کو نگل گئی تھی۔ ابتلع کا لفظ قرآن میں موجود نہیں التقم کا لفظ ہے جس سے صرف منہ سے پکڑ لینا مراد ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۰ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمبے ہاتھ والی پیش گوئی کی حقیقت

معزز ناظرین! مرزائی حضرات اکثر اس پیش گوئی کو بہت پیش کیا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری بیویوں میں سے پہلے وہ فوت ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے اس جگہ لمبے ہاتھ سے مراد سخاوت تھی جو مرزا صاحب کو بھی مسلم ہے:

دراصل لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت ہے (ایام الصلح اردو ص ۴۴)

(ہماری زبان میں اس قسم کے محاورات بولے جاتے ہیں مثلاً فلاں عورت بڑی ناک والی ہے یا بڑے دماغ والی ہے جس سے مراد شیخی اور تکبر ہوتا ہے۔ثنا)

مگر پھر بھی کہتے رہتے ہیں کہ اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔مرزا صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

بخاری و مسلم میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بیویوں سے پہلے وہ فوت ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے انہوں (صحابہ کرام) نے (بعد وفات نبی ﷺ کے) زینب کی وفات کے وقت یقین کرلیا کہ پیش گوئی پوری ہوگئی حالانکہ یہ بات اجماعی طور پر تسلیم ہوچکی تھی کہ سودہ کے ہاتھ لمبے ہیں وہی پہلے فوت ہوگی ۔آنحضرت ﷺ نے ہاتھوں کو ناپتے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا۔ثابت ہوا کہ اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی ۔ (ملخص ازالہ اوہام۔ص ۳۴۷تا۳۶۷)

علمائے اسلام کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ آپ کے سامنے ہاتھ ناپے گئے اور آپ یہ دیکھ کر خاموش رہے اور ام المومنین سودہ کا پہلے وفات پانا اجماعی طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔حالانکہ سوائے چند امہات المومنین کے اور کسی کا یہ خیال نہ تھا آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کا ایسا خیال بھی استنباطاً سمجھا جاتا ہے ورنہ اس بارے میں کوئی شہادت لفظی موجود نہیں (منقول از پاکٹ بک محمدیہ ص ۸۲۔۸۳)

میں کہتا ہوں یہ بات سچ ہوگی کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ہاتھ نہ ناپے گئے ہوں مگر بعد میں (آپ کی زندگی میں ہی) ضرور ناپے گئے ہوں گے کیونکہ قدرتی طور پر ایسے سوالوں کا حل کرنے کے لئے طبیعت خود بخود متوجہ ہوجایا کرتی ہے۔امہات المومنین نے از خود لمبے ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھ لئے تھے سو یہ ان کا خیال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وحی الٰہی نہیں تھا۔اب بحث تنقیح طلب یہ ہے کہ

الف۔کیا رسول اللہ ﷺ کواس بات کا علم تھا کہ وہ بیوی (جو پہلے فوت ہونے والی ہے) حضرت زینبؓ ہی ہیں۔

ب۔کیا آپ کا یہ جواب کسی الہام یا وحی کی بنا پر تھا؟

ج۔جب آپ کو اصل حقیقت معلوم ہو چکی تھی پھر اس کو چھپانے میں کیا مصلحت تھی؟

د۔کیا اس راز سے پردہ اٹھانا منشائے الٰہی کے ماتحت تھا؟

قارئین کرام !ان سب باتوں کو جواب میرے مضمون کے اندر آجائیگا انشاءاللہ ہمہ تن گوش ہو کر سنیئے۔رسول کریم ﷺ کو اس کا بخوبی علم تھا کہ وہ بیوی حضرت زینبؓ ہیں جو اپنی ہم جولیوں میں بیٹھ کر بطور فخر یہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے دنیا میں پڑھایا اور میرا نکاح خدا نے (فرشتوں کے سامنے) آسمان پر پڑھا۔صرف یہی ایک بات ان کے لئے قابل فخر و ناز تھی۔ اس پر دوسری بات (یعنی پہلے وفات پا کر آنحضرت ﷺ سے ملنا) بھی باعث فخر بن جاتی جو دوسری بیویوں پر گراں گزرتی کبیدہ خاطر ہونے کا موجب بنتی۔رشک و حسد پیدا ہو جانے کا احتمال تھا۔کیونکہ عورتوں میں یہ عادت عموماً پائی جاتی ہے کہ وہ اپنی ہم جنسوں میں بیٹھ کر تعلیاں مارا کرتی ہیں جن کا سننا بعض کو سخت ناگوار اور شاق گزرتا ہے بلکہ بعض اوقات لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے پس ایک ایسے سوال کا جواب دینا جس کا تعلق صنف نازک سے ہو بڑا مشکل کام تھا اس لئے حضور ﷺ نے سوال کی نوعیت و نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اور اپنی پیاری بیویوں کی خاطر داری کو ملحوظ فرماتے ہوئے اور طبقہ اناث کے فطرتی جذبات طبعیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کمال تدبر اندیشی کو کام میں لاتے ہوئے اور منشائے خداوندی کو پاتے ہوئے حکیمانہ رنگ میں ڈوبا ہوا ایسا ذومعنی فقرہ استعمال کیا جس کو سن کر وہ الجھن میں پڑ گئیں اصل حقیقت ان پر کھلنے نہ دی۔

حضرت زینبؓ کی وفات کے وقت سمجھیں کہ لمبے ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھ نہ تھے سخاوت مراد تھی ۔الغرض یہ جو کچھ بھی ہو منشائے الٰہی کے ماتحت ہوا اور اسی کے حکم سے ہوا۔انبیاء کرام پیش گوئی کا جو مفہوم متعین کرتے ہیں وہ الفاظ ملہم کے عین مطابق ہوتا ہے (مرزا جی کے وحی اور الہام کی طرح نہیں ہوتا کہ تشریح تفہیم نہیں ہوئی ۔اا سے کیا مراد ہے۔البشری ج ۲ حصہ اول ص ۶۵) زندگیوں کا خاتمہ۔البشری ج ۲ ص ۱۰۳، کن زندگیوں کا خاتمہ ہوگا کب ہوگا کیسے ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی پتہ حافظہ کمزور ہے یاد نہیں رہا)

ام المومنین حضرت سودہ رض سے وجہ رشک کی کوئی بات نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ وہ بوڑھی ہو چکی تھیں حتی کہ انہوں نے اپنی باری بھی حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔ فافہم

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے دل میں یہ تمنا اور خواہش پیدا ہوئی ہو کہ حضرت زینب رض (جو بلحاظ حسن و جمال اور سخاوت کے زیادہ محبوب تھیں) برزخی زندگی میں میرے ساتھ رہیں خدا نے اپنے محبوب کی یہ تمنا حضرت زینب کو پہلے فوت کر کے پوری کردی ہو چونکہ آپ کی اپنی محبوب بیویوں کی خاطر ملحوظ تھا۔ خدا کو اپنے محبوب کی خاطر منظور تھی۔

(حضرت عائشہ سے بھی آپ کو غایت درجہ کی محبت تھی پھران کی خواہش کیوں نہ کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت صدیقہ سے دین کی خدمت لینی تھی خدا تعالی نے آپ کو اسی لئے لمبی عمر عطا کی۔ ثناء)

مرزائی دوستو!

اپنے محبوب کی خاطر تھی خدا کو منظور
ورنہ زینب سے وہ سودہ ہی گزرتیں پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۰ ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون

مولوی محمد علی لاہوری

جناب بابو مولوی حبیب اللہ کلرک امرتسری رح لکھتے ہیں:

نمبر تین: قول مرزا: الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱۔

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے اور اللہ تعالی کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔

قول محمد علی لاہوری: رسالہ حقیقۃ المسیح از روئے قرآن و بائبل صفحہ ۷۔۸:

اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھا اور اگر کہا جائے کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے تو دعوی قرآن سے دلیل دینے کا تھا۔

قول سرسید احمد خان : رسالہ تحریر فی اصول التفسیر صفحہ ۱۷ پر ہے:

اسی طرح حضرت مسیح کی ولادت میں کوئی نص صریح قرآن مجید میں موجود نہیں ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے

نمبر ۴: قول مرزا قادیانی: ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹:

سیقولون الذین لا یتدبرون ان عیسی علم للساعة و ان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ... ان المراد من العلم تولده من غیر اب علی طریق المعجزة کما تقدم ذکره فی الصحف السابقة

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان الفرقان جلد ۱ صفحہ ۳۱۵

پس یہ تمام امور اس بات پر دلیل ہیں کہ قرآن کریم حضرت عیسی کی پیدائش بن باپ بیان نہیں کرتا

قول سرسید احمد خان: تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۵ :

قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں بیان ہوا کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے

نمبر ۵۔ قول مرزا قادیانی: مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۸۔

اور انجیل میں مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے بیان کی گئی ہے۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن مولفہ محمد علی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰۸:

اور یہ یوسف نجار وہی ہیں جو بروئے اناجیل و تاریخ حضرت مریم کے شوہر تھے جن کے ساتھ مریم کا تعلق زوجیت یعنی میاں بی بی کا تعلق ہونا خود عیسائیوں کو مسلم ہے۔

قول سرسید احمد خان: تفسیر القرآن سرسید احمد جلد ۲ صفحہ ۲۰:

پس کوئی وجہ اس بات کے خیال کرنے کی نہیں ہے کہ یوسف فی الواقع حضرت مسیح کے باپ نہ تھے؛۔

ہم انہی انجیلوں میں متعدد جگہ پاتے ہیں کہ یوسف کو حضرت مریم کا شوہر اور حضرت مسیح کو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے باپ یوسف کا بیٹا تسلیم کیا ہے۔(ص ۲۲)۔

نمبر ۶۔قول مرزا قادیانی: کتاب تریاق القلوب صفحہ ۴۱:

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد ہی میں باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۳:

حضرت عیسی تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے اس لئے انہوں نے کہا جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں اس کے سوائے من کان فی المهد صبیاً کے کچھ معنی نہیں..یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے نہ پیدائش کے فوراً بعد۔

قول سرسید احمد خان : تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۱:

قرآن مجید سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں واقع ہوا تھا جب حضرت عیسی نبی ہو چکے تھے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ انی عبد الله آتانی الکتاب و جعلنی نبیاً

نمبر ۷۔قول مرزا قادیانی: ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۳:

وہ شخص جس نے کشتی کو توڑا اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ صرف ایک ملہم ہی تھا نبی نہیں تھا۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر القرآن ۔جلد ۲ صفحہ ۱۱۸۵:

پس خضر کے اپنی وحی کو حجت ٹھہرانے سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ رسول اور نبی تھے۔

نمبر ۸۔ قول مرزا قادیانی: نزول المسیح صفحہ ۳۹۔۴۰:

اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں جہاں کہیں یہ مرکب لفظ آیا ہے اس سے مراد کیڑا لیا گیا ہے مثلاً یہ آیت فلما قضینا علیه الموت ما دلهم علی موته الا دابة الارض تاکل منسأته یعنی ہم نے سلیمان پر جب موت کا حکم جاری کیا تو جنات کو کسی نے ان کے مرنے کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے کہ جو سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا۔ (سورة سبا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب دیکھو اس جگہ بھی ایک کیڑے کا نام دابۃ الارض رکھا گیا۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۵۳۶:

اصل بات یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے جلد ہی بعد اس سلطنت کی حالت خراب ہوگئی حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رجعام کے تخت نشین ہونے کے تھوڑی دیر بعد یربعام کی انگیخت پر بنی اسرائیل نے کچھ مطالبات پیش کئے ...پس دابۃ الارض یہی رجعام حضرت سلیمانؑ کا بیٹا تھا جس کی نظر صرف زمین تک محدود تھی اور سلیمانؑ کا عصا کھایا جانا اس کی سلطنت کی بربادی ہے۔

نتیجہ: یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری بجائے مرزا صاحب قادیانی کے سرسید احمد خان کے پیرو ہیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۱ ص ۶۔۷)

قادیان میں جعل سازی

(قابل توجہ مولوی محمد علی لاہور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری اخباروں میں ایک ضروری بلکہ نہایت ضروری مسئلہ زیر بحث آرہا ہے۔ گو وہ سنت انبیاء کرام کے خلاف ہے لیکن دنیاداروں کا طریق عمل بے شک ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی وفات کے بعد حسب دستور دنیادار پیروں کے آپ کی قبر پر ایک کتبہ لکھا گیا تھا جس پر بقول مولوی محمد علی لاہوری، مرزا صاحب کو مجدد لکھا تھا۔ آج کل نیا کتبہ لکھا جانا تجویز ہوا ہے اس کی عبارت یوں ہے:

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سلطان القلم جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی معہود، برہمن اوتار پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء۔ وفات لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کہتے ہیں کہ پہلا کتبہ سب کے اتفاق سے لکھا گیا تھا اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوائے مجدد صدی چہاردہم کے اور زیادہ کچھ نہ تھا۔اب اس کتبہ میں زیادتی کی گئی ہے موصوف نے اس کو جعل سازی قرار دیتے ہیں (پیغام صلح لاہور ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء ص ۳ کالم ۳)

اس امر میں فیصلہ کرنا ان دونوں فریقوں کا جج کا کام ہے اور یہ جعل سازی کوئی اتنی اہم چیز نہیں۔ ہمارے نزدیک جو جعل سازی قادیان میں ہو رہی ہے وہ ایسی ہے کہ اسکو جعل سازی کی بجائے دھوکہ بازی یا بالفاظ دیگر موجودہ پبلک اور آئندہ نسلوں سے فریب کاری کہنا جائز ہے چونکہ اس میں ہمارے مخاطب دونوں فریق ہیں پس وہ دونوں غور سے سنیں

مرزا صاحب قادیانی کا الہامی اعلان ہے کہ میری عمر ۷۵ اور ۸۵ سال کے درمیان ہوگی (جلد پنجم براہین احمدیہ) نیز آپ نے اپنی پیدائش کے متعلق صاف لکھا ہے کہ کہ ۱۸۳۹ء میں ہوئی (کتاب البریہ)۔مرزا صاحب کی زندگی میں حکیم نورالدین نے مہاشہ دھرم پال کے جواب میں ایک رسالہ نورالدین لکھا تھا اس میں مرزا صاحب قادیانی کے اس بیان پر اعتماد کر کے آپ کی ساری عمر سال انتقال (۱۹۰۸ء) میں ۶۹ سال لکھی ہے۔(ملاحظہ ہو رسالہ نورالدین۔ص ۱۷۰)۔

لاہوری اور قادیانی احمدیو! مولوی محمد علی کہتے ہیں کہ کتبہ سابقہ سب کے اتفاق سے لکھا گیا تھا اس کو تبدیل کرنا جعل سازی ہے۔ہم آپ دونوں فریقوں سے پوچھتے ہیں کہ حکیم نورالدین کی کتاب نورالدین مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہو چکی تھی اس میں مرزا صاحب کے بیان کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء لکھ کر ساری عمر ۶۹ سال بتائی گئی اب آپ کے سنہ پیدائش کو بجائے ۱۸۳۹ء کے ۱۸۳۵ء قرار دینا ڈبل جعل سازی نہیں تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے امید ہے کہ قادیانیوں کی اس جعل سازی پر بھی توجہ فرما کر اسے طشت از بام کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ہاں بڑی خرابی یہ لازم آئے گی جس کے خوف سے یہ ساری پیش بندی کی گئی ہے کہ: مرزا صاحب کی پیش گوئی اپنی عمر کی بابت غلط ہو جائے گی کیونکہ اس کے مطابق آپ کی عمر ۷۵، اور ۸۵ سالوں کے درمیان نہیں پہنچتی بلکہ ۶۹ سال تک ہی رہ جاتی ہے۔باوجود اس کوشش کے پھر بھی اصل مطلب میں کامیابی نہیں ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ۱۸۳۵ء میں پیدائش مئی ۱۹۰۸ء میں وفات ہونے سے مرزا غلام احمد کی کل عمر ۷۳ سال ہوتی ہے جو ۷۵ سال کی نسبت دو سال کم ہے۔

قادیانی ممبرو! مسیح موعود خود اور آپکے حواری جو بقول مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام میں شمار ہونے کے لائق تھے ایسے ہی ہوا کرتے تھے جن کا نہ قول صحیح ہو نہ فعل ایسے مسیح موعود کے حق میں تو یہ کہنا بالکل بجا ہے:

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

نوٹ: مضمون ہذا بصورت اشتہار بھی چھپ چکا ہے جو یکم نومبر کو قادیانی یوم تبلیغ کے موقع پر دفتر ہذا سے مفت شائع ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۲ ص ۴۔۵)

مرزا صاحب کا بے وفا مرید کون؟

مولوی محمد علی لاہوری

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسری لکھتے ہیں:

نمبر ۹۔ قول مرزا قادیانی:

یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیش گوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت ﷺ کے پیدا پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا (تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۷

قول محمد علی لاہوری: بیان القرآن جلد سوم میں وآخرین منھم کے متعلق لکھا ہے:

اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنخضرت ﷺ کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا اور نہ ہی حضرت عیسی آسکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر۱۰۔قول مرزا قادیانی:

اب بجز نبوت محمدی کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی (تجلیات الہیہ۔ص ۲۵)

قول محمد علی لاہوری: کتاب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱۵ پر ہے:

نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا...جو شخص اس امت میں سے دعوی نبوت کرے وہ کذاب ہے۔سوئم نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں۔

نمبر ۱۱: قول مرزا قادیانی :

اللہ جل شانہ آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئی اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپکی توجہ روحانی نبی تراشتی ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی (حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۵۱۵۔۱۵۱۷ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

خاتم النبیین اور خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی (ل) اور آپ کو خاتم النبیین کہا اس لئے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا..پس نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں... اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں.... اور وہ احادیث جن میں آپ کے آخری نبی ہونے کا ذکر ہے اور وہ بھی درحقیقت خاتم النبیین کی تفسیر ہی ہیں، بہت سی ہیں...آپ خاتم النبیین بھی ہیں یعنی آخری نبی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

نمبر ۱۲۔قول مرزا قادیانی:

میرا دعوی صرف یہ ہے کہ موجودہ مفاسد کے باعث خدا نے مجھے بھیجا ہے اور میں اس امر کا اخفا نہیں کرسکتا کہ مجھے مکالمہ مخاطبہ کا شرف دیا گیا ہے اور خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا اور کثرت سے ہوتا ہے اس کا نام نبوت ہے مگر حقیقی نبوت نہیں۔نبأ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں خبر کے۔اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص کوئی خبر خدا سے پا کر خلق پر ظاہر کرے گا اس کو عربی میں نبی کہیں گے میں آنحضرت ﷺ سے الگ ہو کر کوئی دعویٰ نہیں کرتا۔ یہ تو نزاع لفظی ہے۔ کثرت مکالمہ مخاطبہ کو دوسرے الفاظ میں نبوت کہا جاتا ہے دیکھو حضرت عائشہ کا یہ قول قولوا انہ خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ ،اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے (الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۱۲ کالم ۲)

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد صفحہ ۱۵۱۶ پر ہے:

اور ایک قول حضرت عائشہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور اسکا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی کچھ اور تھے۔ کاش وہ معنی بھی کہیں مذکور ہوتے۔ حضرت عائشہ کے اپنے قول میں ہوتے کسی صحابی کے قول میں ہوتے یا نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے... یہ غرض پرستی ہے خدا پرستی نہیں رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے ردّ کی جاتی ہے۔

نتیجہ: یہ ہے کہ مولوی محمد علی اپنی تحقیقات کو مرزا صاحب کی تعلیم سے بالاتر جانتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۲ ص ۵۔۶)

آخری فیصلہ کا صدق

(کوہ کندن وکاہ برآوردن)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک فارسی مثل اس موقع کے لئے ہے جہاں انتظام تو بڑا ہو مگر اس کا نتیجہ بالکل معمولی برآمد ہو۔ یہی حال ہمارے معاصرین حواریان مسیح قادیانی کا ہے۔ قادیانی مسیح نے آخری فیصلہ کا اعلان کیا جس کی وجہ بتائی۔ نتیجہ بتایا، نتیجہ کا سبب بتایا۔ وجہ یہ بتائی کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے۔ نتیجہ اس کا فریقین میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کاذب کی موت بتایا۔ اس موت کا سبب ہیضہ اور طاعون وغیرہ مقرر کیا۔ خدا کا شکر ہے کہ جو کچھ انہوں نے کہا پورا ہو گیا۔ مگر آخر ان کی جماعت میں لاہوری محققین کی پارٹی جب اپنے مجدد اور مسیح موعود کی طرح ہماری گرفت سے تنگ آ گئی تو اس نے پہاڑ کھود کر ایک تنکہ نکال لیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

اخبار تنظیم میں میرے برخلاف ایک مضمون نکلا ہے جس میں میری نسبت بہت ناشائستہ الفاظ لکھ کر چند الزامات لگائے ہیں (جب انکے جوابات دیئے جائیں گے تو پیغامی بھی اور ناظرین بھی حقیقت حال سے واقف ہو جائیں گے) ان ناشائستہ الفاظ اور الزامات کو پڑھ کر لاہوری پارٹی کا پیغام صلح اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا، چنانچہ لکھتا ہے:

ان صاف الفاظ پر نظر رکھتے ہوئے کیا کوئی شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے جو فیصلہ قرآنی اپنے عقاید کے مطابق تجویز کیا تھا وہ مولوی مذکور کی ذات پر پورا صادق نہیں آیا اور وہ آخری فیصلہ یہ ہے کہ خدا تعالی جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو بھی لمبی عمر دیا کرتا ہے تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں (پیغام صلح ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء ص ۵)

بہت خوب! اب سنیئے ہم ایک آسان اور صاف بات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم دونوں (مرزا و ثناء اللہ) نے فیصلے کی الگ الگ بات کہی۔ مرزا نے جھوٹے کی موت کا فیصلہ کن ہونا کہا۔ ۲۔ میں نے (بقول تمہارے) جھوٹے کے لئے لمبی عمر بتائی تا کہ برے کام کر لے۔ نتیجہ کیا ہوا، مرزا صاحب اپنے اعلان کے مطابق مر گئے اور میں نے بقول تمہارے لمبی عمر پائی تا کہ برے کام کروں۔ اب انصاف تمہیں کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب کو تو قطعی جھوٹا کہو کیونکہ وہ بقول خود مر گئے اور مجھے جھوٹا کہنے کے لئے میرے جواب کا انتظار کرو کیونکہ محض کسی کا کسی کے حق میں الزام لگانا یا دشنام طرازی کرنا موجب برائی نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ وہ الزام صحیح نہ ہوں نہ محض کسی پر الزام سن کر اس کو سچا مان لینا شرعاً اور قانوناً جائز ہے۔ مخالف (اپنا ہو یا غیر) کوئی فرشتہ نہیں ہوتا کہ جو کچھ کہے سچ ہی کہے۔ کیا آپ اس وقت لاہور میں تھے جس وقت ایک مشہور تاریخی انسان کا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال ہوا تھا۔ اس وقت مسلم پبلک نے کیا کچھ کہا تھا۔ اگر بھول گئے ہو تو اس وقت کی تقریروں اور تحریروں کا ایک ہی مصرعہ سن رکھو: مرا د جال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ شعبان ۱۳۵۵ھ جلد ۳۴ نمبر ۲ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تحریف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن شریف میں تحریف کا وعید بڑا سخت آیا ہے مگر تحریف اس کو کہتے ہیں جو قرآن کے معنی ایسے کئے جائیں جن کو قواعد زبان متحمل نہ ہوں۔ شیر کے معنی بہادر لینا تحریف نہیں، صحیح تفسیر اور جائز ہے۔لیکن شیر سے گیدڑ،اور گیدڑ کے معنی اونٹ لے لینا صریح تحریف ہے۔اس قسم کی تحریف پر وعید آیا ہے

من فسر القرآن برأیه فلیبوأ مقعده من النار

سرسید احمد خان مرحوم سے بھی ایسی تحریفات ہونے پر ان کے مخلص دوست نواب محسن الملک مرحوم نے ایک خط میں لکھا تھا آپ کو قرآن کے معنی وہ سوجھتے ہیں جو خدا کے علم میں بھی نہیں ہوتے۔......

(مرزا غلام احمد قادیانی کے سالے ڈاکٹر اسماعیل نے اپنے ایک مضمون میں مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں تحریف کر کے عجیب مطلب نکالے ہیں۔مثال کے طور پر ڈپٹی آتھم عیسائی پادری والی پیش گوئی ہے جس کی طرف مضمون مذکورہ میں ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے اشارہ کیا) ہم پہلے مرزا صاحب کے الفاظ اس کے متعلق نقل کرتے ہیں اس کے بعد ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی سٹوری (حکایت) سنائیں گے۔

مرزا صاحب قادیانی نے مباحثہ آتھم کے آخری دن یہ کہا تھا:

> آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔(جنگ مقدس۔ص ۱۸۸)

اس میں صاف مذکور ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم ۱۵ مہینوں میں مر کر جہنم میں داخل کیا جائیگا کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے ایک انسان کو خدا بنا رکھا ہے یہی اس کا جرم ہے یہی اس کی سزا ہے مگر وہ ۱۵ مہینے گذار کر تقریباً دو سال مزید زندہ رہا۔اس کے متعلق ڈاکٹر اسماعیل لکھتے ہیں ؛

مثلاً حضور (مرزا) کے مقابل پر آتھم عیسائیت کا نمائندہ بن کر آیا۔اسے بھی حضور نے فرمایا کہ میرا خدا اسلام کو زندہ کرے گا اور دجالیت کو مار دے گا۔اس نے کہا یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ عیسا ئیت فتح پائے گی اور اسلام برباد ہو جائے گا۔ بلکہ میرے ساتھ تمام نصرانی ممالک یہی کہتے ہیں اور نظر بھی یہی آتا ہے۔اس پر حضور (مرزا) نے فرمایا کہ تم ۱۵ ماہ کے اندر مردہ ہو جاؤ گے اور اسلام اس طرح ایک زندہ مذہب ثابت ہوگا۔ چنانچہ وہ مبہوت ہو کر مردہ ہو گیا۔اور ایسا مبہوت ہوا کہ کہیں نیزے والوں،اور کہیں سانپوں سے ڈرتا رہا اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں دیوانہ وار بھا گتا پھرا اور مردہ اس طرح کہ اس کی زبان اور تمام زندگی جو اسلام کے مقابلہ میں صرف ہوا کرتی تھی وہ جاتی رہی۔مگر پھر بھی لوگوں نے نہ مانا۔تو پھر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ بتا تو مبہوت ہو گیا تھا یا نہیں۔ وہ اس پر بھی اپنی غیرت دینی یا زندگی کا کوئی نشان نہ دکھا سکا۔مگر ان لوگوں کے کہنے کہانے سے کچھ ہاں ہوں کی۔اس پر دوبارہ حضور (مرزا) نے اسے کہا کہ لے اب تو بالکل ہی مردہ ہو جائے گا۔ایسا کہ کسی اندھے کو بھی دھوکا نہ رہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تمام مخالفین اس پیش گوئی کو اس طرح پورا ہوتے دیکھ کر مبہوت رہ گئے مگر ظالموں نے پھر بھی نہ مانا۔ (الفضل قادیان ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء ص ۵)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ناظرین مرزا کے الفاظ دیکھیں اور ڈاکٹر صاحب کی تحریر دیکھیں تو آپ کو قادیانی تحریف کی واضح مثال ملے گی۔کہاں سزائے موت کی پیش گوئی اور موت کے بعد جہنم میں داخلہ اور کہاں سانپوں کا دیکھنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا جو دراصل زندگی کا ثبوت ہے۔اور حقیقت میں یہ ڈاکٹر صاحب کی ہی تحریف نہیں بلکہ مرزا ہی کی ایجاد کی ہوئی اور ڈاکٹر اسماعیل تو مقولہ:

ما مریداں روبسوئے کعبہ چون آریم چوں۔روبسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

کے مصداق ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ دسمبر ۱۹۳۶ء جلد ۴۳ نمبر ۵ ص ۳ تا ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۷ء سے

مرزا قادیانی منصب نبوت سے معزول کیے گئے

(ایک مرید مرزا کا بیان)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کو جانتے ہیں آپ مرزا صاحب قادیانی کے پرانے فیض یاب ہونے کے علاوہ مدعی الہامات ہیں گاہے ماہے آپ کے الہامات اہل حدیث میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے اپنے الہامات کا جو نیا ٹریکٹ مطبوعہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۷ء بھیجا ہے اس میں ایک اعلان حسب ذیل بھی ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے دعوی نبوت سے معزولی کا اعلان بحکم نبی کریم

مورخہ ۶ مارچ ۱۹۳۷ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے بحکم نبی کریم خاکسار کے پاس آ کر اپنا یہ بیان لکھوایا:

۱۔ اب میں سیدھا سادھا مسلمان ہوں

۲۔ یہ ہمارے استاذ ہیں میں ان کا شاگرد ہوں

میں حلفاً باللہ کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا تینوں فقرے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ہیں

قادیانی دوستو! اب بتاؤ کس کو نبی کہو گے اور کس کی مسند خلافت پر بیٹھو گے

اے لاہوری ساکنان احمدیہ بلڈنگز دوستو! اب تم بولو کس کو مجدد اور مسیح موعود مانو گے۔ تم ہر دو فریقوں کا یہ حال نہ دیکھا نہ بھالا قربان گئی خالہ۔ (ٹریکٹ خادم المسلمین نمبر ۴ ص ۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ مرزا صاحب قادیانی سے معزولی کا اعلان کرائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورمرزا صاحب اعلان کریں اور مرزا صاحب کے خاص مرید، صاحبِ الہام مولوی فضل خان اس اعلان کی تبلیغ کریں ،ہم کون ہیں جو اس اعلان میں دخل دیں ۔حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بس کی بات بھی نہیں۔ہاں افسوس ضرور ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک ہی نبی ہوا تھا سو وہ بھی معزو ل کیا گیا۔ہمارے قادیانی دوستوں کو اس سے ملول خاطر نہ ہونا چاہیے کیونکہ مرزا صاحب کے فیض سے آج بھی قادیان میں ایک نبی موجود ہے جس کا نام ہے، احمد نور رسول اللہ۔جس کی وجہ سے قادیان میں نور نبوت چمکارے مارتا رہے گا:

بعد مجنون داغ سے آباد ہے دشت جنون

اس خرابہ کے لئے بے خانماں ہو کوئی ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۱صفر ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۲۴ ص ۶)

قادیانی اور لاہوری سلسلہ تباہ کیا جائے گا

(ایک الہامی احمدی کا اعلان)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مولوی فضل خان صاحب (جن کا تذکرہ مندرجہ بالا سطور میں ہوا) اپنے مجموعہ الہامات شائع شدہ ۱۷۔اپریل ۱۹۳۷ء میں ذیل کے دو الہامات لکھے ہیں بقول مولوی صاحب خدا ان کو اطلاع دیتا ہے:

۱۔ہم قادیانی اور لاہوری سلسلہ احمدیہ کا پہلا نظام توڑ دیں گے: قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنائے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے

۲۔غلام احمد قادیانی سے بڑی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں ان کی اصلاح کی جائے گی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: مقابلہ تو بڑا ز بردست ہے کیا قصر خلافت قادیان کی ڈیوڑی کا...اس پر کچھ بولے گا ۔ دیدہ باید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۱صفر ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۲۴ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا خیر کرے

(اہل دہلی خبردار)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قصبہ قادیان ضلع گورداسپور سے ایک آواز اٹھی تھی کہ مجھے کشف ہوتا ہے اپنے کشف کا نمونہ اس مدعی نے یہ بتایا تھا کہ میں نے اپنے بھائی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو اسکی تلاوت میں قادیان کا نام بھی سننے میں آیا میں نے اس کشفی حالت میں قرآن پر نظر ڈالی تو قادیان کا نام لکھا ہوا پایا (ازالہ اوہام)

آج کل دہلی سے بھی اسی قسم کے ایک کشف کی آواز شائع ہوئی ہے اس کشف کو دیکھنے والے مشہور اہل تصوف خواجہ حسن نظامی ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

مجھے خدا نے مکاشفہ کی نعمت دی ہے اور میں بعض اوقات لوگوں کے دلوں اور گھروں کی خفیہ حالتوں کو اپنے خداداد کشف کے ذریعہ معلوم کر لیتا ہوں اور جب مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرد اپنی عورتوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کی خدمات کی قدر نہیں کرتے اور غیر عورتوں پر بری نگاہیں ڈالتے ہے تو مجھے بہت صدمہ ہوتا ہے۔اور جو عورتیں اپنے شوہروں کی پردہ داری نہیں کرتیں اور گھر کے کام سے غافل رہتی ہیں اور اپنے شوہر کو اپنا حاکم نہیں مانتیں تو اس کا صدمہ بھی بہت ہوتا ہے مگر میں اپنے کشف کو ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا اظہار گناہ اور طریقت میں ناجائز ہے۔اس لئے میں نے خوش حال برادری کے ذریعہ ایسے اصول تجویز کئے ہیں کہ ہر گھر میں میاں بیوی کے تعلقات خوش گوار ہو جائیں اور مجھے اپنے آئینہ قلب میں کسی مرید کی مکروہ صورت نظر نہ آئے جس سے مجھے اذیت ہوتی ہے۔ (منادی، دہلی۔۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء ص ۷)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ تو ہوئی ابتدا، اس کی انتہاء کہاں پہنچے گی۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی خط کے ساتھ ساتھ متوازی چلانے کی تمہید رکھی گئی ہے اسی لئے ہم نے عنوان میں تنبیہ کی ہے کہ: اہل دہلی خبردار۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۲۴ ص ۷)

قادیانی مقدمے کا فیصلہ پریوی کونسل میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

(اخبار زمین دار کے اڈیٹر نے قادیانی نمبر کیلئے مضمون طلب کیا تھا جو وہاں بھیجا گیا اس کی نقل ناظرین کے لئے درج ذیل ہے۔ ثناء اللہ)

ہر نزاع اور جھگڑے کے فیصلے کے لئے ایک منتہی ہوتا ہے جہاں کا حکم سارے نزاعات کے لئے فیصلہ کن سمجھا جاتا ہے۔ شرع اسلام اور قانون وقت دونوں اس کی نسبت متفق ہیں کہ آخری فیصلہ سے پہلے کے تمام فیصل جات کالعدم ٹھہرتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ سب جج کے فیصلہ کی اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ہوسکتی ہے ممکن ہے کہ منظور بھی ہو جائے۔ ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کی اپیل ہائی کورٹ میں ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ہائی کورٹ کے فیصلہ کی اپیل پریوی کونسل میں۔ مگر پریوی کونسل کو منتہی سمجھا گیا ہے اسی طرح شرعی اصطلاح میں خدائی فیصلے کو منتہی قرار دے کر فرمایا ہے ا فغير الله أبتغي حكماً الانعام:۱۱۴ (کیا میں خدا کے سوا کسی اور سے فیصلہ کراؤں)

قادیانی نزاع کی بہت سی شاخیں ہیں جو در اصل تطویل کلام کی غرض سے محض بیکار بڑھائی گئی ہیں۔ کہیں مسئلہ حیات مسیح پر بحث ہے، کہیں آسمانی نکاح پر گفتگو ہو رہی ہے۔ کہیں ڈپٹی آتھم والی پیش گوئی پر مباحثہ ہو رہا ہے۔ کہیں، مصلح موعود، کا مصداق زیر بحث ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو یہ سب مباحث قادیانی دعوی کی تحقیق میں بالکل ایسے ہی ہیں جیسے سب ججوں کے فیصلے پریوی کونسل کے فیصلہ کے مقابلے میں جو بجوئے نارزد (کوڑی کے دام کے نہیں) اصل فیصلہ پریوی کونسل کا ہے جو مرزا صاحب کے خلاف ہوا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مرزا صاحب قادیانی نے ہمارے مواخذات سے تنگ آکر ایک اعلان کیا تھا جس پر تاریخ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء مرقوم ہے، جس کی سرخی یہ تھی: مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔

مرزا صاحب قادیانی نے اس آخری فیصلہ میں جو لکھا تھا اس کا خلاصہ ہم دو جملوں میں پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں ۔ ان میں ایک جملہ خبریہ ہے اور دوسرا انشائیہ۔

جملہ خبریہ یہ ہے: اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔

واقعہ یہ ہے کہ جب اس اعلان پر تیرہ مہینے گذر گئے تو مرزا صاحب (میری زندگی میں) انتقال کر گئے ۔قابل غور بات یہ ہے کہ اگر یہ جملہ خبریہ اپنے معنی میں صادق ہے تو مرزا صاحب اپنی موت کی وجہ سے کاذب اور مفتری ثابت ہوئے ۔اور اگر یہ جملہ کاذب ہے تو مرزا صاحب اس قول کے قائل ہونے کی وجہ سے کاذب ٹھہرے۔ کیونکہ کلام کا کاذب کا متکلم کاذب ہوتا ہے۔

دوسرا جملہ انشائیہ جو اس اعلان میں درج ہے، یہ ہے:

اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیری نگاہ میں کذاب ہے اس وصادق کی زندگی میں اٹھا لے .

یہ جملہ دعائیہ ہے۔ جس کی قبولیت کی اطلاع مرزا صاحب کو بقول ان کے ان لفظوں میں دی گئی۔ اجیب دعوۃ الداع ۔جس کو مرزا صاحب نے اپنے مذکورہ اعلان کے متعلق خود چسپاں کیا تھا۔ملاحظہ ہو اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔

پس ثابت ہوا کہ یہ جملہ انشائیہ (دعائیہ) بھی فیصلہ کن ہے۔ جو خدائی قبولیت کی وجہ سے گویا پریوی کونسل کا فیصلہ ہے۔

ناظرین کرام! کیا اس خدائی فیصلے کے بعد کسی اور فیصلے کی بھی ضرورت ہے؟ و من احسن من اللہ حکماً لقو م یوقنو ن (المائدۃ : ۵۰) ۔

نتیجہ صحیحہ۔مرزا صاحب قادیانی اس اعلان کے مطابق اپنے دعوی میں غیر صادق ثابت ہوتے ہیں ۔نہ ان کا دعوی الہام صحیح نہ مسیحیت ومجددیت کا ادعاء صحیح بلکہ بقول خود پکے کاذب اور مفتری ٹھہرے۔

اس مضمون پر جماعت احمدیہ کے ساتھ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لودھیانہ ہمارا مباحثہ بھی ہوا تھا جس میں مبلغ تین سو روپیہ ان کی طرف سے انعام مقرر تھا جو حسب فیصلہ سرپنچ ہم نے وصول کر لیا۔الحمدللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان فیصلہ جات سماوی اور ارضی کے بعد جماعت ہائے محمدیہ اور احمدیہ میں کسی قسم کی نزاع باقی نہ رہنی چاہیے تھی بلکہ ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ بہر دو صنف راست بازی سے اس آسمانی اور زمینی فیصلے کو سامنے رکھ کر اپنے خاص مشن کو بند کر دیتی لیکن ان دونوں پارٹیوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے بار ہا ان کو از سر نو چیلنج پر چیلنج دیئے کہ اگر مباحثہ لدھیانہ آپ کے نزدیک ناکافی ہے تو اس مبحث پر گفتگو کر کے مسلمان ملک کو آئے دن کی نزاعات سے نجات دلائیں مگر ان کو انہی نزاعات میں لذت آتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

قابل توجہ بابو عمر الدین جالندھری

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب من! آپ نے پیغام صلح لاہور ۲۶ جون ۱۹۳۷ء میں لکھا ہے کہ امرتسری مباحثات کے متعلق:

۱۔ معمار صاحب نے اب تک ہمارا چیلنج قبول نہیں کیا۔

جواباً معروض ہے کہ اہل حدیث ۱۱ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۶۔۷ کو ملاحظہ کر کے اپنی جہالت کو دور کریں اور اگر آپ ایمان و دیانت کا شائبہ بھی رکھتے ہیں تو ضرور میدان میں نکلیں گے۔

ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوی کیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

۲۔ میں نے اہل حدیث ۴ جون ۱۹۳۷ء میں بابو عمر دین موصوف سے پوچھا تھا کہ آپ نے جو لکھا ہے کہ میں نے ثنائی مباحثہ، آخری فیصلہ، اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

آپ کے امیر نے اس دعوت مباحثہ کا کیا جواب دیا۔ آج تک بابو صاحب نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا، میں مکرر یاد دلاتا ہوں (معمار)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں) بابو عمر دین ایک روز دفتر اہل حدیث میں آئے تو ہم نے ازراہ مروت منشی محمد عبداللہ صاحب کا نوٹ نمبر ایک دکھا کر کہا کہ اس کا جواب لکھ دیجئے ساتھ ہی شائع ہو جائے گا۔ انہوں نے لکھا تو ایسا لکھا کہ نبوت مرزا کی بحث چھیڑ دی ۔ ہماری یہ غرض نہ تھی بلکہ معماری رقعہ نمبر اول کا جواب مطلوب تھا۔ لہذا اس جواب کو بے تعلق جان کر درج نہیں کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۸ ص ۶)

بیٹا باپ کے روپ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عربی مقولہ الولد سرّ لابیہ مشہور ہے بیٹا باپ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت کو ایسے طریق سے بیان کیا تھا جس سے بخیال ان کے خاتم النبیین کا عقیدہ بھی غلط نہ ہو، نبوت مرزا بھی ثابت ہو جائے۔ یعنی یہ کہا تھا کہ میں بروز محمد ﷺ ہوں۔ بروز کا معنی تصویر ہے۔ مراد یہ تھی کہ میری نبوت مستقلہ نہیں بلکہ مثل تصویر محمد (ﷺ) ہے اس کے متعلق تفصیل دیکھنی ہو تو ہمارا رسالہ محمد قادیانی دیکھیں

آج ہم اس نوٹ میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانی اعیان نے میاں محمود کو خلیفہ قادیان بنایا، امیر المومنین بنایا، حضرت اقدس بنایا، حضور معلی بنایا، ہز ہولی نیس بنایا، یہاں تک کہ فاتح انگلستان بنایا، اس پر بھی ان کو صبر نہ آیا اس لئے اس کی تمہید رکھی گئی میاں محمود احمد، مرزا غلام احمد کی طرح بروزی نبوت پر فائز ہیں چنانچہ ایک خواب الفضل میں درج ہوا ہے۔ خواب بین لکھتا ہے :

> سیدنا (خلیفہ قادیان) سب سے پہلے میں اس خدائے ذوالجلال کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم انسان کو اسفل السافلین تک پہنچا دیتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جھوٹی قسم کھانے والا خدائے قہار کی لعنت سے نہیں بچ سکتا۔ میں منکران خلافت یا کسی اور کے ڈر سے نہیں بلکہ اس لئے قسم کھاتا ہوں تا یقین کرنے والوں کو یقین ہو اور شائد سعید روحوں کو میری اس قسم سے ہدایت نصیب ہو۔
>
> میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے لئے جا رہا ہوں۔ مجھے کسی نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو محسوس کیا کہ ۹ یا ساڑھے نو بجے صبح کا وقت ہے۔ میرے مسجد میں پہنچنے سے صرف چند منٹ ہی پہلے حضرت نبی کریم ﷺ مسجد سے حجرہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ مسجد میں آنحضرت ﷺ کے چند اصحاب بیٹھے اور اکثر جا چکے تھے۔ اور باقی اصحاب بھی گھر جانے کو تیار تھے۔ میں جب مسجد میں داخل ہوا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا تو انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہا مگر اس انداز سے جیسے کسی دیرینہ واقف کار اور ہمیشہ ساتھ رہنے والے کو کہا جاتا ہے۔ معمولی مزاج پرسی کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کس طرح آنا ہوا، اور ساتھ ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ پوچھنے والے حضرت عمرؓ ہیں۔

میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ حضور ﷺ کی خدمت ہی عرض کرونگا آپ سے بیان نہیں کرتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایسی کیا بات ہے جو ہم کو نہیں بتاتے۔ تم جو کچھ آنحضرت ﷺ سے دریافت کرنا چاہتے ہو ہم سے دریافت کرلو۔

میں نے پھر کہا میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ہی اپنے مطلب کا اظہار کرونگا۔

اس پر حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ رسول کریم ﷺ آج رات بہت سویرے بیدار ہوئے تھے اور صبح کی نماز کے بعد بھی ہمیں پند ونصائح فرماتے رہے ہیں۔ اب شائد آرام فرما رہے ہوں گے اس لئے ان کو تکلیف دینا مناسب نہیں۔ آپ اپنا مطلب ہم سے ہی بیان فرما دیں۔

میں نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ میں تو آنحضرت ﷺ کے بغیر کسی سے بیان نہیں کرونگا۔

ناگاہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ نے اپنے گریبان کے اندر سے حضور کی تصویر نکالی جو چوکھٹے میں جڑی ہوئی تھی اور مجھے کہا کہ یہ لے لو۔

میں نے تصویر کو دیکھا تو بے ساختہ کہا کہ یہ تصویر تو ہمارے حضرت صاحب کی ہے۔

میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ حضرت عمرؓ نے بڑے جوش کے ساتھ تصویر کی طرف اشارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ (حضور) تم کو کچھ اور بتائیں گے اور نبی کریم ﷺ کچھ اور بتائیں گے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ نبی ﷺ اور یہ (حضور کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) دو جدا ہستیاں ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ جاؤ اور جو کچھ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنا چاہتے ہو انہی سے دریافت کرو۔ وہ ابھی تک آپ میں زندہ موجود ہیں۔ آپ بڑے خوش قسمت ہیں جن کو ان کا عہد نصیب ہوا ہے۔

پھر دوبارہ فرمایا کہ جو نبی کریم ﷺ کو ملنا چاہتا ہے ان کو ملے کیونکہ نبی اور یہ دو جدا جدا ہستیاں نہیں بلکہ یک جان دو قالب کے مصداق ہیں۔

جب آنکھ کھلی تو صبح کا وقت تھا اور میں نے اٹھ کر صبح کی نماز ادا کی۔

طالب دعا۔ محمد یسین احمدی گجراتی حال ہیڈ ماسٹر چک نمبر ۱۶۵ ضلع جھنگ

(الفضل قادیان ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء ص ۵)۔

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: ہم چھوٹے میاں کے متعلق کسی الہام یا خواب کو بڑے میاں کے خوابوں سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے۔ حیرانی یہ ہے کہ لاہوری جماعت احمدیہ خلیفہ (مرزا محمود) کے حق میں ان خوابوں کو وقعت نہیں دیتی بلکہ ایسے بے ڈھب بولتے ہیں چنانچہ لاہوری آرگن پیغام صلح کی رائے خلیفہ قادیان کے حق میں یہ ہے:

آئمہ تلبیس

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآن را

مسلمان قوم کی تباہی و بربادی کا باعث ہمیشہ وہ گروہ رہا ہے جس نے اپنی ہوس رانیوں خواہشات نفسانی حرص و آزاد نفس پرستی کی خاطر قرآن وسنت کے نام پر دنیا کو دھوکہ دیا۔ تقدس کی آڑ میں لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالے۔ ان کے خون پسینہ ایک کرکے پیدا کردہ روزی کو دونوں ہاتھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوٹ کر عالی شان محلات تعمیر کئے جائدادیں پیدا کیں۔عیش وعشرت میں بسر اوقات کی اور ہمیشہ مکر وحیل سے غرباء کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے رہے۔سچ فرمایا مخبر صادق ﷺ نے کہ ایک وقت میری امت پر آئے گا جب کہ آئمہ دین کی کثرت آئمہ تلبیس کا جامہ پہن لے گی۔ان کے وجود فتنہ و فساد کا موجب ہوں گے وہ اپنے ناسزا اعمال کی رو سے دنیا کی بدترین مخلوق ہوں گے ان کا وجود نسل انسانی میں سوروں اور بندروں کا حکم رکھے گا ان کی زبانوں پر قرآن ہوگا مگر ان کے قلوب شیطنت کا گہوارہ ہوں گے۔ وہ یہود کے نقش قدم پر چلیں گے احکام الٰہی کی تفاسیر اپنی ذاتی اغراض کے حصول کے مطابق کریں گےاور معبودان باطل کی جگہ لیں گے

گزشتہ واقعات سے قطع نظر زمانہ حاضرہ کے رہنمایان مذہب کی اکثریت ان تمام رذائل کا مجسمہ ہے جس کی خبر دی گئی تھی مذہب کا نام انکے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ ہے جس کے ذریعہ یہ بھولے بھالے عوام کو دھوکے میں ڈالے رکھتے ہیں اور اپنی مطلب براری کے لئے قرآن کریم کی تحریف میں یہودیوں کے کان کتر جاتے ہیں۔

اشاعت امروزہ میں دیگر مولویوں سے قطع نظر اس شخص کی اسلام دشمنی پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں جو نہ صرف اس شخص کا فرزند بلکہ جانشین ہونے کا مدعی ہے جو اس زمانہ میں ان برائیوں کو دور کرنے آیا تھا اور جو اپنی تحریروں اور تقریروں سے ان بد باطن لوگوں کی تائید کر رہا کیونکہ اگر یہودیت سے مشابہت رکھنے والوں کی اصلاح کے لئے جو مغضوب علیھم کے مصداق ہیں مسیح کا آنا ضروری تھا تو اس مسیح کے بعد مماثلت بتاتی تھی کہ نصاری کی طرح ضالین بھی ہوں جن کی حرکات تکاد السماوات ان یتفطرن کا نقشہ دکھائیں اور یہ ہستی موجودہ خلیفہ قادیان کی ہے خلیفہ صاحب نے جس قدر مسئلہ ختم نبوت کفر واسلام وغیرھم میں قرآن وحدیث کو روندا ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔مگر حال ہی میں ۲۶ جون کی ایک تقریر میں جس قدر قرآن کی تعلیم کو مجروح کیا ہے وہ ہر محبّ اسلام کو خون کے آنسو رلانے کے لئے کافی ہے۔

قرآن حکیم میں آتا ہے کہ اللہ اور رسول اور حاکم وقت کی اطاعت کرو۔اور اگر حاکم وقت کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی قسم کا تنازع ہو جائے تو اس کے تصفیہ کے لئے قرآن وسنت کی طرف رجوع کرو اور اس کی روشنی میں فیصلہ کرو اور مجرم خواہ حاکم وقت ہو اس کو سزا دی جائے چونکہ یہ آیت خلیفہ قادیان کی من مانی کاروائیوں کے راستہ میں زبردست پتھر ہے اسلئے اسکی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے حسن بن صباح اور علامہ مشرقی کو بھی پیچھے پھینک دیا ہے۔ اللہ، رسول ﷺ اور حاکم وقت کی اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فا ن تنا زعتم فی شئی فردوده الی الله و الرسو ل ان کنتم تؤمنو ن با لله و الیو م ا لآ خر ذلك خیر و ا حسن تا ویلا .

اگر تمہیں کسی ایسے حاکم سے شکوہ پیدا ہو جائے تو اسے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے سپرد کر دو جنہوں نے اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے ۔ تمہارا یہ کام نہیں کہ جھگڑے کا تصفیہ کرو کیونکہ اس صورت میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ امیر کی مخالفت یا اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی بجائے معاملہ خدا اور اس کے رسول کے سپرد کر دو۔ پس اللہ تعالی کی طرف سے قانون یہی ہے کہ جو امیر ہو خواہ جھوٹا ہو خواہ بڑا یا خلیفہ ہو تمہیں اس کی فرمان برداری کرنی چاہیے۔ اگر اس فیصلہ پر تمہیں اعتراض ہو اور تم سمجھتے ہو کہ تم مظلوم ہو اور بددیانتی سے تمہارے امیر نے ظلم نہیں کیا تو اللہ تعالی تمہاری مدد کرے گا اور وہ بھی معذور سمجھا جائے گا۔ اور اگر امیر نے تم پر ظلم کیا ہے تو بھی معاملہ خدا اور اس کے رسول کے سپرد کر دو۔ اور اطمینان رکھو کہ اگر قیامت کا کوئی دن ہے تو اس ظلم کا خود خدا بدلہ لیگا۔ (اخبار الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء ص ۴)۔

میاں صاحب کا یہ خطبہ سراسر القائے شیطانی ہے جس کا منشاء یہ ہے کہ دنیا میں بدمعاشی بے حیائی جور وستم، لوٹ گھسوٹ اور دیگر فواحش میں سرگرم رہے (کوئی اسے نہ روکے؟) یہ بات قرآن کریم کی روح کے صریح منافی، خلفائے راشدہ، اسلام نواز شاہان اسلام اور خود مسیح موعود کا عمل اس کی تردید کرتا ہے۔ مگر جناب خلافت مآب کی تفسیر کو درست مانا جائے تو صاف بات ہے کہ خلیفہ یا حاکم وقت شراب پیئے، شرفاء کی لڑکیوں کی عصمت دری کرے، غرباء کا مال غصب کر کے ذاتی وجاہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا کرے، لوگوں کو قتل کرائے، بدمعاشوں کے ہاتھوں چوریاں کرائے، ننگی عورتوں کے ناچ دیکھے۔تمام قسم کی بے حیائیوں کا مرتکب بھی ہو تو بھی آنکھیں بند کر کے محکوم دیوثی سے کام لے، بے غیرتی دکھائے اور اول تو حسن ظنی سے کام لے ورنہ خدا کے سپرد کر دے اور دنیا میں اپنی عصمت، خاندان کی آبرو، مال و دولت اور ایمان سے ہاتھ دھو ڈالے ۔قیامت کو خدا خود پوچھے گا۔گویا کہ خلیفہ شریعت کی قیود سے بالاتر ہے ۔عام انسان زنا کرے تو اسے درے۔اور خلیفہ سرکاری سانڈ کی طرح آزاد پھرے۔اگر عام انسان شراب پیئے تو اسے سزا، اور خلیفہ کے منہ لگتے ہی وہ دودھ بن جائے۔یہ ہے وہ اسلام جسے میاں صاحب پھیلا رہے ہیں۔اور یہ ہے وہ تعلیم جس کی تعریف کرتے قادیانی پھولے نہیں سماتے۔حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کا حسن و قبح انسان اس وقت دیکھتا ہے جب اسے اپنی ذات پر بھی وارد کرے۔پس اس عقیدہ کے موجد اور مؤید دونوں سے ایک سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور شخص خلیفہ یا حاکم وقت ہو اور اس کی کسی ایسی حرکت کا نتیجہ ان کی اپنی آبروریزی ہو تو، اس صورت میں بھی ان کا یہی فتوی ہوگا کہ جناب نے جو کچھ کیا بالکل بجا ہے آپ ایسے کام بار بار کریں ہم حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے اطاعت کرتے رہیں گے کیونکہ اس کے بغیر نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ہاں آپ نے یہ فعل نیک نیتی سے نہیں کیا تو قیامت کے روز اللہ تعالی آپ سے باز پرس کرے گا۔

افسوس کہ اندھی تقلید اور پیر پرستی...ایمان و عقل سے محروم کر دیتی ہے۔قادیانیوں کے سامنے قرآن و سنت سے استہزا کیا جا رہا اور ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی صحبت میں رہنے کے مدعی ہیں اور مومن کی صحبت انسان کے دل میں نقش توحید ثبت کرتی ہے اور وہ اپنے اندر اس قدر غیرت رکھتا ہے کہ دین کے معاملہ میں زبردست سے زبردست طاقت کے ساتھ ٹکرا جاتا ہے اور اس کی گردن رب کعبہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکتی۔

قادیانی دوستو! ایمانی غیرت سے کام لو۔تمہاری محبت اور بغض محض للہ ہونا چاہیے۔تم میں سے ہر ایک پر دین کی حفاظت عائد ہوتی ہے اس لئے خدا کے دین کی حفاظت کی خاطر کسی کو خاطر میں نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاؤ۔ دنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے ہزار درجہ بہتر ہے (پیغام صلح لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء ص ۳۔۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

واقعات مندرجہ بالا اگر صحیح ہیں تو محل افسوس ہے۔

پیغامی دوستو! جس طرح آپ خلافت قادیانیہ کے رازہائے سربستہ کی بناپر شاکی ہیں مسلمان رسالت قادیانیہ کے اسرار کی بناپر نالاں ہیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۶۔اگست ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۹ ص ۶۔۸)

مرزا قادیان اور حدیث سلمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل علم ناظرین خوب آگاہ ہوں گے کہ علم منطق میں غلط استدلال بھی بتایا گیا ہے جس کا نام مغالطات عامۃ الورود ہے۔ ان کو ہر دعوی پر جاری کیا جاسکتا ہے حتی کہ دو دونے پانچ ہوں یا دو دونے چھ۔

قادیانی علم کلام کا مجموعہ بس یہی مغالطات ہیں جن کی بنا مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی ابتدائی تصنیف (ازالہ اوہام) سے رکھی ہے جس میں دو دونے پانچ کی مثال (دمشق سے مراد قادیان) بطریق مغالطات عامۃ الورود ثابت کرنے کی طرح ڈالی ہے اس کی ایک اور مثال ہم آج ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۳۷ء میں ہم نے قادیانیوں کے اس دعوی پر روشنی ڈالی تھی جو وہ عرصہ دراز سے پیش کررہے ہیں کہ:

حدیث سلمان میں جو یہ ذکر ہے کہ دین اگر ثریا پر بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو لے آتا، اس سے مراد ہمارے حضرت مرزا صاحب قادیانی ہیں۔

اسکے جواب میں ہم نے خود مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود احمد کے اقوال سے ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہیں ہیں بلکہ چینی الاصل مغل ہیں۔

ناظرین پرچہ مذکور سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اصل عبارت ملاحظہ فرماسکتے ہیں کہ کیسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف اور صریح ہے مگر بحکم: قادیانی اور چپ ناممکن تھا کہ قادیان سے اس کا جواب نہ نکلتا۔

چنانچہ الفضل مورخہ ۱۰ نومبر میں اس کا جواب بڑے زور شور سے نکلا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب فارسی الاصل تھے کیونکہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے ان کو فارسی الاصل لکھا ہے۔

ناظرین کرام! آپ لوگوں نے کبھی کوئی ایسا مقدمہ سنا ہے کہ مدعی تو اپنی قومیت راجپوت لکھوائے اور راجپوت ہونے پر ہی اس کے دعوی کی بنا ہو۔ مگر اس کا گواہ اس کو برہمن بتائے۔ اب آپ ہی انصاف کریں کہ ایسی شہادت مدعی کو مفید ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ ہمیں تو اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ جواب دیتے ہوئے اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ ہم جس بزرگ کی حمایت میں بول رہے ہیں اس کی تعظیم کرتے ہیں یا توہین؟

اب ہم ان دونوں بزرگوں کے بیانات کو سامنے رکھ کر نتیجہ ناظرین سے پوچھتے ہیں:

بیان مرزا : میں چینی الاصل مغل ہوں۔

بیان مولانا بٹالوی۔ مرزا صاحب فارسی الاصل تھے

تصدیق الفضل: مولوی محمد حسین کا بیان سچ ہے

نتیجہ: اگر گویم زبان سوزد

بقول الفضل مرزا صاحب کا بیان جھوٹا ہے اور مرزا صاحب خود...

قادیانی ممبرو! ذرا سوچ کر بتاؤ کہ تم لوگ اپنے مجدد مسیح موعود نبی اور رسول کی تعظیم کرتے ہو یا توہین؟ کوئی شخص اپنے نبی اور رسول کی ایسی توہین نہیں کر سکتا جیسی تم نے کی ہے کہ اپنے رسول کے مقابلے میں مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کو سچا سمجھتے ہو۔ حالانکہ ان کو بطالوی کہا کرتے ہو اور مرزا صاحب کو اپنے بیان میں جھوٹا قرار دیتے ہو۔ دراں حالیکہ ان کو صادق مصدوق مسیح موعود مانتے اور منواتے ہو۔ مرزا ئیو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا۔ یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

سنو! اس کا جواب ہم تمہیں مرزا غلام احمد ہی کے کلام سے بتا سکتے ہیں مگر پانچ سیر لڈو بطور نذرانہ وصول کرنے کے بعد جو ہماری بتائی ہوئی دکان میں بنے ہوں۔ کیوں؟ ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۱ رمضان ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۴ ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا انتقال ہیضے سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان میں ایک سوال کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت کو پرانی بیماری دورانِ سر وغیرہ سے بتایا گیا ہے ۔ یہ محض اخفائے واقعہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب ہیضے سے مرے ہیں۔ سب سے پہلی اطلاع جو اخبار الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کے ضمیمے کی صورت میں شائع ہوئی تھی اس کا ایک ہی فقرہ اس مطلب کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

مرزا صاحب کو دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا جس سے نبض بالکل بند ہوگئی۔

ایک ہی دست سے نبض کا بند ہونا بتا رہا ہے کہ یہ دست ہیضے کا تھا۔ حکیم نور الدین صاحب نے اس زمانے میں بڑے اینچ پیچ کے ساتھ اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب کی موت ہیضے سے ہوئی۔ حکیم صاحب کے پیچ دار الفاظ یہ ہیں:

دشمن جو کہتا ہے کہ ہیضے سے مرے ہیں۔ اچھا مان لیا کہ دشمن سچ کہتا ہے۔ پھر ہیضے سے مرنا شہادت نہیں ہے؟

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: ہمیں اس جگہ شہادت ، غیر شہادت سے بحث نہیں۔ شہادت تو طاعونی موت کے لئے بھی حدیثوں میں آئی ہے، مگر مرزا صاحب قادیانی اپنی جماعت کے سوا دوسرے مسلمانوں کی موت کو، موت الکلاب، کہتے رہے۔ یہ ایک اصطلاحی بات ہے۔ اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں صرف واقعہ دیکھنا ہے کہ کس مرض سے مرے۔

چونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (بقول خود) مستجاب الدعوات تھے آپ کے الہام میں یہ خدائی الفاظ موجود ہیں، اجیب کل دعائك (میں، خدا، تیری، مرزا کی، ہر دعا قبول کرتا ہوں)۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آخری فیصلے کے اشتہار میں یہ دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثناءاللہ امرتسری) میں سے جھوٹا طاعون یا ہیضہ سے مرے، ضروری تھا کہ اس دعا کا اثر ہوتا۔ چنانچہ ہوا۔لیکن اتباع مرزا جیسا ان کی موت کو ان کی دعا کا اثر نہیں مانتے اسی طرح ان کی موت کا سبب ہیضے کو بھی نہیں مانتے ۔لیکن ان کی ایسی کوششوں سے واقعات نہیں چھپ سکتے:

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۔۱۰ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۵۶ھ ص ۵۔۶)

میاں محمود اور محمد علی لاہوری کو مناظرے کا چیلنج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ دونوں صاحبوں کی تحریرات متعلقہ فیصلہ کن مباحثہ اس وقت میرے سامنے ہیں جن کی ابتداء ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء سے ہوتی ہے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کے الفضل میں یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا ہے کہ میاں محمود احمد، مولوی محمد علی لاہوری سے بالمواجہ گفتگو کرنے پر تیار ہو گئے ہیں آپ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں مولوی ابوالعطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں، آپ ان سے شرطیں طے کریں۔

سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو، جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں الا ان یشاء اللہ .

مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز پہنچانا ہو، تو اس میں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے ۔عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

والسلام۔خاکسار مرزا محمود احمد۔(الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء ص ۳)

اس کے بعد مولوی محمد علی کی طرف سے منظوری کے اعلانات شائع ہوتے رہے۔ہاں اختلاف صرف مضمون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث کی تقدیم وتاخیر میں رہا۔ خیر اسے آپ جانیں اور وہ جانیں، ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ دونوں صاحبوں نے آپس میں مسئلہ نبوت مرزا پر مباحثہ کرنا منظور کریں کیونکہ آپ لوگوں کا اختلاف تو اندرونی ہے مگر ہماری مخالفت ایک بیرونی چیز ہے۔ یعنی آپ دونوں مرزا غلام احمد صاحب کو ان کے دعوی میں سچا جانتے ہیں اور مسائل نبوت وتکفیر میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اس کے برخلاف ہم مرزا صاحب قادیانی کو ان کے دعوی (ماموریت من اللہ) میں سچا نہیں جانتے، اس لئے ہماری طرف سے مضمون آخری فیصلہ بطور مبحث کے پیش ہوگا۔

بغرض مزید تشریح ہم ایک مثال بھی پیش کرتے ہیں تاکہ آپ دونوں صاحب ہمارے مدعا کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

مثال: شیعہ اور سنی دونوں گروہ نبوت محمدیہ کے مصدق ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کو چیلنج کرتے ہیں کہ آؤ خلافت ثلاثہ پر مباحثہ کریں۔ اسی دوران میں ایک منکر اسلام آکر کہتا ہے کہ پہلے تم دونوں گروہ مل کر مجھ سے صداقت اسلام پر بحث کرلو کیونکہ میں اسلام کو سچا مذہب نہیں جانتا۔ اب ذرا انصاف سے بتاؤ کہ ایسی حالت میں کیا ان فرزندان اسلام کا فرض نہیں کہ اپنی باہمی نزاع کو چھوڑ کر پہلے اس مشترک مخالف کی طرف متوجہ ہوجائیں۔

مولانا حالی اسکے متعلق ایک لطیف رباعی فرماگئے ہیں

کہتا تھا کل اک منکر قرآن و خبر
کیا لیں گے یہ اہل قبلہ باہم لڑ کر
کچھ دم ہے تو میداں میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے اندر

مولانا حالی مرحوم نے اس رباعی میں آپ دونوں صاحبوں کو نصیحت ہے کہ پہلے دونوں باہم مل کر مرزائی قلعے سے حملہ ثنائی کی مدافعت کریں۔ یہی آپ کی سعادت مندی ہے اور یہی خدمت احمدیت ورنہ سمجھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا کہ آپس میں مباحثہ کی چیلنج بازی محض ایک نمائشی چیز ہے اور مضمون آخری فیصلہ واقعی آخری فیصلہ ہے جواب کا منتظر۔ تحریک احمدیت کا پرانا خادم: ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۵۶ھ ص ۵)

مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۵ستمبر ۱۹۳۶ء سے جماعت احمدیہ کے دوفریقوں میں مباحثے کی تحریک شروع ہوئی ہے آج دسمبر ۱۹۳۷ء ختم ہونے کو ہے، اس سوا سال کے عرصہ میں ان دو جماعتوں کا ابتدائی مرحلہ بھی طے نہیں ہوا یعنی مبحث (مضمون بحث) طے نہیں ہوسکا اور مضمون بحث کی تعیین میں اتنی دیر کا لگنا بتا رہا ہے کہ اصل بحث میں پندرہ ماہ کی بجائے پندرہ سال لگیں گے۔ آخری مضمون جو اس کے متعلق اخبار الفضل میں ہمیں پہنچا ہے وہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء میں مرقوم ہے جو ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے تحریر فرمایا تھا:

(الف): ہمارے درمیان جو اختلاف مسائل ہے اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے اگر ہمارے احباب محض اللہ تعالی سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر اسکا فیصلہ کرنا چاہیں تو اسکی راہ نہایت آسان ہے۔

(ب): میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کرلو اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے (ٹریکٹ نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق۔)

یہ واضح اور کھلی تحریرات لکھنے کے بعد آج اگر مولوی محمد علی صاحب خود ہی فیصلہ کی اس، نہایت آسان راہ، کو چھوڑ دیں دوسرے معاملات کو ملتوی رکھنے کی بجائے انہیں مقدم کرنا چاہیں اور سب سے پہلے اس ایک بات کے فیصلہ کرنے پر رضامند نہ ہوں تو فرمایئے کیا اس کا بدیہی نتیجہ یہ نہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب مولوی محمد علی صاحب، اللہ تعالی کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر بات نہیں کر رہے۔

میں غیر مبایعین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ہمارا فیصلہ نہ مانیں ہمارے اخذ کردہ نتیجہ سے متفق نہ ہوں تو جائیں دنیا کے کسی عقل مند کے سامنے جناب مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت پیش کر کے پوچھیں کہ کیا ان تحریرات کا لکھنے والا اگر آج مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود پر بحث کو فیصلہ کن نہ سمجھے اور سب سے پہلے اس کے فیصلہ کے لئے تیار نہ ہو تو اس کا گریز ہے یا نہیں؟ مجھے یقین ہے کہ دنیا کے دانش مند بالاتفاق مولوی محمد علی صاحب کے رویہ کو گریز اور صریح گریز قرار دیں گے مجھے تو اس بارے میں اس قدر وثوق ہے کہ میں خود جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس کے متعلق ہم اپنا ہم خیال سمجھتا ہوں ورنہ کیا وجہ ہے کہ قریباً ایک سال سے میں جناب مولوی صاحب کی اس تحریر کو ان کے سامنے رکھ رہا ہوں مگر وہ بالکل خاموش ہیں آج تک مولوی صاحب نے ایک مرتبہ بھی اپنی اس حلفیہ تحریر کے متعلق درافشانی نہیں فرمائی۔ آخر کچھ تو ہے جس کی وجہ سے یہ خاموشی ہے۔

میں آج پھر اتمام حجت کے طور پر اللہ تعالی کے نام پر جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مندرجہ بالا مجوزہ طریق فیصلہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ الثانی سے فیصلہ کن مناظرہ کرلیں۔ مناظرہ تقریری ہو تحریری ہو۔ لاہور میں ہو یا قادیان میں سب منظور ہے۔ اگر اب بھی جناب مولوی محمد علی صاحب نہ اپنے مجوزہ طریق پر فیصلہ کیلئے آمادہ ہوں اور نہ ہی اس مجوزہ طریق کی تغلیط کریں بلکہ اس کے ذکر سے ہی پہلو تہی کریں تو اے آسمان اے زمین اور اے دنیا کے منصف مزاج انسانو! سب گواہ رہو کہ مولوی محمد علی صاحب نے صریح گریز اختیار کیا اب وہ اللہ تعالی کے حضور جواب دہ ہیں۔

گذشتہ سال ہمارے مطالبات سے تنگ آکر جناب مولوی محمد علی صاحب نے امیر جماعت قادیان کو فیصلہ کن بحث کے لئے دعوت کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری بحث نبوت تو دو جملوں میں طے ہو جاتی ہے اگر حضرت مسیح موعود نے دوسرے مسلمانوں کا جنازہ جائز قرار دیا ہے تو آپ کے نزدیک وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں اور اگر آپ کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں تو یقیناً آپ کا دعوی نبوت کا نہیں ...اور اگر آپ کے ارشادات قابل تعمیل ہیں تو نبوت کا مسئلہ حل شدہ ہے ۔(پیغام صلح لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۳۶ء)

اس چیلنج کا مطلب واضح ہے مولوی محمد علی صاحب نبوت حضرت مسیح کے بارے میں بحث کے لئے بلاتے ہیں اور اس مسئلہ کے حل کے لئے حضور کے ارشادات کو قابل تعمیل ماننا ضروری قرار دیتے ہیں غرض موضوع بحث طے شدہ ہے ہاں مولوی محمد علی صاحب اسی مضمون میں لکھتے ہیں:

صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ (محمود) خود اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ کن بحث کے لئے قدم اٹھائیں،

گویا آپ کا اب صرف یہ مطالبہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے خود حضرت امیر المومنین مناظرہ کرنے والے ہوں۔ اسکے علاوہ آپ کی طرف سے کوئی شرط نہ تھی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک معتمد بابو منظور الٰہی صاحب نے ۱۹ نومبر کا پیغام صلح بھیجتے ہوئے مجھے لکھا:

آپ اخبار پیغام صلح کا تازہ پرچہ ملاحظہ فرمالیں جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے بغیر کسی قدیم یا جدید شرط کے امیر جماعت قادیان کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے اگر آپ لوگوں میں تحقیق حق کا خیال ہے تو اس مباحثہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں کیونکہ آپ ہماری جماعت کو ایسے چیلنج دینے کے عادی ہیں۔ ہر دو جماعتوں کے بانیان میں اختلافات موجود ہیں کیوں نہ وہ خود میدان میں نکل کر باہم مباحثہ کر کے جماعت کو اختلاف سے نکالیں ہماری کس سے رشتہ داری نہیں کہ ہم خواہ مخواہ دین کے معاملہ میں کسی کی پچ کریں آپ کو خاص طور پر اس مباحثہ کی منظوری کا انتظام کرنا چاہیے،

پس مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے کسی قسم کی قدیم یا جدید شرط نہ تھی ان کا اور ان کے ساتھیوں کا صرف یہ مطالبہ تھا کہ مولوی محمد علی صاحب مناظرہ حضرت امیر المومنین سے کریں۔

میں نے پیغام صلح کا پرچہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا حضور نے فرمایا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود کے بارے میں بحث کرنیکے لئے تیار ہوں۔ آپ میری طرف سے اعلان کر دیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء میں خاکسار نے یہ اعلان کر دیا مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ حضرت امیر المومنین کی اپنی تحریر نہیں ہے اس پر حضور نے مندرجہ ذیل تحریر شائع کی:

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابوالعطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں آپ ان سے شرطیں طے کر لیں سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الا ان یشاء اللہ

مباحثہ کی غرض اگر جماعت تک حق کی آواز کا پہچانا ہو تو مجھے اس میں عذر ہی کیا ہو سکتا ہے عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس اعلان کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور انکے ساتھیوں کیلئے کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی لیکن حق کا مقابلہ آسان نہیں اس لئے مولوی محمد علی صاحب نے اس واضح اور آسان طریق فیصلہ سے انحراف کیا اور ہرگز تیار نہ ہوئے کہ اپنے حلفیہ مجوزہ طریق فیصلہ کی رو سے تصفیہ کر لیتے حتیٰ کہ ہمیں کہنا پڑا کہ

میں تم کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔ (ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب)

کیا مولوی صاحب اب بھی اس طریق پر فیصلہ کن مناظر کے لئے تیار ہیں خاکسار ابوالعطا جالندھری۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء ص ۵۔۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ان دونوں مرزائیہ صنفوں میں تو بات کا ابتدائی مرحلہ بھی طے نہیں ہوتا اس لئے ہم نے ان دونوں کی خدمت میں پچھلے پرچہ اہل حدیث میں اپیل کی ہے کہ وہ رخ ہماری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف پھیریں اور دونوں مل کر ہمارا مقابلہ کریں اگر وہ ہمارے مقابلہ میں ہی عاجز آ جاویں تو ایسے عقیدہ کو ترک کر دیں جو دین دنیا میں ان کے لئے مفید نہ ہو۔

احمدی بہادرو! مرد میدان بنو دنیا کیا کہے گی کہ اپنے پیر و مرشد کی ایک بات کو ثابت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تصفیہ شرائط کے لئے اپنا سفیر جلدی بھیجو ہمیں زیادہ انتظار نہ کراؤ اور سن رکھو

انا سلمة ابن الاکوع ۔الیوم یوم الرضع

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۵۶ھ ص ۴۔۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کا نسب نامہ

جناب عبدالحق صاحب لائل پور (حال فیصل آباد) سے لکھتے ہیں:

کچھ دنوں سے اخبار اہل حدیث امرتسر اور الفضل قادیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نسب پر بحث چل رہی ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب، مرزا صاحب کے اپنے بیان سے ثابت کر رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب چینی الاصل مغل تھے لیکن اخبار الفضل کا فاضل اڈیٹر مرزا صاحب کو فارسی النسل بتلاتا ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری، مرزا صاحب کی خود نوشتہ تحریروں سے مرزا صاحب کا مغل اور چینی الاصل ہونا ثابت کرتے ہیں لیکن اڈیٹر صاحب الفضل بعض مخالف اشخاص کی تحریروں سے مرزا صاحب کا فارسی الاصل جتلاتے ہیں اور پھر شخص بھی وہ جن کو مرزا صاحب جھوٹا قرار دیا کرتے تھے اب سوال تو یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا صحیح نسب کیا تھا؟

بات اصل یہ ہے کہ اس خود ساختہ مسیح موعود نے جہاں بھی کوئی پیش گوئی خواہ وہ کسی اور کے متعلق ہی کیوں نہ ہو فوراً اپنے پر چسپاں کرنیکی کوشش کی اور اسی ناجائز کوشش میں ان کا حسب نسب خلط ملط ہو گیا۔ اب مرزا صاحب کہنے کے لئے تو مغل ہیں لیکن ان کی تحریروں سے ان کے صحیح حسب نسب کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔ کبھی تو وہ اپنے تئیں مغل، کبھی ترک، کبھی بنی اسرائیل، کبھی چینی الاصل، کبھی فارسی النسل، اور کبھی جاٹ بتلاتے تھے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۰۱ حاشیہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے مطلب یہ ہے کہ اس (مسیح موعود) کے خاندان میں ترک خون ملا ہوا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیش گوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگر چہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود اور محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی ہیں

مرزا صاحب قادیانی کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں

۱۔ یہ کہ مرزا صاحب مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔۲۔ یہ کہ مرزا صاحب کی نسل میں ترکوں کا بھی حصہ تھا۔۳۔ یہ کہ مرزا صاحب فارسی النسل تھے۔۴۔ یہ مرزا صاحب کی اکثر مائیں اور دادیاں چینی الاصل تھیں

لیکن خلیفہ اول حکیم نورالدین تصدیق براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ:

ترک یاجوج ماجوج کی نسل سے ہیں۔

اس لحاظ سے مرزا صاحب میں بھی یاجوج ماجوج کا حصہ ثابت ہے۔

۲۔مرزا صاحب کے حسب نسب کے متعلق اخبار الفضل مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۶ کالم ۲ میں لکھا ہے کہ:

پس اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بشارت کا صحیح مصداق وہی شخص ہوسکتا ہے جو اگر چہ مذہبی وملی لحاظ سے اسرائیلی نہ ہو لیکن کسی دوسری صورت کے لحاظ سے تو بنی اسرائیل کے لئے باعث بشارت ہو سکتا ہو جیسے کہ مسیح موعود نسلاً بنی اسرائیل سے ہیں... یہ امر بھی اس کو النود؟ احمد کا مصداق ٹھہراتا ہے جو خونی اور نسلی رشتہ کے لحاظ سے پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی ہو۔

اس تحریر سے مرزا صاحب بنی اسرائیل کی نسل سے ثابت ہیں۔

۳۔ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۷ حاشیہ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حقیقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی۔

اس تحریر کا مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب کے خاندان کی تاریخ میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا اور اس خیال سے مرزا صاحب اپنے تئیں مغل ہی سمجھتے تھے لیکن بھلا ہو ملہم مرزا کا جس نے مرزا صاحب کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا کہ شجرہ نسب کے بیچ میں کوئی فارسی النسل بھی مداخلت کا مرتکب ہو جانے سے مرزا صاحب کا مغلیہ خاندان فارسی الاصل اور سید الحسب بن چکا ہے۔

۴۔شری گورونانک دیو جی مہاراج کہ نہہ کلنک اوتار کے متعلق پیش گوئی آپ کی جنم ساکھی مولفہ بھائی بالا صفحہ ۲۵۱ وصفحہ ۲۷۲ پر یہ تھی کہ وہ نہہ کلنک قوم کا جٹ ہوگا۔

لیکن مرزا غلام احمد صاحب کے پیرؤوں نے اس پیش گوئی کو بھی مرزا صاحب پر چسپاں کر دیا اور مرزا صاحب کو جٹ قرار دے دیا۔

اب ناظرین انصاف فرماویں کہ مرزا صاحب کس نسل سے تھے؟ آیا

۱۔ترکوں کی نسل سے۔؛۲مغلوں کی نسل سے۔۳۔بنی اسرائیل سے۔،۴ یا چینی نسل سے۔،۵۔یا فارسی نسل سے،۔یا ،۶ وہ جٹ نسل سے۔یا سید تھے

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۵۶ھ ص ۶۔۷)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔

و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ بهاء الدین محمد سلیمان۔ ۳۰ جو لا ئی ۲۰۲۰ء